﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :۔ نصیر احمد قمر

جلد22 | 03/ذوالحجہ 1436 ہجری قمری ❁ 18/تبوک 1394 ہجری شمسی — جمعۃ المبارک 18/ستمبر 2015ء | شمارہ38

تجھ سے ہر خیر مانگتا ہوں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا بیان کرتے تھے: اے اللہ! ہر حال میں میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما، کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے بھی، اور کسی حاسد دشمن کو میرے پر خوش نہ کرنا۔ اے اللہ میں تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور میں تجھ سے ہر اُس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔

(مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 406 حدیث نمبر 1924)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 49ویں جلسہ سالانہ 2015ء کی مختصر رپورٹ

'قومی اصلاح انفرادی اصلاح سے وابستہ ہے' کے موضوع پر اردو میں مکرم محمد طاہر ندیم صاحب اور 'ہستی باری تعالیٰ (عقلی اور سائنسی دلائل کی رو سے)' کے موضوع پر انگریزی میں مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب اور 'خلفائے احمدیت کے قبولیتِ دعا کے واقعات' کے موضوع پر اردو میں مکرم عبدالماجد طاہر صاحب کی پُرمغز، ٹھوس علمی و معلوماتی تقاریر۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

رشتوں کے بارے میں اسلام لڑکی کی رائے کو اوّلیت اور اہمیت دیتا ہے۔ وہ ماں باپ جو اس پر عمل نہیں کرتے وہ اپنی بچیوں پر ظلم کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔

اسلام میں عورت کے مقام، اس کی آزادی، بطور بیوی اور ماں اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کا بیان

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب)

✿......'یہ بات میرے لئے باعث فخر ہے کہ جماعت احمدیہ امن اور سلامتی کی تعلیم پھیلاتی ہے۔ ✿......'آپ لوگ محبت اور امن کی تعلیم دیتے ہیں۔' 'آپ کا نعرہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں ایک منفرد نعرہ ہے جو کہ عملی طور پر آپ کے خلیفہ کے وجود میں اور آپ کے کاموں میں نظر آتا ہے۔' ✿......'ہم آج کل بہت نازک وقت سے گزر رہے ہیں اور آج دنیا کو جماعت احمدیہ کی واقعی ضرورت ہے۔' ✿......'آپ کی ہی ایک مسلمان جماعت ہے جو دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ اور امام جماعت احمدیہ کی امن اور سلامتی کی تعلیم اور ظلم اور دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھانا بے مثال ہے۔ ✿......'اس بات کو دنیا کے سامنے لایا جائے کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔'

مختلف معزز مہمانوں کے ایڈریسز۔ جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور خدمت انسانیت کے کاموں پر خراج تحسین۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ + فرخ راحیل

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن
ہفتہ 22/اگست 2015ء
(حصہ اوّل)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ نمازِ فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس 10 بجے صبح شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم ڈاکٹر محمد حاتم محمد حلمی الشافعی صاحب صدر جماعت احمدیہ مصر نے کی۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ نے کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر سورۃ الحدید کی آیات 1 تا 5 کی تلاوت کی گئی تھیں۔ ان آیات کا اردو ترجمہ مکرم مظفر احمد درّانی صاحب مربی سلسلہ ربوہ نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم مصور احمد صاحب آف آسٹریا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام

مکرم محمد طاہر ندیم صاحب

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

میں سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر اردو زبان میں **مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ (عربک ڈیسک یوکے)** کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان **''قومی اصلاح انفرادی اصلاح سے وابستہ ہے''** تھا۔ (مقرر موصوف کی مکمل تقریر الفضل انٹرنیشنل کے گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔)

اس اجلاس کی دوسری تقریر انگریزی زبان میں **مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب صدر قضا بورڈ یوکے** کی تھی جس کا موضوع **''ہستی باری تعالیٰ (عقلی اور سائنسی دلائل کی رو سے)''** تھا۔

مقرر موصوف نے اپنی تقریر کے آغاز میں سورۃ

مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب

الملک کی پہلی پانچ آیات کی تلاوت کی۔

انہوں نے کہا: آج دنیا میں ہر جگہ لوگوں کی ایک بڑھتی ہوئی تعداد پہلے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں شکوک و شبہات میں پڑتی اور پھر اس کا انکار ہی کر بیٹھتی ہے۔ انتہائی

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسے لوگوں میں ایک تعداد اب مسلمانوں کی بھی شامل ہوچکی ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ گزشتہ زمانوں کا انسان بھی اسی پھندے میں پھنسا ہوا تھا اور تاریخ اس بات کی بھی گواہ ہے کہ بالآخر ان لوگوں کا انجام قابل رحم ہوا۔ آج بھی بہتوں نے (خدا تعالیٰ کے انکار کے) جس رستے کو چُنا ہے، وہ یقیناً انہیں اُسی انجام کی طرف لے جائے گا۔

مقرر موصوف نے کہا: پیشتر اس کے کہ مَیں اس موضوع پر تفصیلاً گفتگو کروں، مَیں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات خُوب ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ اس دنیا کے اسرار سے پوری طرح نہ سائنس اور نہ ہی منطق پردہ اٹھا سکتے ہیں۔ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا ہوا، اور نہ ہی آئندہ ہوگا۔

آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی زینت بننے والی نہایت خوبصورت منطقی دلیل سے اپنی تقریر کو مزیّن کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ’عدم علم سے عدم شئے لازم نہیں آتا‘۔ ایک سادہ لوح آدمی بھی اس خدا کی ہستی کو سمجھ گیا تھا۔ ایک دفعہ کسی نے اس سے پوچھا کہ خدا کی ہستی کے بارہ میں کوئی دلیل دو تو اس نے کہا کہ: اگر ایک شخص صحراء سے گزرے اور اونٹ کی مینگنیاں دیکھے تو وہ سمجھ جاتا ہے کہ یہاں سے کوئی اونٹ گزرا ہے۔ اور اگر وہ صحراء کی ریت میں کسی انسان کے قدموں کے نشان دیکھے تو وہ یہ استنباط کرتا ہے کہ کسی مسافر کا یہاں سے گزر ہوا ہے۔ پھر کیا زمین و آسمان، سورج اور چاند ستارے اس بات کا ثبوت نہیں دیتے، اور اس امر کی نشاندہی نہیں کرتے کہ ہمارا ایک خالق ہے جس نے یہ سب اشیاء پیدا کی ہیں؟ البتہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتے ہیں، وہ اس پر اُلٹا یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ اگر اللہ نے واقعی یہ سب کچھ پیدا کیا ہے تو پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب ہم تخلیق کی بات کرتے ہیں تو یہ بات ذہن نشین کرنی چاہئے کہ تخلیق وہ ہوتی ہے جس کا کوئی نقطۂ آغاز ہو اور جس چیز کا آغاز ہو اس کا کوئی خالق بھی ہوتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ سے ہے اور اس لئے اس کا کوئی خالق نہیں۔ لیکن کائنات عالم کا ایک نقطہ آغاز ہے اور اس لئے اس کا ایک خالق بھی ہے۔ یہ کائناتی دلیل کہلاتی ہے، جو اس اصول پر قائم ہے کہ ہر معلول ایک علّت کو چاہتا ہے۔ انسانی قویٰ محدود ہیں اور اس سے تجاوز نہیں کرتے۔

آپ نے کہا کہ انبیاء کا سخت مشکلات کے باوجود بالآخر فتح سے ہمکنار ہونا اللہ تعالیٰ کے وجود کی عقلی دلیل ہے۔ اور اس سے بھی بڑی دلیل، مستقبل میں ہونے والے واقعات کی قبل از وقت پیشگوئیاں کرنا اور پھر ان کا اسی طرح ظاہر ہونا ہے۔

مقرر موصوف نے اپنی تقریر میں بہت سی قرآنی پیشگوئیوں کو بطور نمونہ پیش کیا۔ اُن پیشگوئیوں کی حقیقت اَب سائنسدانوں پر عیاں ہو رہی ہے۔ مثلاً: وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰھَا۔ اور زمین کو اس کے بعد ہموار بنا دیا۔ (سورۃ النازعات: 31) یہاں پر جو لفظ دَحٰھَا آیا ہے، یہ عربی زبان میں بیض یا انڈے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مجھے حضرت امام جعفر صادقؒ کا وہ جواب یاد آ گیا جو آپ نے ایک دہریہ کے سوال پر دیا تھا۔ دہریہ نے آپ سے پُوچھا کہ کیا تمہارا ربّ کُل کائنات کو ایک انڈے میں بند کر سکتا ہے، بغیر اس کے کہ انڈہ بڑا ہو جائے یا وہ کائنات چھوٹی ہو جائے؟ حضرتِ امام جعفر نے جواباً فرمایا کہ آسمان پر نظر ڈالو اور فلاں پرندے پر اور اُس درخت پر اور ان تمام لوگوں پر بھی جو ہمارے اِرد گرد جمع ہیں۔ جب وہ دہریہ سب اشیاء پر نظر ڈال چکا تو آپ نے اسے سمجھایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری چھوٹی سی آنکھ کی پتلی میں ان تمام چیزوں کو سمو سکتا ہے تو کیا وہ اس امر پر قادر نہ ہوگا کہ کُل کائنات کو ایک انڈے میں بند کر دے؟

مکرم زاہد خان صاحب نے کہا کہ ان تمام سائنسی انکشافات پر غور کرتے ہوئے، مجھے ایک مشہور فلاسفر اور سائنسدان Sir Francis Bacon کی ایک بات یاد آ گئی، جنہوں نے کہا تھا کہ سائنس کا سطحی سا علم انسان کو دہریہ بنا دیتا ہے لیکن سائنس کا گہرا مطالعہ اسے مومن بنا دیتا ہے۔

آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو زمانے کے امام کو پہچاننے کی توفیق دے، وہ امام جو ہمیں ہمارے خالق کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ اللہ کرے کہ انسان کی آنکھوں سے پردے ہٹیں تا کہ وہ خلافت کی شمع کو دیکھ سکے جسے ہم محبّت کے ساتھ تھامے ہوئے ہیں۔ وہ خلافت جو دن رات اس امر کے لئے بے چینی کے ساتھ کوشاں ہے کہ انسانیت ہدایت حاصل کرے اور نجات پا جائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

....

اس کے بعد مکرم حفیظ احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ یوکے نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ منظوم کلام

؎ ”طُور پہ جلوہ کُناں ہے وہ ذرا دیکھو تو“

میں سے چند اشعار ترنم سے پڑھے۔

اِس اجلاس کی تیسری تقریر اردو میں تھی جو **مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن** نے **خلفائے احمدیت کے قبولیت دعا کے واقعات** کے موضوع پر کی۔

مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

مقرر موصوف نے اپنی تقریر کے آغاز میں سورۃ البقرۃ کی آیت 187 کی تلاوت کی اور دعا اور اس کی قبولیت کا فلسفہ بیان کیا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو دعاؤں کی قبولیت کا وسیلہ قرار دیتے ہوئے حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات بیان فرمائے۔

آپ نے خلفائے احمدیت کے قبولیت دعا کے متعدد واقعات سنائے۔ مثلاً: حضرت حاکم دینؓ صاحب کی بیٹی کی پیدائش کا واقعہ، حضرت خلیفہ اولؓ کی دعا کی بدولت بارش کا رُک جانا، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا سے بینن میں چند منٹ میں بارش اور بادل کا غائب ہو جانا، کینیڈا میں کیلگری میں مسجد کے سنگِ بنیاد رکھنے کے وقت بارش اور طوفانی ہواؤں کا تھم جانا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی دعا سے حضرت میاں ناصر احمد صاحبؓ اور حضرت مرزا شریفؓ احمد صاحب کی قید سے رہائی، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی دعاؤں سے ساہیوال کے اسیران کی رہائی وغیرہ۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایک ارشاد بھی بیان کیا کہ: تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا ہے اور تمہاری محبت رکھنے والا اور تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا اور تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے ...... تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے، اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے، سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ (اس تقریر کا متن انشاء اللہ آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جائے گا)

....

اس کے بعد مکرم طاہر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ منظوم کلام

”میں تیرا در چھوڑ کر جاؤں کہاں“

میں سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ مردانہ جلسہ گاہ میں پڑھی جانے والی اس نظم کے ساتھ ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ مستورات میں رونق افروز ہوئے۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ مستورات میں آمد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 12 بجکر 5 منٹ پر جلسہ گاہ برائے خواتین میں تشریف لے گئے۔ مستورات نے نعروں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ کرسیٔ صدارت پر تشریف لانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب کو ’السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ‘ کا تحفہ پیش کیا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حسب روایت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے جاتے ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت معیت میں اجلاس کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس اجلاس میں حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ موجود ہوتی ہیں۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ قرّۃ العین طاہر صاحبہ نے سورۃ الحشر کی آیات 19 تا 25 کی تلاوت کی اور ساتھ ہی ان آیات کریمہ کا اردو ترجمہ تفسیر صغیر سے پیش کیا۔

اس کے بعد محترمہ رمشا حسن صاحبہ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے منظوم کلام ؎

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے
پیارے مرے حبیب مرے دلربا مرے

میں سے چند اشعار پیش کئے۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز

بعد ازاں سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے رپورٹ پیش کی اور پھر تعلیمی میدان میں مختلف اعزاز پانے والی طالبات کے اسماء باری باری پکارے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اپنے دستِ مبارک سے اسناد عطا فرمائیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔ ناظم صاحب رپورٹنگ نظامت جلسہ گاہ کے مطابق جن طالبات نے اسناد اور میڈلز حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

GCSE میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات: مکرمہ عاتقہ حفیظ، مکرمہ نور الایمان بٹر، مکرمہ ندرت احمد، مکرمہ عدیلہ احمد، مکرمہ امۃ المصوّر ظفری، مکرمہ عماریہ سمن امین، مکرمہ عائشہ احمد، مکرمہ ادیبہ محمود، مکرمہ ناعمہ ہما خان، مکرمہ مقدس نواز، مکرمہ فائزہ چیمہ، مکرمہ ایمان انصار، مکرمہ شانزہ خان، مکرمہ طوبیٰ کھوکھر، مکرمہ مشعل ناصر۔

A-Levels میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات: مکرمہ ہاجرہ افتخار، مکرمہ عروسہ ملک، مکرمہ ماریہ احمد، مکرمہ سدرہ عبد، مکرمہ سمیرہ عنبر، مکرمہ باسمہ اکرام، مکرمہ طوبۃ الاعجاز احمد، مکرمہ نائلہ تسنیم۔

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء کے دوسرے اجلاس کے آغاز میں پڑھا جانے والا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ منظوم کلام

کس قدر ظاہر ہے نُور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا
کیا عجب تُو نے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر اُن اَسرار کا
چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 366

مکرم رشمون توفیق صاحب (1)

علمائے سوء نے دین اسلام کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ان کی غیر متقیانہ روش کی وجہ سے وہ دین جوسب سے زیادہ امن وآشتی وصلح کا درس دیتا ہے آج تشدد اور دہشتگردی کے الزامات کی زد میں ہے۔غیر تو خیر غیر ہیں علمائے سوء کے پیش کردہ اس اسلام سے خود مسلمان بھی خوف کھانے لگے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ بعض مسلمان ممالک کی فوج میں فوجیوں کا کسی بھی دینی جماعت سے منسوب ہونا جرم قرار دیا جاتا ہے۔ نماز پڑھنے اور دینی احکامات کی پابندی کرنے والے کے بارہ میں شدت پسندی کے شکوک پیدا ہوتے ہیں اوراس سے پوچھ گچھ شروع ہو جاتی ہے۔مکرم توفیق صاحب کا تعلق بھی ایک ایسے ہی مسلمان ملک سے ہے۔آیئے ان کی زبانی سنتے ہیں کہ انہیں قبول احمدیت کے ''جرم'' میں کون کونسے آگ کے دریا پاٹنے پڑے۔وہ لکھتے ہیں:

لہوولعب کی زندگی اور نفسِ لوّامہ

میں نے لہوولعب کی زندگی گزارتے ہوئے جوانی میں قدم رکھا۔شہوت،تکبر،بے جافخر اورلذاتِ دنیا کی طرف میلان میری روزمرہ زندگی کا خلاصہ تھا۔میں ہر لحاظ سے جاہلیت کے زمانہ میں جی رہا تھا۔قبیح افعال کا مرتکب ہونا اور اس پر فخر کرنا،لوگوں کے فائدہ کے لئے کام کرنے کی بجائے محض ذاتی منفعت کو ہی مقدم رکھنا وغیرہ ایسے امور تھے جو میری روزمرہ زندگی کا حصہ بن کے رہ گئے تھے۔

میں فوج میں بھرتی ہوا اور ترقی کر کے آفیسر بن گیا لیکن برائی کی ڈگر نہ بدلی۔بدی کی دلدل میں غرق ہونے کے باوجود کہیں کہیں نیکی کی کوئی رمق باقی تھی اور نفس لوّامہ میں ابھی بھی کوئی کوئی سانس موجود تھی جس کی وجہ سے کبھی کبھی مجھے نماز کا خیال بھی آجاتا۔کبھی اپنی حالت پر غور کر کے شرمندگی بھی محسوس ہوتی اور کبھی کبھی میں نماز بھی پڑھنے لگتا۔صدقہ وخیرات کے علاوہ لوگوں کی مدد کرنے کا خیال بھی آجاتا تھا۔اسی طرح اگر اور بھی کوئی نیکی کا کام کرتا تو اس کے پیچھے لوگوں سے نیکی تقویٰ کی گواہی پانے کی خواہش ہوتی تھی اور یوں میرا ہر نیک عمل ریا بن جاتا تھا۔پھر بھی نیکی کی خواہش اور محاسبہ کی عادت نے آہستہ آہستہ مجھے روحانیت کی طرف مائل کر دیا تھا۔یہ احساس 2010ء میں بہت زیادہ ہوگیا اور میں اکثر اپنی روحانی حالت کے بارہ میں متفکر رہنے لگا۔

احساسِ ندامت مجھے عبادت کی طرف مائل کرتا لیکن عبادت مجھے وہ لذت عطا نہ کرتی جو روحانی تسکین کا باعث ہوتی ہے۔گویا عبادت محض رسم ورواج سے بڑھ کر کوئی چیز نہ تھی،کیونکہ مغز اور روح سے خالی تھی۔اس وقت میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدایا تو ہی مجھے سیدھے راستے اور صحیح اسلام کی طرف ہدایت دے۔

جماعت سے تعارف اور میرے سوالات

اس دعا کے چند روز بعد ہی میری تبدیلی ایک یونٹ سے دوسرے یونٹ میں ہوگئی جہاں میری ملاقات اپنے ایک دوست یاسین سے ہوئی۔

ہم دن کو تو عسکری مشقوں میں مصروف رہتے اور شام کو مل بیٹھتے اور مختلف اسلامی موضوعات کے بارہ میں باتیں کرتے۔ میں نے یاسین سے کہا کہ جو اسلام ہمیں اپنے باپ دادا سے وراثت میں ملا ہے شاید یہ وہ اسلام نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ شاید موجودہ زمانے کے مسلمان صحیح راستے سے ہٹ گئے ہیں۔ اوراس کی دلیل یہ ہے کہ آج مسلمان تفرقہ کا شکار ہیں اور ہر طرف سے ذلّتوں کی ماریں پڑ رہی ہیں جبکہ خدا کے صحیح دین پر قائم بندوں کی ایسی حالت ہرگز نہیں ہوسکتی۔

ہم نے باتوں باتوں میں صوفی ازم اورکئی دینی امور کے علاوہ بعض آیات قرآنیہ کی تشریح وتفسیر پر بھی بحث کی، جس کے بعد یاسین نے بتایا کہ جماعت احمدیہ نامی ایک ایسی جماعت ہے جس کی تشریحات نہایت معقول ہیں۔پھر اس نے مثال کے طور پر جب مجھے آیت کریمہ:﴿يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسَاكِنَكُم﴾(سورۃ النمل:19) کی احمدی تفسیر سنائی تو وہ مجھے بہت پسند آئی۔ پھر ہم جنّوں کے موضوع پر بات کرنے لگے۔اس کے بارہ میں بھی جماعت احمدیہ کی تفسیر عقل اور دل کو لگنے والی تھی۔ پھر وفات مسیح، نزول عیسیٰ اور ظہور امام مہدی کے بارہ میں لمبی بحثیں ہوئیں۔ ہر مسئلے کے بارہ میں مجھے احمدیت کی تشریح سے بہتر کوئی تشریح نہ مل سکی۔یاسین نے مجھے بانی جماعت احمدیہ کے دعویٰ اوراس کی صداقت کے دلائل سے بھی آگاہ کیا۔یہ سب کچھ سن کر مجھے بہت بڑا دھچکا لگا۔میں ایک عجیب جذباتی کیفیت سے دوچار تھا۔بار بار یہی سوال میرے دل ودماغ پر چھایا ہوا تھا کہ ہم نے آج تک اس شخص کے بارہ میں کیوں نہیں سنا؟ علمائے امّت اس شخص کے بارہ میں بات کیوں نہیں کرتے جس کی جملہ تشریحات عقل کے مطابق اور تسلی بخش ہیں؟ میں غم اور خوشی کے ملے جلے جذبات سے دوچار تھا۔غم اس بات کا تھا کہ میں 25 سال تک مولویوں کے پیچھے اندھیروں میں ٹھوکریں کھاتا رہا،اورخوشی اس بات کی تھی کہ مجھے امام الزمان کو پہچاننے کی توفیق مل گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ شاید مجھے اس سے بڑی خوشی کبھی نہ ملی تھی۔

تسلّی اور بیعت کا فیصلہ

ہماری مشقیں ختم ہوئیں اور ہم اپنے یونٹ میں آگئے جہاں یاسین کی تعیناتی میرے افسر کے طور پر ہوئی۔اس نے مجھے ایم ٹی اے العربیہ اور پروگرام الحوار المباشر کے بارہ میں بتایا۔ہم نے مل کر ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھنے شروع کر دیئے۔ یہ سلسلہ 2011ء تک جاری رہا جس کے بعد میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔میں نے ایم ٹی اے العربیہ کے نمبر پر کال کی تو مجھے بتایا گیا کہ میرے ملک میں اور بھی احمدی احباب موجود ہیں۔

خرابیٔ قسمت کا انوکھا معیار

جب میں نے اپنے ملک کے احمدیوں سے فون پر بات کی تو اس کے دو گھنٹے کے بعد ہی مجھے اعلیٰ قیادت سے یہ ہدایت موصول ہوئی کہ فوری طور پر فلاں شہر میں پہنچ کر رپورٹ کریں۔اس شہر میں رپورٹ کرنے کا حکم آنا اس بات کی دلیل تھا کہ کوئی ابتلا آچکا ہے۔

میرے آفیسر نے مجھے بلایا اور جب میں اس سے ملاقات کرنے گیا تو دیکھا کہ وہ بہت خائف اور پریشان تھا۔اس نے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہیں کیوں ایسا بلاوا آیا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ تو وہاں جا کر ہی پتہ چلے گا مَیں حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس نے کہا کہ کیا تم نمازیں وغیرہ پڑھتے ہو؟ میرے 'ہاں' میں جواب دینے کے بعد اس نے لمبی سانس لیتے ہوئے کہا کہ پھر تمہاری قسمت کی خرابی کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ گویا اس کے نزدیک نمازیں پڑھنا اپنی قسمت کو خراب کرنے والی بات تھی۔

تفتیش اور تبلیغِ حق

اس افسر کو الوداع کہہ کر میں نے اللہ تعالیٰ سے نہایت خشوع وخضوع سے ثبات قدم اور سیدھے راستے پر قائم رہنے کے لئے دعا کی۔ جب میں نے اس شہر میں رپورٹ کی جہاں مجھے جانے کا کہا گیا تھا تو مجھے اگلے روز صبح حاضر ہونے کا کہا گیا۔اگلے روز محض مجھے تنگ کرنے کے لئے صبح نو بجے سے شام پانچ بجے تک ایک ہی جگہ انتظار کرنے پر مجبور کیا گیا جس کے بعد آفیسر نے بلایا اور پوچھا کہ تمہارا جماعت احمدیہ سے تعارف کیسے ہوا؟ میں نے یاسین کا نام لینے میں ہچکچاہٹ محسوس کی کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ بھی میری وجہ سے اس مشکل میں پڑ جائے۔ علاوہ ازیں یہ حقیقت تھی کہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں مجھے مکمل معلومات تو ایم ٹی اے سے ہی ملی تھیں اس لئے میں نے کہا کہ مجھے ایم ٹی اے سے جماعت کا صحیح تعارف ہوا ہے۔

پھر اس نے جماعت کی تعلیم اور ہدف کے بارہ میں پوچھا تو میں نے بتایا کہ جماعت کے بانی خدا کے فرستادے ہیں جو دنیا کی اصلاح اور مسلمانوں کی وحدت اور تثلیث کے ردّ کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔انہوں نے اسلامی معاشرے میں مروّج ایسی تمام غلط تفسیرات کی اصلاح کی ہے جو اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اسلام اور قرآن کریم کی شان میں گستاخی کا باعث ہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ یہ جماعت بھی دیگر دینی جماعتوں کی طرح ہے جو ایسے امور کو پھیلا کر نوجوانوں کو سیاسی اور دہشتگردی کے اہداف کے لئے اپنی جانب مائل کرتی ہے۔ نیز اس نے کہا کہ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ تم شیعوں کی ایک جماعت میں شامل ہوگئے ہو جس کا نام قادیانیہ ہے۔میں نے کہا کہ یہ سن کر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سی آئی ڈی کی برانچ کا جماعت کے بارہ میں علم صفر ہے۔اس لئے ان کی رپورٹ میں جو کچھ لکھا ہے سراسر غلط ہے۔اس نے اپنی خفّت مٹاتے ہوئے کہا کہ تم اس کو چھوڑو، یہ تو درست ہے کہ تم نے ایک ایسی جماعت میں شمولیت اختیار کی ہے جس پر ہمارے ملک میں پابندی ہے۔ایک فوجی کے لئے یہ کسی جرم سے کم نہیں جس کی پاداش میں تمہیں اپنی نوکری سے بھی ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یہ درست ہے کہ میں اس جماعت کے عقائد کا قائل ہوں اوران پر میرا پورا ایمان ہے، اور یہ بھی درست ہے کہ اس جماعت کے بعض افراد کے ساتھ میرا فون کے ذریعہ رابطہ بھی ہوا ہے، اور یہ بھی درست ہے کہ میں اس جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں،لیکن یہ غلط ہے کہ میں ان کے ساتھ کسی جگہ ملا ہوں، یا جماعت کی شکل میں بیٹھ کر ہم نے کوئی بات کی ہے، یا باضابطہ طور پر میں نے اس جماعت میں شمولیت اختیار کی ہے۔

شیطان کے لالچ اور ثبات

اس تفتیشی افسر نے افراد جماعت کے ساتھ میرے رابطوں کی تفصیل لی اور کہا کہ میں تمہیں ایک چانس دے سکتا ہوں۔اور وہ یہ ہے کہ میں اپنے ہیڈ آفس کو لکھ دوں کہ اس جماعت کے بارہ میں جاننے کی خواہش نے تمہیں ایسا کرنے پر مجبور کیا تھا تاہم حقیقیت یہ ہے کہ تمہارا اس جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔لیکن شرط یہ ہے کہ تم وعدہ کرو کہ اس جماعت کے ساتھ کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں رکھو گے اور ان کی کوئی کتاب نہیں پڑھو گے۔ پھر مجھے نصیحت کے انداز میں کہنے لگا کہ تم ابھی نوجوان ہو، کسی نائٹ کلب میں جاؤ، اپنے لئے کوئی گرل فرینڈ ڈھونڈو اور ان چکروں سے آزاد ہوکر اپنی زندگی کو کسی بہتر ڈگر پر ڈالنے کی کوشش کرو تا تمہاری نوکری بچ سکے۔

میں نے کہا کہ یہ تو فساد، گمراہی اور زندگی کو تباہ کرنے کے راستے ہیں، اور یہ چیزیں ایسی فانی ہیں کہ چند سالوں کے بعد ان میں سے کچھ بھی تو نہیں رہے گا۔ میرے کچھ اور بولنے سے قبل وہ میرا مقصد سمجھ گیا اور مجھے کل دوبارہ آنے کا کہہ کر رخصت کر دیا۔

اپنے کمرے میں واپس آکر ایک لمحے کے لئے میرے ذہن میں یہ تجویز بھی آئی کہ میں اس کی بات کو مان لوں تا یہ موجودہ مصیبت ٹل جائے اور بعد میں استعفیٰ دے کر آزاد ہوجاؤں جس کے بعد مجھے کسی ایسی پابندی کا سامنا نہیں رہے گا۔لیکن فوراً ہی میں نے اس سوچ کو ردّ کر دیا۔میرے دل نے کہا کہ یہ بزدلی اور ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔میرے ضمیر نے مجھے ملامت کی اور میں نے فیصلہ کیا کہ اگرچہ میں نے جماعت میں شمولیت اختیار نہیں کی لیکن پہلی فرصت میں ایسا کرنا چاہتا ہوں اور میں جماعت کو کسی بھی قیمت پر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں گا چاہے اس کا نتیجہ جو بھی ہو۔

بہرحال اگلے روز بھی مجھے صبح نو بجے سے شام پانچ بجے تک ایک ہی جگہ پر بیٹھ کر انتظار کرنا پڑا جس کے بعد مجھے کہا گیا کہ کل آنا۔ میں نے بڑے اصرار سے اس تفتیشی آفیسر سے بات کرنے کے لئے کہا تو میری درخواست قبول ہوگئی اوراس نے مجھے بلا لیا۔میں شاید اپنے ضمیر کی ملامت کے داغ کو دھونا چاہتا تھا لہٰذا فوراً کہا کہ میں جماعت کے عقائد پر پوری طرح کاربند ہوں اوران پر میرا مکمل ایمان ہے اور میں حضرت امام مہدی علیہ السلام پر اپنے ایمان اور آپ کی جماعت سے کبھی دستبردار نہیں ہوسکتا خواہ اس کے لئے مجھے اپنی نوکری سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں۔اور میں اپنے عہدے سے استعفیٰ دینے کے لئے بھی تیار ہوں۔

ایمان اور زندان

یہ سن کر آفیسر کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اس نے کہا کہ تم کیا سمجھتے ہو کہ ہم تمہیں اتنی آسانی سے جانے دیں گے؟ یہ تمہارا وہم ہے۔ اگر تم اپنے اسی موقف پر قائم رہے تو کم سے کم پانچ سال تک جیل کی ہوا کھانی پڑے گی۔ میرا یہی مشورہ ہے کہ بے وقوف نہ بنو اور اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرو۔مَیں نے کہا چونکہ یہ میرے ایمان کا معاملہ ہے اوراس کے فیصلہ کا اختیار بھی مجھے ہی ہونا چاہئے۔اور میں واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ایمان کی راہ میں پانچ سال کی جیل بھی کاٹنے کے لئے تیار ہوں۔

..............................(باقی آئندہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2015ء

مسجد بیت السلام ISERLOHN (جرمنی) کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب۔

کاؤنٹی کمشنر، ممبر صوبائی اسمبلی اور شہر کے میئر کے ایڈریسز۔ جماعت احمدیہ کے معاشرتی کردار پر خراج تحسین

❁...... مساجد کا حسن عبادت کا حق ادا کرنے سے ہوتا ہے۔ صرف عبادت کا حق ادا کرنے سے مسجد کا مقصد پورا نہیں ہوتا جب تک کہ انسانی قدروں کا بھی اعلیٰ درجہ تک خیال نہ رکھا جائے۔ ❁...... محبت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آزادی کے ساتھ دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھا جائے۔ ❁...... عبادت صرف مسجد میں آکر نماز پڑھنا نہیں بلکہ انسانوں کی خدمت کرنا اور ان کے حق ادا کرنا بھی عبادت ہے۔

——— (مسجد بیت السلام ISERLOHN کے سنگ بنیاد کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد مہمانوں کے عمدہ تأثرات۔

حضور انور ایدہ اللہ کی Vechta میں آمد، Vechta میں مسجد بیت القادر کے افتتاح کی مبارک تقریب کا انعقاد۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس۔ ڈپٹی میئر اور صوبائی ممبر پارلیمنٹ کے ایڈریسز۔ مسجد کی تعمیر پر مبارکباد اور نیک جذبات کا اظہار

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

9 جون 2015ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق Iserlohn شہر میں ''مسجد بیت السلام'' کے سنگ بنیاد اور Vechta شہر میں ''مسجد بیت القادر'' کے افتتاح کی تقاریب تھیں۔ ان دونوں تقاریب کے بعد رات قیام جماعت Osnabruk میں تھا اور پھر یہاں سے اگلے روز لندن کے لئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بج کر 45 منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ بیت السبوح کا بیرونی احاطہ احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں سے بھرا ہوا تھا۔ بچے اور بچیاں گروپس کی شکل میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ احباب جماعت دو رویہ قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اور احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

مسجد بیت السلام Iserlohn کے سنگ بنیاد کی تقریب

بعد ازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ فرینکفرٹ سے Iserlohn کا فاصلہ 203 کلومیٹر ہے۔ ایک گھنٹہ 55 منٹ کے سفر کے بعد بارہ بج کر 40 منٹ پر ہوٹل Vierjahreszeiten میں تشریف آوری ہوئی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق سنگ بنیاد کی تقریب کے حوالہ سے یہاں محدود وقت کے لئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

ایک بج کر پانچ منٹ پر یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت السلام'' کے سنگ بنیاد کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ قطعہ زمین Iserlohn شہر کے ایک معروف حصہ میں ہے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے روانہ ہوئے تو پولیس کے دو موٹر سائیکل نے قافلہ کو Escort کیا۔ پانچ منٹ کے سفر کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی قطعہ زمین پر پہنچی تو مقامی جماعت کے احباب مرد و زن اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑے والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ مقامی جماعت کے احباب آج صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ آج ان کے لئے خوشیوں اور مسرّتوں کا دن آیا تھا۔ ان کی بستی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی مرتبہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا۔ احباب جماعت بلند آواز میں نعرے بلند کر رہے تھے اور بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔

لوکل صدر جماعت مکرم رؤوف احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ سفیر الرحمٰن ناصر صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں باقاعدہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم سفیر الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت کی اور عزیزم سعادت احمد صاحب نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا ایڈریس

امیر صاحب نے اس شہر کے تعارف میں بتایا کہ شہر Iserlohn جرمنی کے ایک خاص علاقہ Ruhrgebiet کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ شہر پروٹیسٹنٹ چرچ کے مغربی علاقہ کا مرکز ہے۔

اس شہر میں پہلے مسلمانوں کی تین مساجد موجود ہیں اور اب ہم چوتھی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔

اس شہر میں جماعت کا قیام 1992ء میں عمل میں آیا اور ایک ہال کرایہ پر لے کر جماعتی پروگرام ہوتے تھے۔ جماعت کی تعداد بڑھنے سے اب یہ ہال چھوٹا ہو گیا تھا۔

مسجد کے لئے موجودہ قطعہ زمین 2009ء میں دیکھا گیا اور نومبر 2010ء میں اس کا معاہدہ ہوا۔ یہ قطعہ زمین 1615 مربع میٹر ہے اور 96715 یورو میں خریدا گیا ہے۔ اس مسجد میں مردانہ اور خواتین کے نماز کے ہال کے علاوہ 12 میٹر بلند مینار تعمیر ہوگا اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہوگا۔ 13 گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش ہوگی۔

کاؤنٹی کمشنر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد کاؤنٹی کمشنر Mr. Thomas Gemke نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا عزّت مآب خلیفۃ المسیح! یہ میرے لئے خوش نصیبی ہے کہ آپ کے ساتھ بات کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ مَیں یہاں کے ضلع کی طرف سے بھی خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

Iserlohn شہر جہاں واقع ہے یہ علاقہ نہایت خوبصورت ہے۔ اس شہر میں مختلف انڈسٹریز موجود ہیں اور آج سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ اس علاقہ کی یہ پہلی مسجد ہے جو بالکل نئے سرے سے بن رہی ہے۔

موصوف نے کہا جب مختلف کلچر اور قوموں کے لوگ ایک جگہ پر رہیں تو ضروری ہے کہ سب ایک دوسرے سے پیار اور عزت سے پیش آئیں۔ سب برابر ہیں اور اپنی رائے کا اظہار کرنا سب کا حق ہے اور سب کو آزادی ہے۔ جب یہاں مسجد بن جائے گی تو یہ ایک ایسی جگہ ہوگی جہاں ہم سب مل کر، اکٹھے ہو کر گفتگو کر سکیں گے اور ایک دوسرے کے بارہ میں جان سکیں گے۔

موصوف نے کہا ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ مسلمان ادھر امن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم سب جماعت احمدیہ کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' پر عمل کریں تو پوری دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آخر پر موصوف نے ایک بار پھر آج کی دعوت کا شکریہ ادا کیا۔

ممبر صوبائی اسمبلی کا ایڈریس

بعد ازاں ممبر صوبائی اسمبلی Mr. Michael Schefeler نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! سب سے قبل مَیں اس بات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔ مَیں بہت خوشی کے ساتھ یہاں آیا ہوں۔ مَیں اس لئے خوشی کے ساتھ یہاں آیا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہمارے شہر میں امن کے قیام کے لئے، شہر کی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ نیز جماعت نے چند دن قبل یہاں شجرکاری کا پروگرام کیا ہے۔

موصوف نے کہا کہ آپ کا پیغام امن کا پیغام ہے۔ جو لوگ اس امن کے پیغام کو لے کر اس شہر میں چلتے ہیں، یہاں رہتے ہیں، ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

موصوف نے کہا رواداری، احترام اور Integration مل جل کر رہنے کے لئے نہایت اہم ہے اور یہ ایسی باتیں ہیں جو احمدیہ مسلم جماعت میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔

موصوف نے کہا وہ تمام عوام کی طرف سے جماعت احمدیہ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور مسجد کے افتتاح کے انتظار میں ہیں۔ موصوف نے کہا کہ مسجد کی تعمیر اس بات کی علامت ہے کہ آپ یہاں امن کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح آپس میں اتفاق پیدا کیا جا سکتا ہے۔

موصوف نے کہا جماعت Integration میں پیش پیش ہے۔ ان کا ماٹو امن سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہ جماعت اپنا خطبہ جمعہ بھی جرمن زبان میں بھی ضرور پیش کرتی ہے۔ موصوف نے کہا یہاں جرمنی میں 4.1 ملین مسلمان آباد ہیں اور 210 مساجد ادھر پائی جاتی ہیں۔ اس علاقہ میں 153 مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں اور سب امن اور محبت سے رہتے ہیں۔ یہ بات نہایت اہم ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ کھلے دل سے پیش آئیں اور اس میں مساجد اور گرجوں کا بھی خاص کردار ہے کہ وہ کس طرح نوجوانوں کو مذہب سے جوڑیں اور سمجھائیں کہ ایک دوسرے سے امن اور رواداری کا سلوک کرو۔

شہر کے میئر کا ایڈریس

اس کے بعد شہر Hemer کے میئر Mr. Michael Esken نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

میئر نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آجکل مجھے دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط اور فیکسز آ رہی ہیں جن میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکبادیں بھی ہوتی ہیں اور اس بات کا اظہار بھی کہ ہم نے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست جلسہ دیکھا اور فائدہ اٹھایا۔ لیکن حقیقی فائدہ اور فیض تو تبھی پہنچتا ہے جب ہم اس بات کی بھی بھرپور کوشش کریں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے اسے اپنی زندگی سنوارنے کا ذریعہ بنائیں۔

ہماری خوشی اور مبارکباد صرف جلسے کے کامیاب انعقاد کی مبارکبادوں تک محدود نہ رہے بلکہ یہاں شامل ہونے والے بھی اور دنیا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے سننے والے بھی جو انہوں نے سنا ہے، دیکھا ہے اس کی جگالی کرتے رہیں۔ اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے اس مادی دور میں ایک دنیاوی مادی ایجاد کو ہماری اصلاح کے لئے ہماری علمی، عملی اور اعتقادی ترقی کے لئے، بہتری کے لئے ذریعہ بنا دیا ہے۔

ہمیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس بات پر شکر گزاری کے اظہار میں ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والا ہونا چاہئے کہ یہ شکر گزاری ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق مزید انعامات اور ترقیات سے نوازے گی۔ یہ شکر گزاری کا مضمون جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونے کا راستہ دکھاتا ہے وہاں بندوں کی شکر گزاری کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے رضا کاران کی انتھک محنت اور پُرخلوص خدمات پر خراج تحسین اور دعا

جلسہ سالانہ کے متعلق مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تأثرات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پریس میڈیا کے ذریعہ سے جلسے کا بہت وسیع پیمانے پر تعارف ہوا ہے۔
اور اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح پیغام پہنچایا۔

ریڈیو، ٹی وی، اخبارات، سوشل میڈیا وغیرہ کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی تشہیر۔ کئی ملینز افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا

گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، یوگنڈا اور کونگو کنشاسا میں ملکی ٹی وی چینلز کے ذریعہ جلسہ سالانہ برطانیہ کی براہ راست نشریات کے نیک اثرات

افریقن ممالک میں مالی، برکینا فاسو، اور سیرالیون میں جماعت کے ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ کئی ملینز افراد تک جلسہ کے پروگراموں کی مقامی زبانوں میں تراجم کے ساتھ تشہیر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا تعارف اس جلسے کے ذریعہ بہت وسیع ہوا ہے اور ان میں جیسا کہ میں نے کہا بہت سے کام کرنے والے شامل ہیں۔ ایم ٹی اے کے بھی اور پریس سیکشن میں بھی کام کرنے والے یوکے کے نوجوان ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صلاحیتوں کو مزید بڑھائے اور اجاگر کرے۔

بعض انتظامی امور سے متعلق آئندہ کے لئے اہم ہدایات

مکرمہ فریدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا رفیق احمد صاحب کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28/اگست 2015ء بمطابق 28 ظہور 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آجکل مجھے دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط اور فیکسز آ رہی ہیں جن میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکبادیں بھی ہوتی ہیں اور اس بات کا اظہار بھی کہ ہم نے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست جلسہ دیکھا اور فائدہ اٹھایا۔ لیکن حقیقی فائدہ اور فیض تو تبھی پہنچتا ہے جب ہم اس بات کی بھی بھرپور کوشش کریں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے اسے اپنی زندگی سنوارنے کا ذریعہ بنائیں۔ کوئی سیاسی باتیں یہاں نہیں ہوتیں۔ کوئی دنیاوی باتیں نہیں کی گئیں بلکہ غیر مسلموں یا غیر احمدیوں کا بھی جو دنیادار طبقہ ہمارے جلسہ پر مہمان کے طور پر آتا ہے ان میں سے بعض خاص مہمانوں کو دو تین منٹ کے لئے کچھ کہنے کا موقع دیا جاتا ہے تو ان میں سے بھی تقریباً سبھی اس دینی ماحول سے متاثر ہو کر زیادہ تر انہی باتوں کا ذکر کرتے ہیں جو جماعت کی تعلیم کا حصہ ہیں اور اعلیٰ اخلاقی معیاروں کی طرف لے جانے والی ہیں۔ بہرحال اس جلسے کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اپنی حالتوں کو اپنی تعلیم کے مطابق بنائیں اور جو کچھ سنا ہے اسے اپنے پر لاگو کریں ورنہ ان مہمانوں کے سامنے جو کچھ ہم نے پیش کیا، جو کچھ ہم نے سنا اور جس کی عموماً ہمارے مہمان تعریف کرتے ہیں وہ صرف ظاہری چمک ہوگی۔ ہمارے اندرونے کا اظہار نہیں ہوگا۔ ایک مومن کو اندر اور باہر سے ایک جیسا

ہونا چاہئے۔آجکل کی جو دنیا ہے اس کی بہت زیادہ نظر ہم پہ ہوگئی ہے اور اب دنیا ہمارے جلسوں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے شامل ہوتی ہے۔ احمدی دنیا بھی اور بعض دوسرے بھی سنتے ہیں۔خاص طور پر برطانیہ کے جلسے کو بہت گہری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ہم لاکھوں پاؤنڈ ایم ٹی اے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ایم ٹی اے کے ذریعہ پیغام پہنچانے کے لئے صرف اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ ہمارا ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی زندگی کے مقصد کو پانے والا ہو۔اس تک ایک وقت میں پیغام پہنچ رہا ہو۔

پس ہماری خوشی اور مبارکباد صرف جلسے کے کامیاب انعقاد کی مبارکبادوں تک محدود نہ رہے بلکہ یہاں شامل ہونے والے بھی اور دنیا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے سننے والے بھی جو انہوں نے سنا ہے، دیکھا ہے اس کی جگالی کرتے رہیں۔اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے اس مادی دور میں ایک دنیاوی مادی ایجاد کو ہماری اصلاح کے لئے، ہماری علمی، عملی اور اعتقادی ترقی کے لئے، بہتری کے لئے ذریعہ بنا دیا ہے۔ٹیلیویژن، انٹرنیٹ، اخبار اور دوسرے اشاعت کے ذرائع جب ہمارے لئے کام کر رہے ہوں تو ایک مومن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی تھی کہ اس زمانے میں ایسی ایجادیں ہوں گی جو دین کی اشاعت کے لئے ممّد ومعاون ہوں گی اور ہر روز ہم اس پیشگوئی کو بہتر سے بہتر رنگ میں پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔مَیں آگے کچھ ذکر کروں گا، پریس کی بھی رپورٹ دوں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ یہ پیغام پہنچاتا ہے۔

پس ہمیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس بات پر شکرگزاری کے اظہار میں ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والا ہونا چاہئے کہ یہ شکرگزاری ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق مزید انعامات اور ترقیات سے نوازے گی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراھیم:8)۔کہ اگر تم شکر کرو گے تو تمہیں اَور بھی زیادہ دوں گا اور بھی زیادہ بڑھاؤں گا۔شکرگزاری کا یہ مضمون جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونے کا راستہ دکھاتا ہے وہاں بندوں کی شکرگزاری کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں ہوتا۔

(سنن الترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک حدیث نمبر 1955)

بہت سارے والنٹیئر تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کام کرنے والوں کو توفیق دی کہ انہوں نے جلسے کے انتظامات کو بہترین شکل دینے کی کوشش کی۔ٹرانسپورٹ ہے۔رہائش ہے۔کھانا پکانا ہے۔جلسہ گاہ ہے۔مختلف پروگرام ہیں۔صفائی کا کام ہے۔گرمی میں پانی پلانے کا انتظام ہے۔آواز پہنچانے کا انتظام ہے اور دنیا تک پھر آواز اور یہاں کے نظارے پہنچانے کا انتظام جو ایم ٹی اے نے کیا ہے۔غرض کہ اگر نام لئے جائیں تو بیشمار شعبے ایسے بنتے ہیں جن میں مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی، بوڑھوں نے بھی، جوانوں نے بھی، بچوں نے بھی، بچیوں نے بھی خدمت کی ہے اور جلسے کے تمام انتظامات کو اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق بہترین رنگ میں انجام دینے کے لئے بھرپور کوشش کی ہے۔تمام والنٹیئرز جو مختلف شعبوں کے ہوتے ہیں ان میں کوئی اپنے اپنے کاموں میں کسی کمپنی میں ڈائریکٹر ہے تو کوئی ڈاکٹر ہے، کوئی انجنیئر ہے، کوئی سائنٹسٹ ہے، کاروباری لوگ ہیں۔پھر اپنے کام کرنے والے ہیں، مزدوری کرنے والے ہیں۔لیکن سب ایک ہو کر کام کرتے ہیں۔لنگر خانے میں قطع نظر اس کے کہ کوئی کیا ہے آگ کے سامنے کھڑا ہے جہاں سو دو سو بڑے دیگچے آگ پر رکھے ہوئے ہیں اور گرمی کی بھی انتہا ہے اور بڑی خوشی سے یہ لوگ دیگوں میں چمچے ہلا رہے ہیں، کھانے پکا رہے ہیں۔بوڑھے نوجوان سب اس کوشش میں ہیں کہ بہترین قسم کا سالن مہمانوں کے لئے تیار ہو کر ان تک پہنچے۔کسی کو بھی پرواہ نہیں کہ گرمی ہے یا نہیں ہے حتی کہ چودہ، پندرہ، سولہ سال تک کے بچے بھی کھانا پکانے اور روٹی پلانٹ پر بڑی بشاشت سے ڈیوٹی دیتے ہیں۔پھر پانی کی فراہمی کے لئے ان والنٹیئرز کا ایک گروپ کام کر رہا ہے۔اور پھر مردوں اور عورتوں کا ایک گروپ بے نفس ہو کر کسی چیز کی پرواہ کئے بغیر مہمانوں کے لئے ان کے غسل خانوں کی صفائی کر رہا ہے۔کہیں ارد گرد پھیلے ہوئے کوڑا کرکٹ کو اٹھانے والے کام کر رہے ہیں۔کوئی ٹریفک کنٹرول کر رہا ہے۔کچھ مرد اور عورتیں بگھیوں میں معذوروں اور بیماروں کو لانے لے جانے کا کام کر رہی ہیں۔گرمی کی شدت میں بچے اور بچیاں مہمانوں کو بڑے جذبے سے پانی پلاتے ہیں۔اس کو لوگ بڑا سراہتے ہیں۔کچھ مرد اور عورتیں مہمانوں کو کھانا کھلانے کی ڈیوٹی پر متعین ہیں۔

.پھر سیکیورٹی کا انتظام ہے۔یہ بھی بڑا وسیع انتظام ہے اور بڑا اہم نظام ہے۔غرضِ کہ اور بھی بہت سارے شعبہ جات ہیں جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا جن میں ہر کارکن قطع نظر اس کے کہ وہ یہ کام جانتا ہے یا نہیں اپنی بھرپور صلاحیت اور جذبے کے ساتھ کام کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔پھر وائنڈ اَپ کا کام ہے۔جلسے کے بعد بارشیں شروع ہو گئیں۔بڑی دقّت سے سامان کو سمیٹا جا رہا ہے۔بارش کی وجہ سے کچھ سامان بیڈنگ وغیرہ گیلا بھی ہوا اور ان میں نقصان بھی ہوا۔میٹرسوں کو وسیع پیمانے پر اب سُکھانے کا بھی مسئلہ ہو گا لیکن بہرحال خدام یہ کر رہے ہیں۔یہ خدام جلسے سے پہلے بھی سب انتظامات مکمل کرنے آئے تھے اور اب سمیٹنے کے لئے بھی مختلف ٹیمیں کام کر رہی ہیں۔وائنڈ اَپ کا کام بھی بہت بڑا کام ہوتا ہے کیونکہ کونسل نے معین دن دیئے ہوتے ہیں کہ ان میں یہ سارا کچھ سمیٹنا ہے۔اگر یہ کام معینہ وقت میں نہ کیا جائے، نہ سمیٹا جائے تو آئندہ سال کے لئے جلسے کی اجازت میں مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔غرضیکہ ہر کام ہی بہت اہم کام ہے۔اس سال کینیڈا کے خدام کی ایک ٹیم نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا کہ ہم جلسے پر کام کرنا چاہتے ہیں تو انہیں وائنڈ اَپ کی ٹیم میں رکھا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بھی بھرپور مدد کی۔یوکے کے علاوہ باقی جگہوں پر اتنا وسیع انتظام نہیں کرنا پڑتا اس لئے ان کینیڈا سے آئے ہوؤں کے لئے نیا تجربہ تھا لیکن پھر کافی پرجوش طریقے پر اور بڑی محنت سے انہوں نے کام کیا۔یوکے کی خدام الاحمدیہ کی ٹیموں کے ساتھ ہمیں کینیڈا کے اس گروپ کا بھی، خدام کا بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے ہماری مدد کی۔

بہرحال یہ سب لوگ چاہے مرد ہیں یا عورتیں ہیں ہم سب ان کے شکرگزار ہیں اور یہ شکرگزاری کے مستحق ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔کارکنوں کی طرف سے مَیں ان سب مہمانوں کا شکریہ بھی ادا کر دیتا ہوں جنہوں نے تعاون کیا۔چند ایک کے علاوہ عمومی طور پر کوئی شکایت نہیں آئی۔اِکّا دُکّا تو شکایات آتی ہیں۔

اس وقت میں اسی شکرگزاری کے مضمون کے سلسلے میں مہمانوں کے تأثرات بیان کرتا ہوں جو دوسرے ممالک سے آئے۔ان میں سیاستدان بھی تھے۔ان میں کچھ ملکوں کے وزراء بھی تھے۔بڑے عہدیدار بھی تھے۔انسان جب ان کی باتیں سنتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی شکرگزاری میں مزید ڈوب جاتا ہے۔اتنے بڑے انتظام میں بعض کمزوریاں بھی ہوتی ہیں اور یہ بہرحال قدرتی بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ کس طرح ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے کہ مہمانوں کو صرف اچھائیاں نظر آتی ہیں اور کمزوریاں پردے میں چلی جاتی ہیں۔

یوگنڈا سے مسٹر ولسن موُرولی (Wilson Muruli) صاحب جو کہ منسٹر آف Gender ہیں جلسے میں شامل ہوئے تھے۔کہتے ہیں کہ مہمان نوازی، سیکیورٹی نظم وضبط کے انتظامات دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ کس طرح لوگ رضاکارانہ طور پر اتنی قربانی کر رہے ہیں۔پھر کہتے ہیں کہ میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ میں ایک ایسے جلسے میں شامل ہونے جا رہا ہوں جہاں انسان نہیں بلکہ فرشتے کام کرتے نظر آئیں گے۔میں نے نہ رات کو لوگوں کو سوتے دیکھا، نہ دن کو۔ہر وقت خدمت کے لئے تیار کھڑے ہیں۔نہ تھکتے ہیں نہ اُکتاتے ہیں۔بیس دفعہ بھی کوئی چیز مانگو تو مسکرا کر پیش کر دیتے ہیں۔پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے یہاں ریویو آف ریلیجنز اور مختلف تصاویر کی نمائش بھی دیکھی۔ہیومینٹی فرسٹ کے سٹال پر بھی گئے۔وہ کہنے لگے کہ جس نہج پر جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے اس سے لگتا ہے کہ جماعت اگلے چند سال میں دنیا پر غالب آ جائے گی۔انشاء اللہ۔پھر کہتے ہیں امن عالم کے لئے نہایت مدبرانہ کوششیں ہو رہی ہیں۔نصائح اور تجاویز دنیا کے سامنے رکھی جاتی ہیں۔اگر لوگ ان نصائح پر عمل کریں تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔پھر انہوں نے کہا کہ اگر جلسہ سالانہ کو میں خلاصۃً بیان کروں تو سب سے بڑی بات یہی ہے کہ جماعت احمدیہ انسانیت کے لئے امن محبت اور بھائی چارے کا ایک عظیم نمونہ ہے۔

فرنچ گیانا سے ایک مہمان جیک برتھول (Jacques Bertholle) جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔موصوف فرنچ گیانا کی کورٹ کے جج ہیں اور ملک کے بشپ کی نمائندگی میں آئے تھے۔یہ کہتے ہیں کہ جب میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے فرنچ گیانا سے روانہ ہوا تو میری ٹانگ میں درد تھا لیکن جلسہ میں شامل ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں شفا دی اور پورا جلسہ درد کا نام ونشان نہیں رہا۔تو اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ جلسے کی جو برکات احمدیوں کو پہنچتی ہیں اس سے غیر بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔کہتے ہیں کہ جہاں تک جلسے کے انتظامات کا تعلق ہے تو میں ایک لمبا عرصہ work inspector رہا ہوں اور ہر کام کو تنقیدی نگاہ سے دیکھتا ہوں مگر جس طریق پر جماعت احمدیہ کے والنٹیئرز کام کر رہے تھے وہ قابل تعریف ہے۔ہر ایک اپنا کام احسن رنگ میں کر رہا تھا۔خاص طور پر اتنے بڑے مجمع کی سیکیورٹی کا انتظام کرنا کوئی آسان کام نہیں۔اسی طرح اتنی کثیر تعداد میں لوگوں کے لئے کھانا تیار کرنا اور پھر انہیں وقت پر کھلانا معمولی کام نہیں۔

پھر نائیجیریا کے ایک مشہور ٹیلیویژن ایم آئی ٹی وی (MITV) کے چیئرمین مرہی بساری (Murhi Busari) صاحب یہاں آئے تھے۔یہ الحاج ہیں، انہوں نے حج کیا ہوا ہے۔یہ کہتے ہیں جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں عرفات کے مقام پر ہوں اور ہر طرف پیار محبت اور خوشی بکھر رہی ہے۔ایسا نظارہ میں نے دنیا میں کبھی نہیں دیکھا اور خدام بڑی عمدگی سے ڈیوٹی دے رہے تھے۔اطاعت کے جذبے سے سرشار تھے۔اطاعتِ امام کا جو نظارہ میں نے جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور اس کی جماعت میں دیکھا ہے وہ کہیں نہیں دیکھا۔

کونگو کنشاسا سے جسٹس نُول کی لومبا (Noel Kilomba Ngozi Mala) صاحب آئے

ہوئے تھے جو کانسٹی ٹیوشنل کورٹ کے جج ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بحیثیت جج خدا تعالیٰ نے مجھے اتنی فراست دی ہے کہ دیکھ سکوں کہ کہاں حقیقت کو چھپایا جا رہا ہے اور کہاں اظہارِ حق کیا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جس اسلام کا مجھے تعارف کروایا گیا تھا اس کا عملی نمونہ میں نے جلسے میں شامل ہو کر دیکھ لیا ہے۔ میرے دل میں اگر کوئی شک تھا تو اب دُور ہو گیا ہے۔ دراصل حقیقی اسلام یہی ہے جو جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔ اسلام کے اسی پیغام کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کا مستقبل اسی پیغام سے وابستہ ہے۔ اسی اسلام کی ہمیں ضرورت ہے۔ ہمیں دہشت گردوں کا اسلام نہیں چاہئے۔

سیرالیون کے وائس پریذیڈنٹ بھی جلسے میں شامل ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بہت عظیم الشان ہے اور ساری قوموں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ مجھے جلسے میں شامل ہو کر بہت محبت ملی ہے۔

مکینی سیرالیون کا شہر ہے وہاں کے میئر شامل ہوئے۔ کہتے ہیں تینوں دن روحانیت سے بھرپور تھے اور میری زندگی میں عظیم انقلاب پیدا کرنے کا موجب بنے ہیں۔ میں نے کبھی لوگوں کو اس طرح ایک دوسرے سے پیار کرتے نہیں دیکھا۔

سیرالیون سے ڈپٹی منسٹر آف سپورٹس آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت میری زندگی کا انوکھا تجربہ تھا۔ چھوٹے، بڑے اور بوڑھے سب لوگ آگے بڑھ بڑھ کر مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہے تھے اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مہمانوں کی خدمت کر رہے تھے۔ میں نے آج تک کسی بھی مذہبی یا سیاسی جلسے میں اس قدر مہمانوں کی عزت اور محبت نہیں دیکھی۔

بینن کے نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر ایرک ہندے (Eric Houndete) صاحب آئے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ سب سے بڑی بات جو میرے مشاہدے میں آئی وہ یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ یہ چیز کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملے گی۔ کہتے ہیں میں نے اس جلسے میں شامل ہو کر اپنی زندگی کے بہترین لمحات گزارے ہیں۔ میں نے تمام انتظامات کا جائزہ لیا ہے۔ ہر چیز میں مجھے حسنِ انتظام ہی نظر آیا۔ پینتیس ہزار سے زائد افراد کے جلسے میں ٹرانسپورٹ کا بہترین انتظام تھا اور ٹریفک کو بڑی مہارت سے گائیڈ کیا جا رہا تھا۔ اتنی بڑی تعداد کے باوجود صفائی کا معیار بھی اچھا تھا۔ کہیں گندگی نظر نہیں آئی۔ ان تمام انتظامات پر پانچ ہزار سے زائد جماعت احمدیہ کے لوگ رضاکارانہ طور پر کام کر رہے تھے اور ان رضاکاروں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی شامل تھے، بوڑھے بھی شامل تھے، جوان بھی شامل تھے، مرد عورتیں اور کم عمر بچے بھی شامل تھے۔ کہتے ہیں کہ یہ ایک غیر معمولی بات ہے جو کسی بھی مذہبی یا دنیاوی تنظیم میں نظر نہیں آئے گی۔

ارجنٹائن سے ایک احمدی آئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سچے مذہب کی تلاش میں دس سال گزارے ہیں اور بالآخر جماعت میں شامل ہو کر مجھے سچا مذہب مل گیا۔ جلسہ سالانہ کی آرگنائزیشن سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ سب سے زیادہ جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ جلسہ میں نوجوان نسل کی موجودگی تھی۔ میں نے آج تک کسی دوسرے مذہب میں نوجوان نسل کی کسی مذہبی فنکشن میں اس قدر involvement نہیں دیکھی جس طرح جماعت احمدیہ میں ہے۔ کہتے ہیں عالمی بیعت میں شمولیت میری زندگی کے خوش ترین لمحات تھے۔ بیعت کے دوران میرا دل اور جسم لرز رہا تھا۔ دس شرائط بیعت دراصل قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں کہ میں ارجنٹائن کا پہلا مسلمان ہوں جسے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور اب انشاء اللہ اپنے ملک میں جا کر میں احمدیت کی تبلیغ بھرپور انداز میں کروں گا۔

جاپان سے ایک مہمان یوشیو اِوَامُورا (Yoshio Iwamura) صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ مہمان نوازی کی روایات اور کارکنان کا محبت وشفقت کا رویہ ہم سب کے لئے ایک ناقابل فراموش یاد ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ اقوام متحدہ کا حقیقی نمونہ پیش کر رہا تھا جہاں ہر رنگ ونسل اور قوم کے افراد ایک خاندان کی طرح نظر آ رہے تھے۔ اس روحانی ماحول نے میرے دل پر ایک خاص اثر کیا ہے۔

جاپان سے ایک دوست ڈاکٹر جیوانی مونٹے (Giovanni Monte) بھی آئے ہوئے تھے۔ یہ موصوف جو ہیں یہ میڈیکل سائنس میں پی ایچ ڈی ہیں اور ٹوکیو انٹرنیشنل بک فیئر کے موقع پر ان کا جماعت سے رابطہ ہوا تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ دس سال سے مختلف مذاہب اور معاشروں کی تحقیق کر رہا تھا۔ عیسائیت سے متنفر ہو چکا تھا۔ حق کی تلاش میں تھا۔ بک فیئر کے پہلے دن جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دی گئی تو یہ لکھنے والے ہمارے مشنری لکھتے ہیں کہ اگلے دن دوبارہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ رات کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور میرے لئے مشکل تھا کہ اس کتاب کو پڑھے بغیر سو جاتا۔ صبح تک جب اس کتاب کا مطالعہ مکمل کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اسلام ایک سچا مذہب اور حق وصداقت کا راستہ ہے۔ کہتے ہیں ایک سال کے دوران میں نے پچاس بار اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کردہ فلسفہ غیر معمولی کشش رکھتا ہے۔ چنانچہ موصوف جلسہ دیکھ کر کہنے لگے کہ میں حق کی تلاش میں تھا اور مجھے حق مل گیا ہے۔ اسلام احمدیت سے بہتر کوئی طرز زندگی نہیں ہے۔ چنانچہ موصوف نے پہلے دن تو بیعت نہیں کی تھی جلسے کے فوراً بعد اگلے روز یہ میرے پاس آئے کہ انہوں نے بیعت کرنی ہے اور پھر ان کی وہاں مسجد میں بیعت ہوئی تھی۔

جاپان سے ایک غیر احمدی دوست ماسایوکی آکوتسو (Masayuki Akutsu) صاحب جو ٹوکیو یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں جلسہ میں شامل ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں تحقیق کر رہے ہیں اور اس غرض سے یہ ربوہ کا سفر بھی کر چکے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ ربوہ کے دورے کے دوران واپسی پر ہمارے معزز میزبان اور گاڑی کے ڈرائیور نے مجھے کہا کہ مہمان نوازی میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو معاف کر دیں۔ اس کیفیت نے میرے دل پر بے انتہا اثر کیا اور آج یہاں جلسے پر آیا ہوں تو ایسی اعلیٰ روایات یہاں بھی دیکھنے کو ملی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعلیم اور عمل جو ہے وہ ایک ہے۔ ہر جگہ یہ نمونے نظر آتے ہیں۔

سپین سے نیشنل اسمبلی کے دو ممبران پارلیمنٹ آئے ہوئے تھے۔ جوس ماریہ (JoseMaria) صاحب تھے۔ کہتے ہیں کہ جلسے کے انتظامات دیکھ کر یہی سوچتا رہا کہ ہمیں اس طرح کا انتظام کرنا پڑے تو ہم کیسے کریں گے۔ اس وقت دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں۔ یہ تینوں دن جلسے کے پروگرام میں شرکت کرتے رہے اور متعدد بار اس بات کا اظہار کیا کہ ایسے منظم کام ہماری حکومتیں نہیں کر سکتیں جو یہاں پر رضاکار کر رہے ہیں۔ میں اس جلسے پر بہت کچھ سیکھ کر جا رہا ہوں۔

پس یہ جو رضاکاروں کے، والنٹیئرز کے، کارکنان کے کام ہیں یہ بھی ان کی ایک خاموش تبلیغ ہے جو یہ کر رہے ہوتے ہیں۔

پھر خاتون پارلیمنٹ ممبر جو تھیں کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے بڑی انتھک محنت کر رہی ہے۔ کہتی ہیں کہ میرا سپین کے مشہور تاریخی شہر ٹولیڈو سے تعلق ہے جہاں کسی دَور میں مختلف تہذیبیں جن میں مسلمان، یہودی اور عیسائی شامل ہیں باہم متحد ہو کر امن کے ساتھ رہتے رہے ہیں۔ ہمیں اس دور پر فخر ہے اور سپین کی تاریخ کا وہ ایک سنہری دور تھا۔ موصوفہ نے کہا کہ ہزار سال قبل بنو امیہ خاندان سے عبدالرحمٰن اوّل سپین آئے اور انہوں نے کہا کہ وہ اس ملک کو اپنا گھر سمجھتے ہیں۔ کہتی ہیں آج ہم آپ کے خلیفہ کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ آپ لوگ جب ہمارے ملک میں آئیں تو اسے اپنا گھر سمجھیں۔

فرانس کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ اس سال ایک ہی خاندان کے پینتیس افراد یہاں جلسے پہ شامل تھے جن میں اٹھائیس تو احمدیت قبول کر چکے تھے مگر ان کے والد اور والدہ اور ان کی ایک بیٹی اور اس کے تین بچوں نے ابھی احمدیت قبول نہیں کی تھی۔ والد کافی بڑی عمر کے ہیں۔ جمعہ کی نماز سے پہلے کہنے لگے کہ میں ماحول کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ پھر بیان کرتے ہیں کہ یہاں اس جلسے میں شامل ہو کر اور جلسے کا ماحول دیکھ کر پتا چلا ہے کہ میرے بچے کیوں احمدی ہوئے ہیں اور جب سے احمدی ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی حالت ہی بدل گئی ہے۔ اسلامی تعلیم پر ایسا عمل ہے کہ خدا کا جتنا شکر کیا جائے کم ہے اور یہ سب احمدیت کی وجہ سے ہوا ہے۔ کہتے ہیں میں جب جوان تھا تو ایک خواب دیکھا تھا کہ ایک عجیب سی جگہ ہے جہاں بہت سے لوگ ہیں۔ اب جلسے پر آ کے وہ خواب یاد آئی ہے۔ جلسے کے دوسرے دن انہوں نے بتایا کہ آج میں نے پانچ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ چنانچہ وہ اور ان کی اہلیہ اتوار کی جو عالمی بیعت ہوئی ہے اس میں شامل ہوئے اور بیعت کر کے اب جماعت میں شامل ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ بیعت کے وقت ان کا سارا خاندان وہاں موجود تھا جو بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا۔

پھر ان کی تین بچوں والی بیٹی کے بارے میں بھی امیر صاحب لکھتے ہیں پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ان کا

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت سے پرانا تعلق ہے لیکن بیعت نہیں کی تھی اور اتوار کی صبح فجر کی نماز کے بعد وہ کہتے ہیں میرے پاس خاوند اور بیٹی آئے۔ کہنے لگے کہ آپ سے ایک بات کرنی ہے اور ساتھ ہی رونے لگ گئے۔ میرے پوچھنے پر بتایا کہ میں اس لئے بیعت نہیں کر رہا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لے کر بیعت کروں۔ اب جب جلسے میں شامل ہوا تو میرا بہت دل کر رہا تھا کہ بیعت کر لوں لیکن میری شدید خواہش تھی کہ میری بیوی بھی میرے ساتھ بیعت کرے۔ چنانچہ آج صبح فجر کی نماز میں مَیں نے بہت دعا کی۔ نماز کے بعد میری اہلیہ مجھے کہنے لگیں کہ میں نے آپ سے کچھ کہنا ہے۔ اس پر مَیں نے اسے کہا کہ میں نے بھی تم سے کچھ کہنا ہے۔ چنانچہ میری اہلیہ نے کہا کہ مَیں بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ جب میں نے اسے بتایا کہ میں بھی یہی بات کہنے والا تھا کہ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں اور مَیں دعا کر رہا تھا کہ ہم اکٹھے بیعت کریں اور آج اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی تو وہ بولی میں بھی یہی دعا کر رہی تھی۔ اس طرح اس فیملی کی حالت بڑی جذباتی تھی۔

یونان کے وفد کے تأثرات۔ یونان سے بھی وفد آیا ہوا تھا۔ ڈاکٹر اکرم شریف داماد وغلو صاحب کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی مسلمان جماعت کو اتنا منظّم نہیں دیکھا جس طرح منظّم جماعت احمدیہ ہے۔ ہر کوئی آپ سے نہایت محبت اور اخوت کے جذبے سے ملتا ہے خواہ وہ آپ کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

تین افراد پر مشتمل سلوینین وفد بھی تھا۔ وہاں کے ایک دوست زماگو پاؤلچ (Zmago Pavlicic) جو کہ بطور ترجمان کے کام کرتے ہیں کچھ عرصہ سے جماعتی لٹریچر کے ترجمہ پر بھی کام کر رہے ہیں۔ موصوف کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے سے پہلے میرا جماعت کے متعلق تعارف صرف پڑھنے تک محدود تھا لیکن جلسے میں شامل ہو کر اور جلسے کا ماحول دیکھ کر اب یقین ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں نے جماعت کے بارے میں پڑھا تھا وہ ایک حقیقت ہے۔ مثال کے طور پر محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا قول میں نے پہلے پڑھا تھا یا سنا تھا لیکن جلسے میں آ کر اور مختلف لوگوں سے مل کر، جلسے کے ماحول کو دیکھ کر، اس قول کی عملی حالت بھی دیکھ لی کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس قول پر عمل کرنے والا ہے۔

جہاں لوگوں کے تاثرات آپ سنتے ہیں وہاں ہر ایک کو اپنے اپنے جائزے بھی لیتے رہنا چاہئے کہ دوسروں پر یہ جو اثر قائم ہوا ہے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اس کو ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کرے۔

سلوینین وفد میں یونیورسٹی کی ایک پروفیسر آندرے یابورچ صاحبہ بھی شامل تھیں۔ یہ صاحبہ خاتون ہیں۔ عورت ہیں۔ کہتی ہیں مَیں پہلی مرتبہ کسی اسلامی پروگرام میں شامل ہوئی اور پہلی مرتبہ مجھے اسلام کے بارے میں مثبت تعارف حاصل ہوا۔ جماعت حقیقت میں انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ ڈائننگ ہال میں بچے کھانا serve کر رہے تھے اور ہم سے بار بار پوچھ رہے تھے کہ اگر ہمیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہمیں بتائیں۔ اس طرح چھوٹے چھوٹے بچے جلسہ گاہ میں پانی پلا رہے تھے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ساری چیزیں بچوں کی تربیت اور ان کی پرورش کے لئے بہت ضروری ہیں۔

سویڈن کے ایک پولیس افسر آئے ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ جو پیغام دے رہے ہیں اس کا میں نے عملی مشاہدہ بھی دیکھا ہے۔ کاش کہ یہ پیغام دنیا کے تمام ممالک تک پہنچ جائے۔ یہ پولیس آفیسر ہیں۔ کہتے ہیں اگر یہ پیغام سویڈن میں بھی پہنچ جائے تو مَیں اپنی نوکری سے استعفیٰ دے دوں کیونکہ پولیس کی ضرورت ہی نہیں رہے گی اور اگر ہمارا معاشرہ پرامن اور ایک دوسرے سے محبت کرنے والا ہو جائے گا تو جو پیسے پولیس والوں کی تنخواہ میں دیتے ہیں وہی غریبوں بوڑھوں کی ضروریات پوری کرنے کے کام آئیں گے۔

پس یہ چیزیں ہر احمدی کو جہاں شکرگزار بناتی ہیں وہاں جن میں چھوٹی موٹی کمزوریاں ہیں ان کو ان کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔

سوئٹزرلینڈ سے پریس اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے مہمان برانسولاو بیلی صاحب (Branislav Beli) شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے آخری دن شامل ہوا۔ میں دنیا کے مختلف events میں شامل ہوتا رہتا ہوں لیکن اس طرح کا event پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ ایک عجیب نظارہ تھا۔ جب لوگوں کو رکنے کا کہا جاتا تو خاموشی سے رک جاتے اور جب ان کو مڑنے کو کہتے تو اسی طرف وہ مڑ جاتے۔ کسی نے اس بات پر غصے کا اظہار نہیں کیا کہ کیوں ان کو روکا جا رہا ہے۔ مجھے نظر نہیں آیا کہ کوئی کارکن یا کوئی بھی جلسے میں شامل ہونے والا غصے سے بات کر رہا ہے۔ میں نے کافی ملک دیکھے ہیں مگر اس طرح کا پرسکون اور اعلیٰ نظام کہیں نہیں دیکھا۔

ایک غیر احمدی سوئس غیر مسلم مائیکل شیرن برگ (Michael Scharrenberg) شامل ہوئے۔ سوئٹزرلینڈ کے ہی ہیں وہ کہتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر عالمی بیعت کا نظارہ تھا کہ کس طرح لوگ اپنے عقیدے اور خلیفہ کے ساتھ وابستگی کا اظہار کر رہے ہیں۔

ایک نو احمدی دوست مائیٹا کیلاف واسرو ہیں۔ مائیکرونیشیا سے آئے ہوئے تھے اور یہ وہاں گیارہ سال تک میئر بھی رہے ہیں۔ کہتے ہیں یہ سارا کچھ دیکھنے کے بعد اب میں مصمّم ارادہ لے کر جا رہا ہوں کہ اپنے خاندان اور کوسرائے (جواُن کا شہر ہے) کے لوگوں کے اسلام کے بارے میں غلط تاثرات کو ختم کرنے کی کوشش کروں گا۔ پس جلسہ تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔

جمیکا سے ایک جرنلسٹ آئی ہوئی تھیں۔ ان کے ساتھ ایک کیمرہ مین بھی تھا۔ کہتی ہیں کیمرہ مین شروع میں کسی مسلمان مجمع میں شامل ہونے سے ہچکچا رہا تھا لیکن انہوں نے جب دیکھا کہ ہر ایک ان کے ساتھ محبت سے پیش آ رہا ہے اور ان کا خیال رکھا جا رہا ہے تو پوچھنے لگے کہ کیا ان لوگوں کے دلوں میں واقعی ہمارے لئے پیار ہے یا یہ صرف دکھاوا کر رہے ہیں؟ اس پر ہمارے مبلغ نے انہیں جواب دیا کہ اخوت اور بھائی چارہ اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ آپ سارا جلسہ گزاریں آپ کو خود ہی پتا چل جائے گا کہ لوگ دکھاوا کر رہے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ جب جلسہ ختم ہوا تو یہ کیمرہ مین کہنے لگے کہ کوئی شک نہیں کہ جس محبت اور اخوت اور ایک دوسرے کے لئے محبت کا جلسے پر مظاہرہ ہو رہا تھا وہ محض دکھاوا نہیں تھا بلکہ ایک حقیقت تھی۔ پھر جرنلسٹ جو تھیں انہوں نے میرا انٹرویو بھی لیا تھا۔ کہتی تھیں وہاں جا کے میں لکھوں گی یا ڈاکومنٹری بناؤں گی۔ تو اس سے مزید تبلیغ کے راستے کھلتے ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں وعدہ کرتی ہوں کہ جماعت احمدیہ کی ان تعلیمات کو جمیکا میں پھیلانے کے لئے سخت محنت کروں گی۔ اب یہ عیسائی ہیں اور ہماری تبلیغ کا ذریعہ بن رہی ہیں۔

پانامہ سے ایک دوست رونالڈو کوچز صاحب آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں اس طرح کی پرامن فضا کی مثال آج کے دور میں ملنا ممکن نہیں۔ ہمارے ملک میں بھی کثیر تعداد میں مسلمان رہتے ہیں لیکن لوگ ان کے بارے میں اچھا تاثر نہیں رکھتے بلکہ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ مجھے بھی جب مسلمانوں کے جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت ملی تو مجھے لگا یہ لوگ بھی پانامہ کے مسلمانوں کی طرح ہی ہوں گے لیکن جب میں یہاں پہنچا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ میں نے یہاں محبت، پیار اور امن کی ایسی فضا دیکھی جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کہتے ہیں آج کے بعد اگر کوئی شخص اسلام کے بارے میں غلط نظریہ پیش کرے گا تو میں اس کا بھرپور دفاع کروں گا کہ سارے مسلمان ایک جیسے نہیں ہوتے۔

قازخستان سے تاناشیوا ماصاحبہ ہیں۔ سٹیٹ یونیورسٹی کی پروفیسر ہیں اور نیویارک کی اکیڈمی کی ممبر بھی ہیں۔ سن 2000ء میں ان کو لیڈی آف ورلڈ کے طور پر منتخب کیا گیا تھا۔ اپنے تاثرات میں بیان کرتی ہیں کہ اپنی 75 سالہ زندگی میں دنیا کی بہت سی جگہیں دیکھ چکی ہوں لیکن انسانیت سے محبت اور انسانیت کی حقیقی معنوں میں مدد کرنا میں نے صرف یہاں ہی دیکھا ہے۔ بہت شاندار منظر تھا کہ سب کی موجودگی میں مختلف فیلڈز کے طلباء نے کارکردگی کی بنا پر میڈل حاصل کئے۔ یہ بات اور یہ اعزاز ہمیشہ ان کے دلوں میں پختہ رہے گا اور ان کو مستقبل میں بھی اپنی زندگی کو اسی اصول کے مطابق ڈھالنے میں ممد و معاون ہو گا۔ کہتی ہیں میں بھی اس جلسے کی بدولت اپنے اندر ایک روحانی تازگی اور قوت محسوس کرتی ہوں۔

ایک طالبہ گوئٹے مالا سے آئی تھیں۔ کہتی ہیں جلسے میں شامل ہونا میرے لئے انتہائی خوش کن تجربہ تھا۔ اس جلسے کے روحانی ماحول نے میری آئندہ زندگی کو سنوارنے کی طرف رہنمائی کی ہے۔

کروشیا سے اٹھائیس افراد کا وفد آیا ہوا تھا اور کروشین قومی اسمبلی کے ممبر پارلیمنٹ پانڈک درازن صاحب بھی اس میں شامل تھے۔ کہتے ہیں میرا کسی بھی مسلمان تنظیم کے اجتماع میں شرکت کا پہلا موقع تھا اور کافی متاثر تھے۔ آخری تقریر بھی انہوں نے سنی۔ کہتے ہیں اگر ان نصیحتوں پر عمل کریں تو دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

سیرالیون کے نیشنل ٹی وی SLBC کے جرنلسٹ بھی شامل ہوئے۔ یہ کہتے ہیں آپ نے جلسے میں مجھے دعوت دے کر بڑا احسان کیا اور کہتے ہیں جلسے کے دوران ہی میں نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ چنانچہ موصوف نے عالمی بیعت کے دن بیعت بھی کر لی۔

پال سینگر ڈیوس (Paul Sanger Davies) جو برٹش رائل ایئر فورس میں گروپ کیپٹن ہیں، کہتے ہیں میں لازماً اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اب تک میں نے سینکڑوں ایسے پروگرام دیکھے ہیں لیکن ایسا منظّم پروگرام کبھی نہیں دیکھا۔ خاص کر ایسے امور پر بات چیت کر کے بہت اچھا لگا کہ ہم آجکل بہت سے خطرات میں گھرے ہوئے ہیں اور ان خطرات سے نکلنے کا کیا حل ہے اور اس حوالے سے بہت سی اچھی باتیں سننے کو ملیں۔

آئیوری کوسٹ سے دو ممبر پارلیمنٹ آئے ہوئے تھے۔ کوآکو کوآ کوواترا (Kouakou Kouakou Ouattara) صاحب ان میں سے ایک تھے۔ کہتے ہیں یہ میری زندگی کے اہم لمحات میں سے ہے۔ میں کئی سالوں سے احمدی ہوں مگر اس طرح کا روحانی ماحول پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ میں احمدی

تو پہلے سے ہی تھا مگر جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر میرا ایمان اور بھی مضبوط ہو گیا ہے۔

برٹش سوسائٹی آف دی ٹیورن شراؤڈ نیوز لیٹر کے ایڈیٹر Hugh Farey صاحب تھے۔ یہ بھی ٹیورن شراؤڈ (Turin Shroud) کے ماہرین میں سے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے آج تک جتنے فورمز پر کفن مسیح کے حوالے سے بات چیت کی ہے ان میں سب سے زیادہ بہترین فورم یہ تھا۔ کہتے ہیں یہ تین دن علمی لحاظ سے میرے لئے غیر معمولی تھے۔ نہ صرف شراؤڈ کے بارے میں بلکہ احمدیہ جماعت کے بارے میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملا ہے۔ میرا اس بارے علم نہ ہونے کے برابر تھا۔ اس سے میرے لئے تحقیق کی نئی راہیں کھلی ہیں۔ اور ٹیورن شراؤڈ پر تحقیق کرنے والی بعض دوسری شخصیات بھی تھیں وہ بھی شامل ہوئیں۔ ان میں ایک صاحب بیری شارٹس (Barrie Schwortz) ہیں جو کہ ٹیورن شراؤڈ کے حوالے سے دنیا بھر میں سب سے زیادہ مستند سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی تقریر تو آپ لوگ سن چکے ہیں۔ بہت ساری باتوں کے علاوہ جو ایک خاص بات تھی وہ کہتے ہیں کہ میرا یہاں آنے کا مقصد آپ لوگوں کو شراؤڈ آف ٹیورن کے بارے میں آگاہی دینا تھا۔ لیکن مجھے یہ تسلیم کرنا پڑ رہا ہے کہ جس قدر میں آپ کو اس حوالے سے علم دے سکتا ہوں ان چند دنوں میں اس سے کئی گنا میں نے آپ لوگوں سے علم سیکھا ہے۔

پریس اور میڈیا کی میں نے بات کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پریس میڈیا کے ذریعہ سے جلسے کا بہت وسیع پیمانے پر تعارف ہوا ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح پیغام پہنچایا۔ جلسہ کی خبر اور ویڈیو کلپس (video clips) ٹیلیویژن اور آن لائن ویڈیو کے سات مختلف پروگرامز کے ذریعہ کل تین اعشاریہ تین ملین افراد تک خبر پہنچی ہے۔ ریڈیو کے 34 پروگرامز کے ذریعہ 2.79 ملین افراد تک پیغام پہنچے۔ پرنٹ اور آن لائن میڈیا کے چودہ مختلف فورمز کے ذریعہ 7.7 ملین افراد تک پیغام پہنچا اور سوشل میڈیا میں گیارہ سو چھیانوے ملین کے ذریعہ جلسے کا پیغام پانچ ملین افراد تک پہنچا۔ اس طرح مندرجہ بالا فورمز کے ذریعہ کل 18.79 ملین افراد تک جلسے کی کارروائی اور خبر اور پیغام اور تصاویر اور ویڈیو کلپس پہنچے اور افریقہ کے علاوہ ایسے ممالک جہاں جلسے کے حوالے سے میڈیا کو کوریج ملی ہے ان میں برطانیہ، سکاٹ لینڈ، ویلز، آئرلینڈ، یو ایس اے، کینیڈا، پاکستان، انڈیا، فرانس، جمیکا، بولیویا، یونان اور بیلیز شامل ہیں۔

سب سے اہم چینلز میں بی بی سی نیوز 24 شامل ہے جس پر جلسے کی خبر تین مرتبہ نشر ہوئی۔ یہ بھی پہلی دفعہ ہی ہوا ہے۔ ابتدائی طور پر اس چینل پر ایک مرتبہ خبر نشر کرنے کی اجازت دی گئی تھی تاہم بعد میں مزید خبر نشر کرنے کی اجازت دی گئی۔

انٹرنیشنل نیوز ایجنسی فرانس اے ایف پی نے بھی جلسے کی خبر نشر کی۔ AFP نے ویڈیو رپورٹ بھی جاری کی جو کہ بعد ازاں یو ایس اے، یوکے اور انڈیا میں درجنوں خبروں کی ویب سائٹس پر نشر کی گئی۔ ان میں Yahoo News، MBC News، MSN News شامل ہیں۔

پھر ریڈیو کوریج، 34 ریڈیو انٹرویوز بی بی سی کے تین نیشنل ریڈیو سٹیشنز، 24 ریجنل ریڈیو سٹیشنز اور دو لوکل ریڈیو سٹیشنز پر نشر ہوئے۔ ان میں BBC Radio 4 بھی شامل ہے جو کہ برطانیہ کا سب سے زیادہ سنا جانے والا ریڈیو سٹیشن ہے۔ اس پر 20 منٹ کا طویل انٹرویو نشر کیا گیا۔ اس کے علاوہ بی بی سی ریڈیو سکاٹ لینڈ (BBC Scotland) اور بی بی سی ریڈیو ایشین نیٹ ورک (BBC Radio Asian Network) شامل ہیں۔ بی بی سی ریڈیو سٹیشن نیٹ ورک پر ایک گھنٹے سے زائد دورانیے کا انٹرویو شائع کیا گیا۔ 34 ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ کُل 2.79 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ ان میں سے کم از کم دو انٹرویوز کا جو آغاز تھا وہ بی بی سی کی ایک جرنلسٹ کیرولائن وائٹ (Caroline Wyatt) تھیں۔ انہوں نے میرے سے انٹرویو لیا تھا اس کو انہوں نے نشر کیا جس پر اب یہاں کی مسلمان تنظیموں کے فورم پر بہت شور پڑا ہے کہ ہمیں اکٹھا ہو جانا چاہئے۔ یہ مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کر رہا ہم اکٹھے ہو کر مسلمانوں کی نمائندگی کریں گے۔

دو ایشین اور کیتھولک ہیرالڈ (Catholic Herald) نے خبر اور آرٹیکل چھاپے۔ ہفنگٹن پوسٹ (Huffington Post) نے بھی دو آرٹیکل شائع کئے۔ اسی طرح اور بہت سے ہیں۔ سوشل میڈیا، ٹوئٹر وغیرہ کے ذریعہ یہ پیغام پہنچتا رہا۔ یہ جو ہے مرکزی رپورٹ ہے۔ اس کے علاوہ یوکے کے پریس میڈیا کے ذریعہ سے میرا خیال ہے دو تین ملین تک تو ضرور پیغام پہنچا ہوگا۔

افریقن ممالک میں ملکی ٹی وی جلسہ سالانہ کی لائیو کوریج دیتے رہے جن میں گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، یوگنڈا اور کونگو کنشاسا شامل ہیں۔ حدیقۃ المہدی سے براہ راست لائیو نشریات کیں۔ گھانا کے ایک دوست نانا اوسئی آکوٹو (Nana Osei Akoto) صاحب نے فون کر کے بتایا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں لیکن آپ کے جلسہ کی لائیو نشریات دیکھ کر مجھ پر جذباتی کیفیت طاری ہے۔ میرے لئے آنسو روکنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ سب سے آگے ہے۔ میری دعا ہے کہ میں آپ کی جماعت کا مبلغ بن کر جماعت احمدیہ کا پیغام پھیلاؤں۔

تمالے گھانا سے ایک خاتون ہُما دا اداٹو (Humada Idatu) صاحبہ نے کہا کہ میں نے گھانا ٹی وی کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا جلسہ دیکھا ہے اور یہ جلسہ دیکھ کر میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ میں مسلمان تو ہوں لیکن جلسہ سالانہ کی نشریات دیکھ کر میں احمدی مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔

یوگنڈا سے ایک دوست نے فون کر کے بتایا کہ میں نے جلسہ کی نشریات ٹی وی پر دیکھی ہیں۔ میں آپ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ موصوف مشن ہاؤس آئے اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

گھانا سے ایک کالر نے فون کر کے کہا کہ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی حقیقی نمائندگی کر رہی ہے۔ میں اسلام کے متعلق کوئی بات نہیں سنتا تھا کیونکہ مسلمان اسلام کے نام پر ظلم کر رہے ہیں۔ لیکن آپ لوگ جس اسلامی تعلیم کو پیش کر رہے ہیں وہ سن کر میرا ذہن تبدیل ہو گیا ہے۔

ایک احمدی خاتون نے گھانا سے لکھا کہ آج اپنے کمرے میں بیٹھ کر ٹی وی پر جلسہ سالانہ کی نشریات دیکھ رہی ہوں اور مجھے لگ رہا ہے جیسے میں بھی جلسے میں شامل ہوں۔ میرا دل خوشی سے بھرا ہوا ہے اور آنکھیں آنسوؤں سے تر ہیں۔

سیرالیون میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون کے نیشنل ٹی وی SLBC پر جلسہ سالانہ کی 36 گھنٹے لائیو نشریات دکھائی گئیں۔ سیرالیون سے بہت سے لوگوں نے فری ٹیلیفون لائن پر بات کر کے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ایک صاحب جبرائیل صاحب کہتے ہیں میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن کی کوششوں سے آج ہم یہ جلسہ دیکھ رہے ہیں۔ ہمیں ایسا لگ رہا ہے جیسے خلیفہ کے ساتھ یوکے میں بیٹھے ہیں۔ یہ احمدی ہیں اور اپنے گھر میں بیٹھے جلسے کی برکات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

کونگو کنشاسا میں بھی چار بڑے بڑے شہروں میں جلسے کی نشریات دکھائی گئیں۔ ان شہروں میں سے دو میں میرا آخری خطاب نشر کیا گیا جبکہ دو شہروں میں جلسے کی تمام کارروائی لائیو نشر کی گئی۔ جب آخری خطاب ہو رہا تھا تو کنشاسا میں ہم نے ان سے دو گھنٹے کا وقت لیا تھا۔ جب دو گھنٹے ختم ہو گئے تو ابھی میرا خطاب جاری تھا اور ختم نہیں ہوا تھا۔ اس پر ٹیلیویژن کے عملے سے درخواست کی گئی کہ کچھ مزید وقت دے دیں تا کہ خطاب مکمل نشر ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پروگرام تو پہلے سے ہی شیڈیول ہوتے ہیں اور اس طرح وقت نہیں بڑھایا جا سکتا لیکن چونکہ آپ کے خلیفہ کی تقریر جاری ہے اور اس تقریر کا ہم پر اس قدر اثر ہے کہ ہم آپ کو مزید وقت دے رہے ہیں اس طرح مکمل خطاب کی کوریج دکھائی گئی اور اس کا اچھا فیڈ بیک (Feed back) بھی آنا شروع ہو گیا۔

ایک شخص نے فون کر کے بتایا کہ میں مسلمان ہوں لیکن آج تک میں نے ایسی باتیں کسی کے منہ سے نہیں سنیں میں فوراً جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

اور کونگو کے ایک شہر بکانگو میں جی کے وی (GKV) ٹی وی پر جلسہ نشر کیا گیا۔ اس ٹی وی کے سربراہ ہوزے (Jose) صاحب نے کہا کہ میں اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسلام کا جو تصور میرے ذہن میں تھا وہ یکسر تبدیل ہو گیا اور مجھے خلیفۃ المسیح کے خطابات سن کر معلوم ہوا کہ اسلام ایک بہت ہی خوبصورت اور دل کو موہ لینے والا مذہب ہے۔ کہتے ہیں کہ اکثر گھروں میں ایم ٹی اے کے پروگرام اور خاص طور پہ آخری خطاب چلنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

ایک دوست نے کہا کہ ٹی وی پر آپ کا جلسہ دیکھا اور بہت خوشی ہوئی کہ دنیا میں ایک ایسا وجود بھی ہے جو اتنی پیاری تعلیمات دے رہا ہے۔

افریقن ممالک میں ریڈیوز پر جلسہ سالانہ کی جو کوریج ہوئی ہے۔ اس میں مالی میں جماعت کے پندرہ ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ سے جلسہ سالانہ کی تینوں دن کی کارروائی لائیو نشر ہوئی۔ اس طرح وہاں قریباً دس ملین لوگوں نے جلسہ سالانہ یوکے کی لائیو کارروائی اپنی زبانوں میں سنی۔

اسی طرح برکینا فاسو میں چار ریڈیو سٹیشنز پر جلسہ سالانہ کی تین دن کی مکمل کارروائی نشر ہوئی۔ اس کو بھی بڑا وسیع سننے والے ہیں۔

اسی طرح سیرالیون میں کارروائی نشر ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ جلسے کا یہ پیغام ملینز لوگوں تک مختلف براعظموں میں پہنچا۔

اللہ کے فضل سے پریس میڈیا ٹیم نے بھی بڑا اچھا کام کیا اور ایم ٹی اے نے بھی اس کے لئے بہت کام کیا۔ خاص طور پر وہ جو افریقہ کے انچارج بنائے گئے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں بہت کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسے کے ذریعہ جماعت کا بہت وسیع تعارف ہوا ہے اور ان میں جیسا کہ میں نے کہا ایم ٹی اے کے بھی اور پریس سیکشن کے بھی بہت سے کام کرنے والے شامل ہیں۔ اور پریس سیکشن میں بھی کام کرنے والے یوکے کے ہی نوجوان ہیں جو کام کر رہے ہیں اور اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صلاحیتوں کو مزید بڑھائے اور اجاگر کرے۔

بعض انتظامی باتیں بھی ہیں جو انتظامیہ اور مہمانوں کے لئے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مثلاً ایک شکایت میرے سامنے یہ آئی کہ مین مارکی میں بیٹھنے کے لئے کرسیاں کم تھیں اور بیماروں اور معذوروں کو نہیں ملیں اور بظاہر چھوٹی عمر کے اور نوجوان بیٹھے ہوئے تھے اور عذر یہ پیش کیا گیا کہ ان کو کیونکہ کارڈ ایشو ہو چکے ہیں اس لئے ہم ان کو اٹھا بھی نہیں سکتے۔ ایک تو کارڈ کرسیوں کے مطابق ہونے چاہئیں یا پھر جگہ بڑھائیں یا اگر وہاں جگہ نہیں ہوتی تو معذوروں اور بیماروں کے لئے، ایک علیحدہ مارکی کرسیوں کے لئے ساتھ لگائی جا سکتی ہے اس طرف بھی اگلے سال غور کرنا چاہئے۔ اور دوسرا یہ بھی ہے کہ ٹی وی سکرین ایک کم ہے، ایک سے زیادہ ہونی چاہئیں۔

عمومی طور پر تو غسل خانوں کا ٹوائلٹس کا انتظام صحیح رہا ہے لیکن بعض دفعہ شکایات آتی تھیں کہ پانی اور ٹشو پیپر وغیرہ کی کمی تھی۔

بازار میں جانے والے پاکستانی مہمانوں کی بھی غیر پاکستانیوں نے شکایت کی ہے کہ وہاں بعض دفعہ اگر کوئی چیز خریدنی ہو اور لائن میں لگنا پڑے تو پاکستانی صبر کا مظاہرہ نہیں کر رہے تھے، اور دھکم پیل کرتے تھے۔ ان کو اپنے نمونے دکھانے چاہئیں کیونکہ جلسے کا مقصد تو یہ ہے ہی نہیں۔ پہلے دن بھی میں نے کہا تھا کہ صبر اور برداشت کریں اور دوسرے کا حق زیادہ دینے کی کوشش کریں۔

ٹرانسپورٹ کے انتظام کی عموماً اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تعریف کی گئی ہے۔ اس سال بعض کارکنوں نے بعض مہمانوں کی شکایت کی ہے۔ چاہے وہ چند ایک یا ایک آدھ ہی تھا لیکن غلط اثر ڈالنے والا تھا۔ کارکنوں تک ہی رہا تو ٹھیک ہے۔ شکر ہے ایسے مہمانوں تک نہیں پہنچا جو ہمیں دیکھ رہے تھے۔ کارکنان کی بات ماننا ہر آئے ہوئے مہمان کا فرض ہے چاہے وہ کوئی ہو، کسی عہدیدار کا قریبی ہے یا کوئی بڑا ہے۔ کسی خاندان کا ہے چاہے میرا رشتہ دار بھی ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ بات مانیں اور ماحول کو اچھا بنائیں، بعضوں نے غلط رویّے دکھائے جو صحیح نہیں ہیں۔ اسی طرح وہ نوجوان جو ڈیوٹی پر تھے اور اس بات پر زیادہ جذباتی ہو گئے کہ اگر یہ ہماری بات نہیں مانتے تو ہم ڈیوٹی نہیں دیتے یہ بھی غلط سوچ ہے۔ ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مختلف طبائع ہوتی ہیں۔ اس لئے کارکنوں کو بھی صبر اور حوصلہ دکھانا چاہئے اور اگر کوئی غلط چیز دیکھیں تو اپنے بالا افسر کو شکایت کریں پھر وہ آپ ہی سنبھال لیں گے۔ بہرحال عمومی طور پر جلسہ سالانہ بہت سے فضلوں کو لانے والا بنا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو، ہر اس شخص کو جس نے شمولیت کر کے یا ٹی وی کے ذریعہ سے اسے دیکھا اور سنا اپنے اندر تبدیلی لانے والا بنائے اور جو میڈیا کے ذریعہ سے اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کو پہنچا ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کو عقل اور سمجھ دے کہ وہ اس کو بھی بہتر طور پر سمجھ سکیں اور اس حقیقی پیغام کو قبول کریں۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو سیدہ فریدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا رفیق احمد صاحب کا ہے۔ آپ مکرم سید جلیل شاہ صاحب کی بیٹی تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں۔ حضرت میر حامد شاہ صاحب کی پوتی اور میر حسام الدین صاحب کی پڑپوتی تھیں۔ تین دن پہلے ان کی وفات ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ حضرت سید حبیب اللہ شاہ صاحب کی نواسی تھیں اور حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کی پڑنواسی۔ یعنی حضرت اُمّ طاہر کی بھتیجی کی بیٹی تھیں۔ میر حسام الدین شاہ صاحب کی پڑپوتی تھیں۔ میر حسام الدین شاہ صاحب وہ ہیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص تعلق تھا اور جب شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد نے آپ کو سیالکوٹ بھیجا ہے تو انہی کے گھر میں رہے تھے۔ اور حضرت مصلح موعود نے بھی ذکر کیا کہ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک خاص تعلق تھا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد سوم صفحہ 327-326)

اسی طرح سید حبیب اللہ شاہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ماموں تھے۔ یہ فریدہ بیگم صاحبہ ان کی بیٹی کی بیٹی تھیں۔ جب فریدہ بیگم کی والدہ رضیہ بیگم صاحبہ کا نکاح ہوا ہے تو حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا کہ اس خاندان کے خاص تعلق کی وجہ سے مَیں بیماری کے باوجود نکاح پڑھانے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔ اور اسی طرح لڑکی کی طرف سے ولی بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بنے تھے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد سوم صفحہ 326و328)

اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی بہو نے لکھا ہے کہ خاص طور پر دینی لحاظ سے بھی آخری عمر میں تو انہوں نے بہت زیادہ مطالعہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب پڑھیں بلکہ تین دفعہ پڑھیں۔ ملفوظات پڑھی۔ تفسیر کبیر مکمل کی۔ خطبات باقاعدگی سے سننے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ ان کا ایک پوتا جامعہ احمدیہ ربوہ میں اور ایک نواسہ ان کا جامعہ احمدیہ کینیڈا میں پڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی صحیح رنگ میں جماعت کا خادم بنائے۔

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں ......از صفحہ نمبر 15

ذیل مہمان شامل ہوئے:

☆...... جامعۃ الازہر مصر کے سات شیوخ جو بینن میں رہائش پذیر ہیں اور بینن میں قائم کی جانے والی جامعۃ الازہر کی برانچ میں پروفیسر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

☆......کوتونو سے چار آئمہ اور چار لبنانی گاڑیوں کے تاجر اور ایک مصری ڈینٹسٹ ڈاکٹر شامل ہوئے۔

مذکورہ شیوخ کو جب دعوت دی گئی تو انہوں نے کہا کہ وہ پہلے بینن میں موجود اپنے سفیر سے اجازت حاصل کریں گے۔ اجازت ملنے کے بعد انہوں نے پیغام بھجوایا کہ وہ مناظرہ یا مباحثہ نہیں کریں گے۔ اس پر خاکسار نے انہیں تسلی دی کہ صرف ایک دوستانہ ملاقات ہو گی اور ہم اکٹھے کھانا کھائیں گے۔ اس پر انہوں نے ہماری دعوت کو قبول کر لیا۔

پروگرام کا آغاز 12 بجے ہوا۔ یہ پروگرام عربی زبان میں تھا۔ تمام مہمانوں نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔ اس کے بعد امیر جماعت کبابیر مکرم محمد شریف عودہ صاحب نے اُمّت مسلمہ کے احوال پر بات کی اور پھر جماعت سے متعلق بات شروع ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر مکرم محمد حاتم حلمی الشافعی صاحب نے تفصیلاً بات کی اور قرآنِ کریم سے حوالے دیئے۔

پروگرام کے بعد تمام مہمان مکرم امیر صاحب کبابیر اور مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ مصر سے بڑے احترام کے ساتھ ملے اور ان کے اندازِ بیان اور اندازِ تبلیغ سے بہت متأثر ہوئے۔

آخر پر تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور گروپ فوٹو لی گئی۔ اس پروگرام کی کل حاضری 29 تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان لوگوں کو حقیقی اسلام کو سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین

....

﴿ناروے﴾

مجلس انصاراللہ ناروے کے 29ویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مکرم رائے عبدالقدیر صاحب صدر مجلس انصاراللہ ناروے اور مکرم رانا نعیم احمد خاں صاحب قائد عمومی کی طرف سے مجلس انصاراللہ ناروے کے 29ویں سالانہ اجتماع کے بارہ میں رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ امسال مجلس انصار اللہ ناروے کو 24 اور 25 مئی 2015ء کو بمقام مسجد بیت النصر اوسلو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

افتتاحی اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مبلغ سلسلہ نے 'تقویٰ' کے موضوع پر افتتاحی تقریر کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ جمعہ 22 مئی 2015ء کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے روحانی خزائن کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے مجلس انصاراللہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کی اور کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مجلس انصاراللہ کے قیام کے وقت چار باتوں کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی تھی۔ نماز باجماعت کی پابندی، ناخواندہ افراد کی تعلیم، دعوت الیٰ اللہ اور تربیتِ اولاد۔ صدر صاحب مجلس نے ناروے میں مجلس انصاراللہ کی تاریخ کا بھی مختصر ذکر کیا۔

دونوں دنوں میں 8 ورزشی مقابلہ جات اور 8 علمی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں 12 مجالس کے 50 انصار نے حصہ لیا۔

دوسرے روز اختتامی اجلاس میں مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر جماعت ناروے نے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ اور اختتامی تقریر میں انصار کو اپنا نیک نمونہ قائم کرنے، تقویٰ بڑھانے، اولاد کی دینی تعلیم و تربیت، قرآن کریم کی تعلیم و تدریس، نمازوں کے قیام، مالی قربانی اور بالخصوص نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔

تقریر کے بعد امیر صاحب نے دعا کروائی اور اس طرح اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کُل 130 انصار نے اجتماع میں شمولیت اختیار کی۔

....

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

بقیہ: رپورٹ دورۂ جرمنی از صفحہ 4

احمدیہ سب کچھ اعلانیہ کرتی ہے اور اپنا یہ پروگرام بھی خفیہ طور پر نہیں کر رہی بلکہ سب کے ساتھ مل کر یہ پروگرام منعقد کر رہی ہے۔ مَیں جماعت کی دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میئر نے کہا کہ یہاں بھی ہمسایوں کی طرف سے تحفظات کا اظہار ہونا شروع ہوگیا تھا جب ان کو معلوم ہوا کہ یہاں مسجد کے لئے جگہ حاصل کی جارہی ہے۔ لیکن اس کے لئے جماعت کی طرف سے بہت سی معلوماتی نشستیں منعقد کی گئیں اور ان کے ذریعہ لوگوں کے شبہات دُور کئے گئے اور ان کا خوف جاتا رہا اور اسلام کی جو غلط تصویر تھی وہ درست ہوگئی اور نفرتیں محبتوں میں بدل گئیں۔ جماعت مسجد بنا کر لوگوں کا خوف دُور کر رہی ہے۔ موصوف نے کہا کہ آخر پر ایک بار پھر سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس کے بعد ایک بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یہاں جماعت احمدیہ کو مسجد کی بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ امیر صاحب نے اپنے تعارفی خطاب میں ایک بات یہ بھی کہی کہ بڑا خوبصورت علاقہ ہے اور یقیناً یہ بات ان کی صحیح ہے، کیونکہ رستے میں آتے ہوئے بھی اور یہاں بھی، جتنا علاقہ مَیں نے دیکھا ہے، راستے میں ایک ہوٹل میں رکے تھے اس کے پانچویں فلور سے میں نے نظارہ کیا تھا، تو یہ بہت خوبصورت علاقہ ہے۔ اور علاقہ کی خوبصورتی اُس وقت اور بھی نکھرتی ہے جب اُس علاقہ میں رہنے والے لوگ بھی خوبصورت ہوں۔ اور انسانوں کی خوبصورتی صرف شکلوں کی خوبصورتی نہیں ہوتی بلکہ ان کے کردار کی خوبصورتی ہوتی ہے۔ اور یہ بات عموماً اس قوم میں پائی جاتی ہے کہ یہ اعلیٰ کردار کے لوگ ہیں اور یقیناً یہاں جب قدرت نے انہیں خوبصورتی دی تو اس کے ساتھ ان کے کردار کی خوبصورتی نے اس علاقہ کو اور بھی خوبصورت بنادیا اور آپ لوگوں کو خوبصورت بنادیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: خوبصورتی میں اضافہ بعض دفعہ انسان اپنی کوشش سے بھی کرتا رہتا ہے اور عمارات بھی علاقہ کو خوبصورت بناتی ہیں۔ امیر صاحب نے کہا کہ امید ہے کہ یہاں ایک خوبصورت مسجد بنے گی۔ خوبصورت مسجد کی بات ہوئی تو یہ بھی بتادوں کہ عمارت کی خوبصورتی ایک ظاہری حسن تو ہے، اور اس سے کئی گنا بڑھ کر حسن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی قدرت کے نظاروں میں دیا ہوا ہے۔ اس لئے ایک انسانی کوشش سے ایک خوبصورت عمارت بنانا کوئی بہت اعلیٰ بات نہیں ہے۔ کسی بھی عبادتگاہ کا اصل حسن اُن لوگوں سے ہوتا ہے جو اُس عبادتگاہ کو بناتے ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ممبران جو اس مسجد کو بنانے والے ہیں وہ اس عمارت کی خوبصورتی کو اپنے کردار کے حسن سے بھی نکھاریں گے تاکہ جو خوبصورت کردار یہاں کے لوگوں کا ہے اس میں مزید اضافہ کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پھر مساجد کا حسن عبادت کا حق ادا کرنے سے ہوتا ہے۔ مساجد تو بنائی ہی اس لئے جاتی ہیں کہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور خدا کی عبادت کی جائے۔ پس اصل حُسن اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جب وہ لوگ عبادت کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ اور جس خدا نے پیدا کیا ہے اس کا شکر ادا کرنے والے ہوں۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی جو انسانیت ہے، جو اللہ کی مخلوق ہے، اس کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ صرف عبادت کا حق ادا کرنے سے مسجد کا مقصد پورا نہیں ہوتا جب تک کہ انسانی قدروں کا بھی اعلیٰ درجہ تک خیال نہ رکھا جائے۔ اور میرے مذہب میں انسانی قدریں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کے بغیر مذہب نامکمل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: مجھے تو خوشی ہوگی کہ اس مسجد کی خوبصورتی میں یہاں آنے والے احمدی اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے ہوں اور مخلوق کا حق ادا کرکے اسے خوبصورت بنائیں۔ اور جب یہ خوبصورتی ہوگی تو پھر بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے جس کا ہمارے نیشنل امیر صاحب نے ذکر کیا، بعض جگہ تھوڑی بہت مخالفت بھی ہوئی، وہ خود بخود مسجد بننے کے ساتھ ختم ہوجائے گی۔ اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: بہرحال میں ان تمام مددگاروں کا، ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جن میں میئر صاحب بھی شامل ہیں، ان کی کونسل بھی شامل ہے، یہاں کے لوگ بھی شامل ہیں کہ جنہوں نے اس مسجد کو بنانے کی اجازت لینے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ یہ بھی میری دعا ہے کہ ان لوگوں کی طرف سے جس اعلیٰ ظرف کا مظاہرہ کیا گیا ہے یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے اور جماعت احمدیہ کے ممبران اور مقامی لوگوں کے آپس کے تعلقات مزید بڑھتے چلے جائیں۔ جماعت احمدیہ کے ممبران بھی اس شہر کے شہری ہیں اور اس لحاظ سے ان کے بھی وہی فرائض ہیں جو ہر شہر کے شہری اور ہر ملک کے شہری کے ہونے چاہئیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، میری خوشی اسی میں ہوگی کہ اپنا کردار ادا کرے اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کردار ادا کرے گی۔ اور بھرپور کوشش کرے گی کہ یہ جو آپس کے تعلقات ہیں، ان میں اگر بعض لوگوں کے تحفظات ہیں تو وہ تحفظات انشاء اللہ تعالیٰ دور ہوں گے۔ اور تمام مخالفتیں اگر کوئی رہ گئی ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ختم ہوجائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: کمشنر صاحب نے ایک بڑی اچھی بات کی کہ یہاں ہر ایک کو آزادی سے بات کرنے کا حق ہے۔ اور آزادی سے اظہارِ خیال کرنا چاہئے اور یہ اجازت ہر شہری کو ہے۔ یقیناً ہونی چاہئے۔ لیکن ہم ساتھ یہ بھی کہتے ہیں اور میں اس بات کا بھی قائل ہوں کہ اظہار کی آزادی کے ساتھ دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اگر میں کسی دوسرے کے جذبات کا خیال نہیں رکھتا اور صرف اپنی آزادی کا ہی قائل ہوں تو پھر اس آزادی سے بعض دفعہ نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ محبت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آزادی کے ساتھ دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھا جائے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم جماعتِ احمدیہ کے ممبران اس کی ہمیشہ پابندی کریں گے۔ پہلے بھی کرتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔ اور دوسروں سے بھی امید رکھتے ہیں کہ آزادی کو لامحدود نہ کردیں۔ آزادی کی کچھ حدود مقرر کریں اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال بھی رکھیں۔ اسی طرح ایک معاشرے میں امن اور محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ دونوں طرف سے اس کی توفیق دے۔ جس بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے ہوں، مسلمان ہوں، عیسائی ہوں، یہودی ہوں یا کسی بھی مذہب کے ہوں انسانی قدروں کو سامنے رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ایم پی اے صاحب نے بھی بتایا کہ امن کا پیغام بڑی اہمیت رکھتا ہے اور امن کے پیغام والے کو یہاں بہت خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ یہ صرف یہیں کی بات نہیں۔ میرے خیال میں دنیا میں ہر جگہ جہاں عقلمند انسان رہتے ہیں، امن کے پیغام کو، محبت کے پیغام کو خوش آمدید کہا جاتا ہے اور کہا جانا چاہئے۔ تو بہرحال اس حوالہ سے بھی میں شہر کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے برداشت اور امن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہم لوگوں کو، جماعتِ احمدیہ کے ممبران کو، جو امن کا پرچار کرنے والے ہیں، محبت کا پرچار کرنے والے ہیں اپنے شہر میں عبادت کرنے کے لئے جگہ فراہم کرنے کی اجازت مہیا فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پھر ہمسایہ شہر کے میئر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک بات انہوں نے یہ بھی کہی یا جو ترجمہ میں سنی گئی کہ مذہب کی اتنی اہمیت نہیں ہے بلکہ امن اور محبت کی فضا کی زیادہ اہمیت ہے۔ آپس کے جو تعلقات ہیں، ان کی زیادہ اہمیت ہے۔ یقیناً میرے نزدیک تو مذہب کی اہمیت ہے لیکن اس کے ساتھ ہی میں اس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں اور اسی کی میں ہمیشہ جماعت کو تلقین بھی کرتا ہوں اور یہی اسلامی تعلیم بھی ہے کہ انسانی قدریں سب سے زیادہ اہم ہیں۔ پہلے بھی میں نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی مذہب انسانی قدروں کا خیال نہیں رکھتا تو مذہب اپنا مذہب ہونے کا حق بھی ادا نہیں کر رہا اور ایسا مذہب پھر بے فائدہ ہے جو دوسروں کے حقوق ادا نہیں کرواتا۔ پس بعض جگہ بعض دفعہ ایسے مواقع پیدا ہوجاتے ہیں کہ انسانوں کے حقوق ادا کرنا عبادت بن جاتا ہے اور یہی مذہب کی تعلیم ہے، یہی میرے مذہب کی تعلیم ہے کہ عبادت صرف مسجد میں آکر نماز پڑھنا نہیں بلکہ انسانوں کی خدمت کرنا اور ان کے حق ادا کرنا بھی عبادت ہے۔ اور جو حق ادا نہیں کرتے صرف یہ سمجھتے ہیں کہ مسجد میں آگئے اور نمازیں پڑھ لیں تو قرآنِ کریم کہتا ہے کہ ایسے نماز پڑھنے والوں کی عبادتیں قبول نہیں ہوتیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اگر تم دونوں طرح کے حقوق ادا نہیں کروگے، اپنے پیدا کرنے والے کا حق اور ان کی مخلوق کا حق تو پھر تمہاری عبادتیں بے فائدہ ہیں اور تمہارے مذہب کی تعلیم بے فائدہ ہے اور تمہارا اپنے آپ کو کسی مذہب سے منسلک کرنا بے فائدہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پس یہ وہ تعلیم ہے جس کا جماعت احمدیہ دنیا میں ہر جگہ پرچار کرتی ہے اور اسی وجہ سے ہم 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کی بات کرتے ہیں اور یہی چیز ہے جس کے لئے ہم مساجد بھی بناتے ہیں تاکہ مساجد بننے کے بعد جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف مزید بڑھے اور مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ کہ یہ تعارف اس مسجد کے بننے کے بعد مزید بڑھے گا اور جو لوگوں کے دلوں میں معمولی خدشات ہیں وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ دور ہوجائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی جزا دے جنہوں نے مدد کی اور اللہ تعالیٰ ان احمدیوں کو بھی توفیق دے کہ جب یہ مسجد بن جائے تو اس مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہاں کے لوگوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور انسانی قدروں کو ہمیشہ فوقیت دینے والے ہوں۔ تبھی ان کی عبادتیں بھی قبول ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ جزاک اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب دو بجے تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس جگہ تشریف لے گئے جہاں مسجد بیت السلام کا سنگِ بنیاد رکھا جانا تھا۔

سنگ بنیاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ نے مسجد کی بنیاد کی اینٹ رکھی۔ پھر بعدازاں علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور احباب کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

1۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جرمنی
2۔ کاؤنٹی کمشنر Mr Thomas Gemke
3۔ ممبر آف پارلیمنٹ Mr Michael Scheffler
4۔ Hemer شہر کے میئر Mr Machael Esken
5۔ عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر
6۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی
7۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال
8۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری
9۔ مکرم سید سلمان شاہ صاحب ریجنل مبلغ
10۔ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی
11۔ مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی
12۔ مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ صدر مجلس لجنہ اماء اللہ جرمنی
13۔ مکرم ہدایت اللہ شاد صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی
14۔ مکرم چوہدری عظمت علی صاحب ریجنل امیر
15۔ مکرم رؤوف احمد صاحب صدر جماعت ایزالون
16۔ مکرم طاہر محمود صاحب لوکل سیکرٹری مال و سیکرٹری ضیافت
17۔ مکرم عبد المالک صاحب ممبر جماعت ایزالون (مَردوں میں سے سینئر سیٹیزن کے نمائندہ)
18۔ مکرم محمد صادق ناصر صاحب زعیم انصار اللہ ایزالون
19۔ مکرم بشارت محمود صاحب قائد مجلس ایزالون
20۔ مکرمہ شہناز اختر صاحبہ صدر لجنہ ایزالون
21۔ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ ممبر لجنہ جماعت ایزالون (عورتوں میں سے سینئر سٹیزن کی نمائندہ)
22۔ عزیزہ نائلہ محمود صاحبہ، واقفۂ نو
23۔ عزیزم فاران احمد ملک صاحب، واقفِ نو

سنگِ بنیاد کی تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

ریفریشمنٹ کے پروگرام کے بعد لوکل انتظامیہ اور عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں دو بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے واپس ہوٹل تشریف لے آئے اور کچھ دیر وہاں ہوٹل میں قیام فرمایا۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی اسی ہوٹل میں کیا گیا تھا۔

مہمانوں کے تأثرات

مسجد بیت السلام کے سنگِ بنیاد کی تقریب کے موقع پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطاب فرمایا اس کا مہمانوں پر گہرا اثر ہوا اور بعض مہمانوں نے برملا اپنے تاثرات کا اظہار بھی کیا۔

☆......ایک صاحب نے کہا کہ حضورِانور کا وجود بہت positive لگا۔ میں اُن کے وجود سے متاثر ہوں اور آپ ایک امن پسند شخصیت لگتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ سب کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ جو لوگ اسلام سے نفرت کرتے ہیں انہیں یہ بے وقوفانہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے کہ بغیر معلومات حاصل کئے کسی کے بارہ میں کوئی غلط تصور بلکہ نفرت پیدا کرلیں۔

☆......ایک صاحب نے کہا کہ حضورِانور کے وجود سے متاثر ہوا ہوں اور آپ کا وجود بہت مثبت معلوم ہوتا ہے۔ مگر مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ مجھے کبھی اسلام سے کوئی مسئلہ نہیں رہا۔ آپ کا ماٹو 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' بہت اہم پیغام ہے۔

☆......مقامی ہسپتال کے CEO نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضورِانور کا وجود نہایت positive معلوم ہوتا ہے اور آپ سے انسانوں کا قرب ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کی طرف سے پیش کردہ اسلامی تعلیم اُس اسلام کے بالکل برخلاف ہے جو میڈیا میں دکھایا جاتا ہے۔ مُجھے حضورِانور کے خطاب میں سے خاص طور پر یہ دو باتیں اچھی لگیں کہ یہاں کے رہنے والے سب مسلمان اور عیسائی وغیرہ جرمن ہیں اور اُن میں کوئی امتیاز نہیں۔ دوسری بات یہ اچھی لگی کہ جب تک پہلے حصّہ یعنی انسانوں سے تعلق کو صحیح نہیں کروگے تب تک دوسرا حصّہ یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق اور اُس کی عبادت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

☆......ایک اور دوست Muhs Joseph نے کہا کہ حضورِانور کا وجود نہایت امن پسند اور معزز ہے۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کہ آپ اپنے خلیفہ کی عزت بہت زیادہ کرتے ہیں۔ حضورِانور کے خطاب میں یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ یہ علاقہ تو خوبصورت ہے ہی مگر خود خوبصورت انسان بن کر اس علاقہ کو حقیقی طور پر خوبصورت کریں اور علاقہ کے لئے مفید بنیں۔

☆......اسی طرح ایک خاتون Brigitte صاحبہ کہنے لگیں کہ آپ کا وجود کچھ پوپ جیسا یعنی مذہبی رہنما جیسا لگتا ہے۔ آپ کے اندر ایک عجیب طاقت اور کشش موجود ہے اور آپ کا ایک خاص تعلق خدا تعالیٰ سے محسوس ہوتا ہے۔ آپ کے خطاب میں سے یہ بات پسند آئی کہ اندرونی خوبصورتی حقیقی خوبصورتی ہے۔

☆......شہر کی integration آفس کی ممبر Erbil Eren صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ فنکشن کامیاب تھا اور اُس کو آج پتا چلا کہ ہاتھ نہ ملانے کے باوجود معاشرہ کو بہتر کرنے کے لئے اخلاقی طور پر hand in hand چلنے کی ضرورت ہے۔ حضورِانور کا وجود بہت ہمدرد وجود لگتا ہے اور آپ کے الفاظ بہت اعلیٰ تھے خاص طور پر اندرونی خوبصورتی کے بارہ میں۔

☆......دو پولیس افسران، ایک مرد اور ایک عورت بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں یہ بات بہت اچھی لگی کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وہاں بیٹھے بیٹھے ہی دوسرے مقررین کی باتوں کو نوٹ کیا اور انہی باتوں کے حوالہ سے اپنا خطاب فرمایا۔ یہاں کے مقررین کی باتوں کو نوٹ کرکے انہیں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پیرایہ میں بیان کیا۔ یہی حقیقی integration ہے۔

خاتون پولیس افسر نے کہا کہ جس اسلام کو ہم پولیس والے دیکھتے ہیں اس میں تو شدت اور سختی پائی جاتی ہے۔ لیکن میں نے خلیفۃ المسیح کی اسلام کے بارہ میں باتیں سنی ہیں اور اگر یہی اسلام ہے جو خلیفۃ المسیح نے پیش کیا ہے تو پھر یہ اسلام یقیناً جلد پھیلے گا اور اس اسلام کے خلاف کسی انسان کے ذہن میں کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔

☆......ایک عمر رسیدہ آدمی جو Pirates Party کے ممبر ہیں اور پارٹی میں اثر ورسوخ رکھتے ہیں وہ بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چہرہ پر ایک خاص سکون اور اطمینان ہے۔ آپ کی تقریر بہت عمدہ تھی۔

☆......ایک دوست جو old people's home میں رہتے ہیں اور ترکی جماعت کو بھی جانتے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ ترکیوں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں ہمیشہ تحفظات کا اظہار کیا ہے لیکن اس کے باوجود میں اس تقریب میں شامل ہوا اور خلیفہ کا خطاب سنا۔ میں اس خطاب سے بہت متاثر ہوا۔ خلیفہ کی یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ ہم سب مل کر انسانیت کی خاطر ایک قوم بن کر کام کریں۔

☆......ایک پارٹی کے ممبر نے کہا کہ جس طرح یہاں رضاکارانہ طور پر کام ہوا ہے ہماری پارٹی میں بڑے بڑے پروفیشنلز بھی ایسا زبردست کام نہیں کرسکتے۔

اسی طرح اس تقریب میں شامل اکثر لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ پروگرام کا انتظام بہت اچھا تھا۔

Vechta میں آمد

پروگرام کے مطابق ساڑھے چار بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور یہاں سے Vechta کے لئے روانگی ہوئی۔ Iserlohn سے Vechta کا فاصلہ 201 کلومیٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ پچاس منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر بیس منٹ پر Vechta میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مقامی احباب جماعت مردوخواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بچے اور بچیاں بلند آواز میں دعائیہ نظمیں اور خیرمقدمی ترانے پڑھ رہے تھے۔ احباب نے نعرے بلند کئے اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہورہی تھیں۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ریجنل امیر مکرم مبشر احمد ساجد صاحب، صدر جماعت نصیر احمد بٹ صاحب اور ریجنل مربی سلسلہ مکرم عثمان نوید صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔

اس موقع پر Vechta شہر کے ڈپٹی میئر Mr. Claus Dalinghaus اور صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr. Stephan Siemer نے بھی حضورانور کا استقبال کرتے ہوئے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔

Vechta میں مسجد بیت القادر کا افتتاح

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں چیری (Cherry) کا پودا لگایا اور Vechta شہر کے ڈپٹی میئر Mr. Claus Dalinghaus نے ناشپاتی کا پودا لگایا۔

مسجد کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکیز لگائی گئی تھیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد بیت القادر کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ملک عثمان نوید صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم رمیض احمد صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعدازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور Vechta شہر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا:

یہ شہر وفاقی سٹیٹ Niedersachsen کے مغرب میں 32 ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے اور یہ Vechta ضلع کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اس شہر کی تاریخ گیارہویں صدی میں جاملتی ہے جب شمالی جرمنی کے داخلی راستوں میں سے ایک راستہ پر قلعہ تعمیر کیا گیا۔ اس قلعہ کے اردگرد پھر آہستہ آہستہ لوگ آکر آباد ہونا شروع ہوئے۔

سولہویں صدی میں چند حملوں اور تیس سالہ جنگ اور اس کے علاوہ ایک مرتبہ ایک وسیع پیمانہ پر لگنے والی آگ نے اس شہر کے ایک وسیع حصہ کو تباہ کردیا۔ اس کے باوجود Vechta شہر کے مکینوں نے اسے پھر آباد کیا۔

یہ شہر گھوڑسواری کے حوالہ سے بھی مشہور ہے اور ایک لوک میلہ کی وجہ سے بھی مشہور ہے جو 1924ء سے ہر سال موسم گرما میں یہاں منعقد کیا جاتا ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1986ء میں ہوا۔ مکرم لئیق احمد منیر صاحب مبلغ سلسلہ یہاں آئے اور جماعت قائم ہوئی جو آغاز میں سات ممبران پر مشتمل تھی۔ یہ جماعت کافی Active رہی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی مضبوط اور فعال جماعت بن چکی ہے۔ خدمت خلق کے حوالہ سے اور شجرکاری کے حوالہ سے اس جماعت نے بہت کام کیا ہے۔ یہ جماعت دینی پروگراموں، مجالس کے انعقاد اور بک سٹال لگانے میں بہت فعال ہے۔

مسجد کا قطعہ زمین 2010ء میں خریدا گیا تھا۔ اس پلاٹ کا رقبہ 1998 مربع میٹر ہے۔ یہ پلاٹ 55 ہزار یورو میں خریدا گیا تھا۔

11؍اکتوبر 2011ء کو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اکتوبر 2013ء میں یہاں تعمیر کا کام شروع ہوا مسجد کے دو ہال ہیں اور Covered ایریا 257 مربع میٹر ہے، مسجد کے مینار کی بلندی نو میٹر ہے اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔ یہاں بارہ گاڑیوں کے لئے پارکنگ کی جگہ ہے اور آج 9 جون بروز منگل اس مسجد کا افتتاح ہورہا ہے۔

ڈپٹی میئر کا خطاب

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد ڈپٹی میئر Claus Dalinghaus نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے یہاں مدعو کیا گیا۔ میں اس بات کا بھی شکرگزار ہوں کہ شہر Vechta کا ذکر بڑے خوبصورت انداز میں کیا گیا ہے۔ مسجد کا افتتاح آپ کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی انتہائی خصوصیت کا حامل ہے اور میں اس موقع پر شہر کی انتظامیہ کی طرف سے مبارکباد کا پیغام دیتا ہوں۔

احمدیہ جماعت Vechta کے لئے یہ مسجد خاص اہمیت کی حامل ہے۔ یہ نہ صرف ملنے کی جگہ ہے بلکہ اس بات کا بھی سمبل ہے کہ اسلام اسی طرح اس سوسائٹی کا حصہ ہے جس طرح دوسرے مذاہب اس شہر کا حصہ ہیں۔

موصوف نے کہا کہ یہاں احمدیہ مسجد تعمیر ہونے سے اب Vechta شہر جماعت کا وطن بن گیا ہے اور جب ایک جگہ انسان کا وطن ہو تو وہ وہاں Integrate بھی ہوتا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ سب کو تسلیم کرکے مل جل کر رہا جائے اور کسی سے نفرت کا اظہار نہ کیا جائے۔

موصوف نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی یہ خوبی ہے کہ وہ حقیقت میں یہ بات کرکے بھی دکھاتی ہے اور سب سے پیار ومحبت سے پیش آتی ہے۔

موصوف نے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح! خیریت سے واپس جائیں اور پھر ضرور دوبارہ بھی یہاں ہمارے پاس تشریف لائیں۔ اب میں آخر پر خلیفۃ المسیح کو ایک اعزاز پیش کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میئر موصوف نے شہر Vechta کے حوالہ سے ایک سوونیئر پیش کیا۔

صوبائی ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

میئر کے ایڈریس کے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr. Stephan Siemer نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ مسجد کے افتتاح کے لئے دعوت دی ہے۔ میں صوبائی اسمبلی کا ممبر ہوں اور جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتا رہتا ہوں۔ آج Vechta میں آپ کے کاموں، آپ کی محنت کا پھل مسجد کی تعمیر کی صورت میں آپ کو مل رہا ہے۔ اب آپ اپنے مذہب کے مطابق اپنی عبادت اس مسجد میں کرسکیں گے۔

موصوف نے کہا: آپ نے اپنے دعوت نامہ میں امن، سلامتی، وسعت حوصلہ، گفتگو، ڈائیلاگ اور انسانیت کی مدد اور خدمت کا جذبہ پیش کیا ہے۔ میں اس حوالہ سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس علاقہ میں مختلف مذاہب آباد ہیں۔ پروٹسٹنٹ، کیتھولک بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ آجکل مختلف مذاہب میں بڑے مسائل پائے جاتے ہیں۔ اس طرح جو مذاہب ایک دوسرے کے قریب ہوں ان میں مسائل پیدا ہوجاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا بہت ضروری ہے۔ سب مذاہب والے اپنے اپنے طریق کے مطابق رہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے پیش آئیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ وہ زمانہ دوبارہ نہ آئے جس میں پھر سے لڑائیاں ہوں۔ کیونکہ جرمنی میں ایسا زمانہ رہا ہے کہ یہاں لڑائیاں ہوتی رہی ہیں۔ آخر پر موصوف نے ایک بار پھر آج کی دعوت اور اس تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔

ممبر پارلیمنٹ کے اس ایڈریس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بج کر دس منٹ پر اس تقریب سے خطاب فرمایا۔

(باقی آئندہ)

☆......☆......☆

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2015ء
از صفحہ نمبر 2 ....

مختلف ڈگریز میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات: مکرمہ ملیحہ منصور، مکرمہ آمنہ کلیم سیّد، مکرمہ سارہ

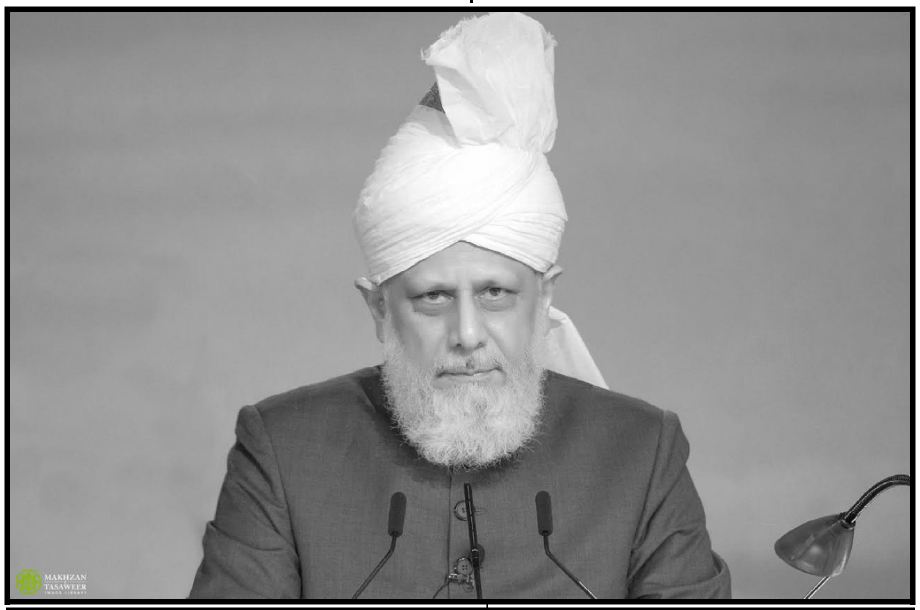

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّد، مکرمہ وردہ گل احمد، مکرمہ نادیہ Bouragba، مکرمہ ڈاکٹر عائشہ ملک، مکرمہ رابعہ احمد، مکرمہ نوشابہ بتول، مکرمہ عطیۃ الرحمٰن Luo Xuan۔

مختلف ملکوں میں مختلف ڈگریز میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات: مکرمہ جویریہ ابدال، مکرمہ کومل فاطمہ، مکرمہ نصرت جہاں چوہدری، مکرمہ نورین رحمان، مکرمہ فوزیہ Koray، مکرمہ مدیحہ عبید، مکرمہ رابعہ منصور، مکرمہ شہلا تاپور، مکرمہ ماریہ خان۔

....

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد 12 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرمایا:

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج کل فی زمانہ کسی بھی معاشرے یا ملک میں عورتوں کی عددی لحاظ سے بڑی اہمیت ہے۔

بے شک عورت نے پڑھ لکھ کر اور معاشرے میں اپنے حقوق کی آواز اٹھا کر اپنے طرفدار پیدا کر کے جن میں انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی شامل ہیں، اپنا مقام حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن پھر بھی ان سے امتیازی سلوک ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے، معاشرے میں عورت کو عام ملازمت کی صورت میں مردوں سے کم معاوضہ ملتا ہے۔ گھروں میں خاوندوں کی سختیوں اور مار پیٹ کا بھی یہاں کی عورت نشانہ بن رہی ہے۔ 60 سے 65 فیصد تک گھر خراب ہوتے اور رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ پس عورت کی اہمیت آج کل کے حکومتی نظاموں میں مجبوری کی وجہ سے تو ہے لیکن اس کی حقیقی قدر کی وجہ سے نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کی قدر اور مقام قائم فرمایا ہے وہ اس کی تعداد کی زیادتی، کسی دنیاوی حیثیت یا حسن کی وجہ سے قائم نہیں فرمایا بلکہ اس کی ذمہ داریوں اور اس کی قربانیوں کی وجہ سے یہ مقام قائم فرمایا۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ کا ذکر فرمایا جو عورتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آئیں اور محض اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی سوچ رکھتے ہوئے بے دھڑک ہو کر یہ کچھ سوال کرتے ہوئے کہتی ہے اے اللہ کے رسولؐ مردوں کو تو بے شمار ایسے مواقع ملتے ہیں جب ان کی بظاہر ہم پر فضیلت لگ رہی ہوتی ہے۔ وہ بعض جگہوں پر بعض کام کر کے ہمارے سے آگے نکل رہے ہوتے ہیں جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔ پھر اس عورت نے بعض کام گنوائے اور پھر کہتی ہیں کہ جب آپ میں سے کوئی حج، عمرے یا جہاد کے لئے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کے اموال اور آپ کی اولاد کی حفاظت کرتی ہیں، ان کے کپڑے بنتی اور ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھتی ہیں۔ پس کیا ہمارا یہ گھروں کی حفاظت کرنا، بچوں کی تربیت کرنا ہمیں ان نیکیاں کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں جتنے ثواب کا مستحق بناتی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اے عورت! اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تو نمائندگی کرنے کے لئے آئی ہے ان کو جا کر بتا دے کہ خاوند کے گھر کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے والی اور اولاد کی تربیت کرنے والی عورت کو وہی ثواب ملے گا جو اس کے خاوند کو دوسری نیکیاں بجالانے اور جہاد کرنے سے ملتا ہے۔ پس یہ ہے وہ مقام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو دلوایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورت کے حقوق کی اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے روشنی ڈالی۔

حضور انور نے فرمایا کہ عورت کے مقام اور اہمیت کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی اس کو بلندیوں پر پہنچاتا ہے جب ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے، اس شخص کے مسلسل تین بار پوچھنے پر فرمایا کہ تیری ماں، چوتھی دفعہ پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ تیرا باپ اور اس طرح قربت کے لحاظ سے باقی رشتہ دار۔

حضور انور نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس معاشرے میں رہتے ہوئے دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے، پیسے کمانے کے لئے صبح سے شام تک گھر سے باہر رہ کر کام کر کے اور شام کو گھر آ کر پھر بچوں کو توجہ نہ دے کر انہیں ہلاکت میں نہ ڈالیں بلکہ ان کی تربیت اور تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس مغربی معاشرے میں جہاں رشتے ٹوٹتے ہیں اور بہت سے بچے Single Parents کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہو جاتے ہیں، تعلیم میں کمزور ہو جاتے ہیں، نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے بری صحبت میں چلے جاتے ہیں، نشہ اور دوسری برائیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پس میاں بیوی کو آپس کی رنجشوں کو بچوں کی پیدائش کے بعد بچوں کی خاطر قربانی کرتے ہوئے ختم کرنا چاہئے ورنہ بچوں کے بگڑنے کا بہت زیادہ امکان ہے۔ فرمایا کہ مردوں کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، اپنی خواہشات کے پجاری نہ بنیں، اپنی نسلوں کو برباد ہونے سے بچائیں اور دونوں میاں بیوی اپنے دلوں میں تقویٰ پیدا کریں۔ حضور انور نے احمدی لڑکیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دیندار لڑکیوں سے رشتہ کریں۔ اور لڑکیوں کو بھی زیادہ سے زیادہ کوشش اور دعا کرنی چاہئے کہ وہ دیندار بنیں اور خود اپنے نیک نصیب ہونے کے لئے بھی دعائیں کریں۔ جماعت میں احمدی بچیوں کے رشتوں کے بہت سے مسائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ مسائل حل فرمائے اور پریشانیاں دور فرمائے۔ میں تو باقاعدگی سے ان کے لئے دعا کرتا ہوں، ہر احمدی کو بھی کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ رشتوں کے بارے میں اسلام لڑکی کی رائے کو اولیت اور اہمیت دیتا ہے اور وہ ماں باپ جو اس پر عمل نہیں کرتے وہ اپنی بچیوں پر ظلم کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کی نافرمانی اور خلاف ورزی ہو رہی ہو جہاں اللہ تعالیٰ نے رشتوں سے منع فرمایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان فرمایا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے جنہوں نے ہر موقع پر ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ اسلام کے ہر حکم میں حکمت ہوتی ہے اور عورت کے بارے میں اگر بعض احکامات ہیں تو وہ عورت کی اہمیت اور عزت اور وقار قائم کرنے کے لئے ہیں اس لئے اسے خوش دلی سے تسلیم کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ بعض دفعہ لجنہ کی رپورٹس میں ذکر ہوتا ہے کہ آجکل پردے پر ہر وقت زور دیا جاتا ہے اور بعض لڑکیوں اور لڑکوں کی طرف سے سوال اٹھتے ہیں کہ ہم پردہ پردہ سنتے تنگ آ گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پردہ کیا ہے۔ یہ حیا کو قائم کرنا ہے، اگر پردہ کر کے بے حیائی قائم رہتی ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں اور حیا جسم کو ڈھانپنے میں ہی ہے، عورت کی زینت اور خوبصورتی اس کا پردہ ہی ہے جس کا ہر احمدی عورت سے اظہار ہونا چاہئے۔ اور یہ قرآنی حکم ہے۔ پردے کا حکم بھی عورت کی عزت، حفاظت اور اس کی اہمیت کے پیش نظر ہے۔ (خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر 33 منٹ پر دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ بعد ازاں ناصرات و لجنہ نے مختلف زبانوں میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

....

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ UK کے تیسرے اجلاس کا آغاز تین بج کر پانچ منٹ پر ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ النصر کی تلاوت کرنے کی سعادت پائی۔

حدیقۃ المہدی کا ایک خوبصورت منظر (تصویر بشکریہ: لبید مرزا)

بعد ازاں درج ذیل معزز مہمانوں نے تقاریر کیں:

1- Tim Farron MP جو کہ Leader of the Liberal Democrats ہیں۔ انہوں نے اپنا پیغام بطور Video message کے بھجوایا۔ آپ نے اپنے پیغام میں کہا کہ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جس پر ہمیں بہت فخر ہے کیونکہ وہ بھی وہی خیالات رکھتی ہے جو کہ ہم رکھتے ہیں، کیونکہ ہمارا موقف بھی یہی ہے کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی ہونی چاہئے اور آپ لوگ بھی یہی تعلیم دیتے ہیں۔

2- Pat Frost جو کہ Farnham Town Council کی Mayor ہیں نے جلسہ سالانہ کی دعوت کا

شکریہ ادا کیا، اور کہا کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں تیسری دفعہ جلسہ میں شامل ہورہی ہوں۔ میں نے ہر جلسہ سے بہت کچھ سیکھا۔ اور جلسہ میں مجھے جو سب سے اچھی چیز لگتی ہے وہ آپ کا نعرہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' ہے۔ آپ لوگ انسانیت کی مدد کرتے ہیں۔

3۔ Councillor Pam Jones جو کہ Mayor of Alton ہیں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ Mayor بننے سے پہلے میں ایک سکول میں استاد تھی اور یہ بات قابلِ ستائش ہے کہ آپ اپنے بچوں کی تعلیم اور تربیت کی طرف خاص توجّہ دیتے ہیں۔ اور آپ کی نوجوانوں کی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ بھی مسلسل ترقی کرتی جارہی ہے۔ یہ تنظیم انسانیت کی ہر لحاظ سے مدد کرتی ہے اور یہ نوجوان آپ کے اچھے کام کو آگے سے آگے لے کر جائیں گے۔

4۔ Mayor of Rushmoor، Councillor Martin Tennant نے اپنے ایڈریس میں جماعت کے لئے نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا۔

5۔ Councillor Nisar Malik جو کہ London Borough of Hounslow کے Mayor ہیں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ یہ بات میرے لئے باعث فخر ہے کہ جماعت احمدیہ امن اور سلامتی کی تعلیم پھیلاتی ہے اور ان لوگوں کی مدد کرتی ہے جو خود اپنی مدد نہیں کرسکتے۔

6۔ Ho Yoshio Iwamur نے جو کہ جاپان میں President of the Kobe Biblical Theological Seminary ہیں، اپنے ایڈریس میں کہا کہ یہ اجتماع نہایت ہی خوبصورت اور دلچسپ اور علم میں اضافہ کرنے والا ہے اور میں نے یہاں ایک بین الاقوامی ماحول کو محسوس کیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یہ ایک بڑا سا خاندان ہے جس میں ہر ملک اور رنگ و نسل کے لوگ شامل ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ چار سال قبل جو Tsunami آیا تھا اس میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے غیر معمولی طور پر خدمات کیں اور میرا تعارف بھی جماعت سے اسی دوران ہوا۔

7۔ Al-Haj Murhi Gbade-Basari نے جو کہ Chairman of MI TV in Nigeria ہیں، اپنے ایڈریس میں کہا کہ میرا یہاں کھڑے ہونے کا مقصد یہ نہیں کہ میں کوئی تقریر کروں میں صرف منتظمین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور یہ کہ نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے سو سال ہوگئے ہیں اور میرے یہاں آنے کا مقصد یہ ہے کہ میں بھی وہ امن کا پیغام پھیلاؤں جو آپ لوگ دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

8۔ Jacques Bertholle نے جو کہ Church in French Guiana سے تعلق رکھتے ہیں اپنے ایڈریس میں کہا کہ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں جلسہ سالانہ میں شریک ہؤا ہوں۔ میں آپ سب کے سامنے French Guiana میں جماعت احمدیہ کی خدمات کی گواہی دیتا ہوں کہ بہت ہی کم عرصہ میں جماعت نے وہاں بہت کامیابی حاصل کرلی ہے۔ آپ لوگ محبت اور امن کی تعلیم دیتے ہیں۔

9۔ Jacques Bertholle جو کہ Ex Mayor of Malam, Micronesia ہیں اور حال ہی میں احمدی مسلمان ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ ان کیلئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ وہ جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کا نیا ممبر ہونے کی حیثیت سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے جماعت کو بہت مدد کرنے والی جماعت پایا ہے اور جماعت امن اور سلامتی کی تعلیم دیتی ہے اور ہمیشہ ظلم وستم کے خلاف آواز اٹھاتی ہے۔

10۔ Mr Pandek Drazen نے جو کہ کروشیا کے ممبر آف پارلیمنٹ ہیں، کہا کہ میرے لئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں جلسہ سالانہ میں شریک ہوا ہوں۔ آپ کا نعرہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں ایک منفرد نعرہ ہے جو کہ عملی طور پر آپ کے خلیفہ کے وجود میں اور آپ کے کاموں میں نظر آتا ہے۔

11۔ Hon Patrick Faber نے جو کہ Minister of Education in Belize ہیں، اپنے ایڈریس میں کہا کہ سب سے پہلے تو میں آپ سب کو بلیز (Belize) کی طرف سے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ جب میں نے آپ کی تعلیمات پر غور کیا تو میں نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونا اپنے لئے ایک بڑا اعزاز سمجھا اور آپ کا دعوت نامہ قبول کیا۔ میں حضور اور جماعت کا بلیز کے لوگوں اور حکومت کی طرف سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سب دنیا میں امن اور سلامتی پھیلانے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں اور آپ کی امن اور سلامتی کی تعلیم ہمارے لئے بھی بلیز میں بہت ہی اہمیت کی حامل ہے۔

12۔ Mr Gerry Sklavounos نے جو کہ Minister from Quebec, Canada ہیں اپنے ایڈریس میں کہا کہ میں ادھر ایک دوست اور بھائی کی حیثیت سے آیا ہوں۔ میں جماعت کو ایک عرصہ سے جانتا ہوں اور میں کینڈا میں بہت سے جلسوں میں شامل ہو چکا ہوں۔ مجھے حضور کے ساتھ ملاقات کا بھی شرف حاصل ہوا۔ آپ کے کاموں کا عملی نمونہ Humanity First کے ذریعہ دنیا کے سامنے آرہا ہے جس کے تحت آپ سب کی مدد کرتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ کسی کا کیا رنگ یا کیا نسل ہے۔ ہم آج کل بہت نازک وقت سے گزر رہے ہیں اور آج دنیا کو جماعت احمدیہ کی واقعی ضرورت ہے۔ آج میں حضور کو Quebec کی حکومت کی طرف سے آپ کی امن عالم کیلئے مسلسل جدو جہد کے پیش نظر ایک اعزازی Medal بھی پیش کروں گا۔

13۔ ویلش اسمبلی کے ممبر Mohammed Asghar نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ قائداعظم نے تین اصول بیان کیے تھے اتحاد، یقین محکم اور نظم وضبط اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف آپ لوگ ہی ہیں جنہوں نے یہ تین اصول مکمل طور پر اپنا لئے ہیں۔ اور محض آپ لوگ ہی ہیں جو کہ اسلام کی اصل تعلیم کی تبلیغ کر رہے ہیں اور اس بات کو بھی اپنے عمل سے یقینی بنا رہے ہیں کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ جو کام آپ لوگ کر رہے ہیں وہ مثالی ہے جیسا کہ غریبوں کی مدد کرنا۔

14۔ یو کے سے Seema Malhotra MP نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ میں اس جلسہ میں دو سال قبل بھی شامل ہوئی تھی۔ آپ لوگوں کی امن اور سلامتی کے پیغام کو پھیلانے کی کوشش سال بہ سال ترقی کی طرف گامزن ہے۔ مجھے آپ کی Peace Conferences اور Parliaments کے پروگراموں میں شامل ہونے کا موقع ملا اور آپ کی وفاداری، آزادی اور امن کی تعلیم عملی رنگ میں نظر آتی ہے۔ آپ کا نعرہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' ایک منفرد نعرہ ہے جس کی ہم حمایت کرتے ہیں۔ اور ہم بھی ایک ایسا یو کے بنانا چاہتے ہیں جس میں برابری ہو اور رواداری قائم ہو۔ آپ کا انسانیت کی خدمت کا کام قابلِ تحسین ہے۔ ہر سال آپ ہزاروں پاؤنڈز اکھٹے کر کے غریبوں کو دیتے ہیں۔ آپ کے کاموں کا عملی نمونہ Humanity First کے ذریعہ دنیا کے سامنے آرہا ہے۔

15۔ James Berry نے جو کہ Member of Parliament for Kingston and Surbiton ہیں، اپنے ایڈریس میں کہا کہ آپ کی ہی ایک مسلمان جماعت ہے جو دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ امام جماعت احمدیہ کی امن اور سلامتی کی تعلیم اور ظلم اور دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھانا بے مثال ہے۔ اور آپ کا اپنے بچوں کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کرنا ایک بہت قابلِ رشک امر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اُن خدمات آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو کہ آپ مسلسل Humanity First کے ذریعہ سے ہزاروں پاونڈز اکھٹے کرکے یوکے کی خیراتی تنظیموں کو دیتے ہیں۔ اور اس بات پر بھی آپ کا شکریہ کہ آپ حب الوطنی، سلامتی اور آزادی کا بہترین نمونہ قائم کیے ہوئے ہیں اور یہ سب کچھ آپ کے نعرہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' میں شامل ہے۔

(تصویر بشکریہ: لبید مرزا) King of Ashante, Ghana: King Osei Tutu II

16۔ سیرالیون کے وائس پریذیڈنٹ ہز ایکسی لینسی Victor Foh نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ جماعت احمدیہ کا مقصدِ عظیم یہ ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کو امن اور سلامتی کے جھنڈے تلے اکھٹا کیا جائے اور یہ وہ قرآنی تعلیم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دی اور اب حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ دوبارہ اُجاگر کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کی خدمات میرے ملک میں اَن گنت ہیں۔ اس میں بے شمار سکول، ہسپتال، مساجد کا کھولنا شامل ہے اور انہیں سکولوں میں سے ایک سکول میں مَیں نے تعلیم حاصل کی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ Ebola کی بیماری کو ختم کرنے میں جماعت احمدیہ نے بہت عمدہ کردار ادا کیا۔ اور حضور سے اس سلسلہ میں دعا کی بھی گزارش ہے۔ یہ محض اسلام احمدیت کی ہی بدولت ہے کہ میرے ملک میں عیسائی اور مسلمان آپس میں خوشی سے رہتے ہیں۔

17۔ King Osei Tutu II جو کہ King of Ashante, Ghana ہیں اپنے روائتی لباس اور انداز میں اسٹیج پر تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ سب سے پہلے تو دعوت نامہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پھر بتایا کہ میرے ساتھ آنے والا سارا وفد جماعت کے سکولوں سے تعلیم یافتہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں سے ہزاروں نے تعلیم حاصل کی اور صرف یہ نہیں بلکہ امام جماعت احمدیہ سے ہزار ہا لوگ روحانی تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب مرحوم سابق امیر ومشنری انچارج گھانا کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے کہا کہ آپ ایک نہایت ہی قابل شخصیت تھے۔ انتہائی نیک اور صالح اور بہت سی خوبیوں کے مالک جن سے نہ صرف جماعت احمدیہ نے فائدہ اٹھایا بلکہ حکومت نے بھی اور پورے ملک نے بھی۔ میرے اس جلسہ میں شامل ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ ان جلسوں سے جماعت کے احباب کے دینی علم میں اضافہ ہو اور بھائی چارے کا ایک ماحول قائم ہو جس میں لوگ ایک دوسرے کی پہچان حاصل کریں نیز اپنی روحانیت میں ترقی کریں۔ نیز اس بات کو دنیا کے سامنے لایا جائے کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ میرے خیال میں مذہبی رہنماؤں پر یہ واجب ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کی تربیت کریں کیونکہ امن کا کام صرف حکومت کا نہیں ہے بلکہ ہم سب کا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ سب کا حامی وناصر ہو۔

(باقی آئندہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء کے دوسرے اجلاس کے درمیان میں پڑھا جانے والا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ منظوم کلام

طُور پہ جلوہ کُناں ہے وہ ذرا دیکھو تو
حُسن کا باب کھلا ہے بخدا دیکھو تو
غیرممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو ! زورِ دعا دیکھو تو
ہے کبھی رؤیتِ دلدار کبھی وصلِ حبیب
کیسی عُشّاق کی ہے صبح و مسا دیکھو تو
کس نے اپنے رُخِ زیبا پہ سے اُلٹی ہے نقاب
جس سے عالَم میں ہے یہ حشر بپا دیکھو تو
جلوۂ یار ہے کچھ کھیل نہیں ہے لوگو!
احمدیت کا بھلا نقش مِٹا دیکھو تو

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس پیش کی جاتی ہیں۔ اللہ کرے کہ ان کوششوں کے بہترین نتائج پیدا ہوں۔ آمین

﴿نیوزی لینڈ﴾

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ میں Iftari Experience

مکرم مستنصر احمد قمر صاحب مبلغ سلسلہ نیوزی لینڈ تحریر کرتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو پہلی مرتبہ مورخہ 4 جولائی

مکرم شفیق الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ نیوزی لینڈ مہمانان کرام کو مسجد کا تعارف کرواتے ہوئے

2015ء Iftari Experience کے نام سے ایک پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس پروگرام کا مقصد خصوصیت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم افراد کو رمضان کے بابرکت مہینہ اور روزوں سے متعلق اسلام کی خوبصورت تعلیم سے روشناس کروانا تھا۔ اس پروگرام میں ممبران پارلیمنٹ اور مختلف مذہب سے تعلق رکھنے والے 85 افراد نے شمولیت کی۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم محمد اقبال صاحب صدر جماعت نیوزی لینڈ نے مہمانوں کا استقبال کیا اور جماعت کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مکرم شفیق الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ نیوزی لینڈ نے رمضان المبارک اور روزوں کی حکمت اور فلسفہ بیان کیا۔

بعدہٗ مہمانوں کو اپنے تأثرات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔ ایک عیسائی پادری نے کہا کہ روزوں سے امن پھیلتا ہے۔ روزہ رکھنے کی تعلیم عیسائیت میں بھی ہے لیکن عیسائیت میں اس پر ایسے عمل نہیں کیا جاتا جیسے اسلام میں کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں آپ لوگوں کی بہت عزت کرتا ہوں اور آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ ایسے پروگرام منعقد کر کے ہمیں انسانیت کی مزید خدمت، صدقہ اور سخاوت کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ آپ سب پر سلامتی ہو۔

دعا کے بعد افطاری کروائی گئی۔ بعد ازاں مہمانان کرام مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز مغرب کے دوران اسلام میں نماز پڑھنے کا طریق دیکھا۔ نماز کے بعد انہیں مسجد کا تعارف کروایا گیا۔ کھانے کے بعد مہمانان کرام کے انٹرویو لئے گئے۔

❁......ایک یوتھ اور مذہبی گروپ کے لیڈر نے کہا کہ ایک بات نے مجھ پر بہت اثر کیا ہے یعنی ایسے موقع پر بچوں کا موجود ہونا اور اخلاص سے عبادت کرنا۔ اسے زیادہ سے زیادہ رائج کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے۔ آپ لوگوں نے ہمیں دعوت دے کر آپ کے مذہب اور ایمان کو ملاحظہ کرنے کا موقع دیا ہے۔ مجھے یہاں آنے سے بڑی خوشی محسوس ہوئی ہے۔

❁......ایک ڈومینیکن پادری نے کہا 'ایسے پروگرام کے ذریعہ سخاوت اور کھلے دل کا مظاہرہ کرنا اور اس قسم کے پروگرام منعقد کرنا موجودہ وقت کی ضرورت ہے جبکہ مسلمانوں کے بارہ میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ وہ غیر سخی اور تنگ دل کے مالک اور دہشتگرد ہیں۔ اس پروگرام سے عیاں ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے اور حقیقی مسلمان ہرگز ایسا نہیں ہے۔ آج آپ لوگوں سے مل کر اور آپ کے ساتھ کھانا کھا کر یوں محسوس ہوا ہے کہ ہم سب ایک ہیں۔

❁......ایک عیسائی دوست نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آکر بہت اچھا لگا، بہت کچھ سیکھا اور رمضان کے بارہ میں بہت سی معلومات ملیں۔ یہاں آکر معلوم ہوا ہے کہ آپ کا امن سے متعلق پیغام عالمی حیثیت رکھتا ہے اور ہم بہت خوش ہیں کہ یہاں آکر ہم اس پیغام کا حصہ بنے ہیں۔

❁......کولمبیا سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں آکر اور نماز پڑھنے کا طریق دیکھ کر بہت اچھا لگا ہے۔ میں جانتی تھی کہ آپ روزانہ نماز پڑھتے ہیں لیکن بذات خود نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔ آج اس تقریب کی وجہ سے تجربہ کی خاطر میں نے بھی روزہ رکھا تھا۔ اور مسجد آکر بہت اچھا لگا۔ انہوں نے کہا کہ تلاوت سننے کا سب سے زیادہ مزہ آیا۔

❁......ایک شخص کا کہنا تھا کہ اسے جماعت احمدیہ مسلمہ کے تعارف سے پہلے اسلام کے بارہ میں کوئی علم نہ تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ میڈیا میں جو اسلام کی تصویر پیش کی جاتی ہے یہاں آکر اس تصویر کے برعکس پایا۔

❁......انڈیا سے تعلق رکھنے والے ایک عیسائی نے کہا کہ اس تجربہ سے یہ سیکھا ہے کہ اسلام میں روزہ رکھنے کی تعلیم عیسائیت میں روزہ کی تعلیم سے ملتی جلتی ہے اور دونوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے اور یہ صحت، جسم اور ذہن کے لئے مفید ہے۔

❁......ایک وکیل کا کہنا تھا کہ آج پہلی بار مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا اور اس تقریب سے اسلام کی خوبصورت تعلیم دوسروں تک پہنچانے کا عمدہ موقع میسر آیا۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مہیش بِندرا صاحب کو بشارت

❁......مکرم محمد اقبال صاحب صدر جماعت نیوزی لینڈ تحریر کرتے ہیں کہ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2013ء

دائیں سے بائیں جانب: سبحان شاہ صاحب (صدر انصار اللہ)، مہیش بِندرا صاحب (ممبر آف پارلیمنٹ)، محمد اقبال صاحب (صدر جماعت نیوزی لینڈ)، مستنصر احمد قمر صاحب (مبلغ سلسلہ، نیوزی لینڈ)

میں جب نیوزی لینڈ کا دورہ فرمایا تو کئی معزز مہمانان کرام کو حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ان میں سے ایک مکرم مہیش بِندرا صاحب تھے جو کہ اب ممبر آف پارلیمنٹ ہیں اور نیوزی لینڈ فرسٹ پارٹی سے ان کا تعلق ہے۔ مہیش بِندرا صاحب کا خود بیان ہے کہ ان کا پارلیمنٹ میں آنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا اور توجہ کی برکت سے ہے۔ جولائی 2015ء میں ان کا ایک انٹرویو لیا گیا اس میں انہوں نے بتایا کہ 2013ء میں جب الیکشن کے لئے مہم چلائی جا رہی تھی تو اس وقت پہلی بار انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کا موقع ملا۔ موصوف کا کہنا ہے کہ پتہ نہیں حضور انور کو کیسے علم ہوا کہ میں پنجابی زبان جانتا ہوں۔ بہرحال حضور انور نے موصوف کا ہاتھ پکڑا اور پوچھا "تُسی وی ممبر او پارلیمنٹ دے؟" (یعنی آپ بھی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں؟)۔ اس پر موصوف نے جواب دیا "نہیں۔ ہلے نہیں جی"۔ (نہیں۔ ابھی نہیں جی۔) تب حضور انور نے ان کے ہاتھ کو تھپتھپاتے ہوئے اور برکت اور دعا دیتے ہوئے فرمایا "اگلی وار"۔ (یعنی اگلی دفعہ)۔

موصوف کہتے ہیں کہ اگلے مہینہ ہی جنرل الیکشن تھا اور اس میں منتخب ہو کر وہ پارلیمنٹ میں آ گئے۔ مہیش بندرا صاحب کا الیکشن کے وقت اپنی پارٹی کی فہرست میں آخری اور گیارہواں نمبر تھا۔ یہ حضور انور کی دعا اور بشارت کا نتیجہ تھا کہ معجزانہ طور پر مہیش بِندرا صاحب منتخب ہو کر پارلیمنٹ کے ممبر بنے۔ اس نشان کو دیکھنے کے نتیجہ میں موصوف کے دل میں حضور انور کے لئے محبت و عقیدت سے ایک خاص جگہ اور مقام ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ سے بھی گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ مہیش بِندرا صاحب جماعت نیوزی لینڈ کے اکثر پروگراموں میں بڑی محبت اور عقیدت سے شامل ہوتے ہیں اور ہر سال جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ میں بھی شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ خاکسار نے کچھ عرصہ پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان کے لئے دعا کے لئے عرض کی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دعائیہ جواب موصول ہوا۔ یہ جواب خاکسار نے مہیش بندرا صاحب کو دیا تو انہوں نے بڑی محبت اور احترام سے اس خط کو سنبھالا اور کہا کہ وہ اس خط کو فریم کروا کر اپنے دفتر کی دیوار پر آویزاں کریں گے تاکہ انہیں مثبت طاقت اور قوت پہنچتی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلیفۂ وقت کی دعا اور توجہ سے غیر بھی فیض پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت سے محبت اور اطاعت میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم برکات خلافت سے بھرپور حصّہ پاتے رہیں۔

....

﴿بینن (مغربی افریقہ)﴾

شہر کوتونو میں جامعۃ الازہر کے شیوخ، عرب دوستوں اور آئمہ کے ساتھ تبلیغی نشست

مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن اطلاع دیتے ہیں کہ: بینن میں 26 تا 28 مئی 2015ء کو حکومتِ بینن کی طرف سے منعقد ہونے والے پیس سمپوزیم کے بعد جماعتی ہیڈ کوارٹر میں جامعۃ الازہر کے شیوخ، کوتونو شہر کے اماموں اور عرب دوستوں کے ساتھ ایک تبلیغی نشست کا پروگرام مرتب کیا گیا۔

بینن کے بعض اماموں اور عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے بعض لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے یہ کہتے ہیں کہ عرب لوگوں میں سے کسی نے احمدیت قبول نہیں کی۔ اور وہ اپنے زعم میں اس بات کو احمدیت کے خلاف دلیل کے طور پر بھی پیش کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اس تبلیغی نشست کے ذریعہ ان لوگوں کی عرب احمدیوں سے ملاقات کروانا اور ان کے غلط خیالات کا ازالہ کرنا بھی مقصود تھا۔

اس پروگرام کا انتظام مشن ہاؤس کے ساتھ واقع Prestige Hotel میں کیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں درج

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: ......**خطبہ عید الفطر**......از صفحہ نمبر 20

حق نہیں ادا کروا دیتا جبتک ہم عملی طور پر بھی اطاعت کا نمونہ نہ بنیں۔ اور اطاعت کا نمونہ دکھانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عہد بیعت میں ہم سے یہ عہد لیا ہے کہ ہم تا زندگی اطاعت کرتے رہیں گے۔ اطاعت در معروف کی مکمل کوشش کریں گے۔

(مأخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اس وقت مَیں چند باتیں پیش کرتا ہوں جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے توقع رکھی ہے۔ آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے‘‘۔ فرمایا: ’’بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہوجاتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 177۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچنے سے ہی اللہ تعالیٰ بھی مقدم ہوتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے اس کے نفس کا بھی حق رکھا ہے۔ اس کے بیوی بچوں کا بھی حق رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہتا کہ اپنے نفس کے حق ادا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں اتاری ہیں ان کی شکرگزاری یہ ہے کہ ان کا استعمال کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فرماتے ہیں کہ نفسانی اغراض سے بچو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے نفس کے فائدہ کے لئے اس حد تک نہ چلے جاؤ کہ ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے سچائی کو چھوڑ دو اور حرام کو حلال کرنے لگ جاؤ بلکہ فرمایا کہ ان حدود کا تمہیں خیال رکھنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں۔ مثلاً ایک صاحب ثروت کے لئے اگر ایک چیز حاصل کرنا آسان ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے مالی کشائش دی ہے اس کے لئے آسان ہے اور وہ حلال بھی ہے تو وہ تو بیشک آسانی سے وہ حاصل کرے۔ لیکن اگر ایک ایسا شخص جس کو توفیق نہیں یا اس کی آمد اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اس چیز کو حاصل کر سکے لیکن اس کا لالچ غلط ذریعہ سے آمد پیدا کر کے بھی اسے حاصل کرنا چاہتا ہے یا اپنی غلط خواہشات کی تکمیل کے لئے ان کی تسکین کے لئے کوئی قرض لے کر، اپنے اوپر بوجھ ڈال کے اور ساری عمر اس قرضے میں دبا رہ کر اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو یہ باتیں پھر نفس کی اغراض کا حاوی ہونا ہے۔ اسی طرح اور برائیاں ہیں۔ معمولی برائیاں بھی اور بڑی برائیاں بھی۔ یہ سب جب انسان اللہ تعالیٰ کو بھول کر کرتا ہے تو یہ نفس کی اغراض کا حاوی ہونا کہلاتا ہے اور ان باتوں کا اظہار خدا تعالیٰ کو نفس پر مقدم نہ کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ ’’ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے ایک موت اختیار کرے‘‘ ہر فردِ جماعت کے لئے توجہ طلب ہے۔ جماعت افراد سے بنتی ہے اور جب تک افرادِ جماعت کی اصلاح نہ ہو جماعت بھی بحیثیت مجموعی مکمل طور پر اصلاح یافتہ نہیں کہلا سکتی۔ جماعت میں بھی خامیاں نظر آجاتی ہیں۔

پس ہم اس بات پر خوش نہیں ہو سکتے کہ ہم میں سے اکثر خدا تعالیٰ کو اپنی اغراض پر مقدم کرنے والے ہیں۔ ایک محاورہ ہے کہ ایک گندی مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔ چند کی برائیاں بھی بعض دفعہ جماعت کی مجموعی حیثیت اور نام کو بدنام کر دیتی ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کرو یا ہماری بدنامی کا باعث نہ بنو۔ (مأخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 188۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر کسی کی ذاتی برائی ہے تو اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا بدنامی ہونی ہے۔ لیکن اگر غور کریں تو ہماری ذاتی برائیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بدنامی کا باعث بنتی ہیں۔ ہمارے مخالفین ہماری طرف انگلی اٹھائیں گے کہ دعویٰ تو تم کرتے ہو کہ تم نے زمانے کے امام کو مان کر اپنے ایمان کا اظہار کر دیا ہے لیکن یہ بنیادی برائیاں تم میں موجود ہیں۔ جھوٹ ہے، فریب ہے، دھوکہ ہے۔ مہدی نے آکر تو انقلاب لانا تھا، نفسوں کو پاک کرنا تھا، ہمیں بتاؤ کہ اس بیعت نے تم میں کونسا انقلاب پیدا کر دیا۔ پس ایک فردِ جماعت کا غلط فعل نہ صرف جماعت کی بنیاد کو ہلا دیتا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر بھی حرف آتا ہے۔

پہلے بھی مَیں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں کہ بعض لوگ کھل کر بعض احمدیوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کی فلاں فلاں برائی ہمیں جماعت میں شامل ہونے سے روک رہی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو جماعت بنانا چاہتے ہیں وہ تو خدا پرستوں کی جماعت ہے۔ وہ خدا کو مقدم کرنے والی جماعت ہے۔ دنیا کو دین پر مقدم کرنے والی جماعت نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر ایک مجلس میں فرمایا:

’’نرا زبان سے بیعت کا اقرار کر لینا کچھ چیز نہیں ہے۔ بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ‘‘۔ آپ علیہ السلام نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ’’عبداللطیف کے نمونہ کو ہمیشہ مدّنظر رکھو کہ اس سے کس طرح پر صادقوں اور وفاداروں کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں‘‘۔ پس سچائی اور وفاداری کا تقاضا ہے کہ جان چلی جائے تو چلی جائے لیکن خدا تعالیٰ کی رضا ہمیشہ مقدم رہے۔ صرف ایمان کا اظہار کر دینا اور بعض دشمنوں کے آگے کھڑے ہو جانا، گولی بھی کھا لینا، ٹھیک ہے قربانی ہے، جان بھی جاتی ہے لیکن اصل قربانی یہ ہے کہ مستقل اپنے نفس کی قربانی دیتے چلے جانا اور جو اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے اس کو وفا کے ساتھ پورا کرنا۔ جو لوگ دوسروں کے سامنے غلط نمونے پیش کرتے ہیں وہ کبھی وفادار اور سچے نہیں ہو سکتے بلکہ فرمایا کہ ’’دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں‘‘۔ پس بہت زیادہ خوف کا مقام ہے۔ آپ نے غلط نمونے پیش کرنے والوں کی مثال دے کر فرمایا کہ ’’ایسے نمونوں سے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچا ہے۔ ہماری جماعت کو ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ تم ایسے نہ بنو۔ چاہئے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے مُنہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق، عادات، استقامت، پابندیٔ احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 263 تا 265۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ کا عمدہ معیار ہمیں دیکھنا ہے اور عمدہ نمونہ قائم کرنے کے لئے ہے جبکہ آپ کا یہ معیار جیسا کہ گزشتہ خطبات میں بھی ذکر ہو چکا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کو تب مقدم رکھ سکتے ہیں جب ہمیں ہر وقت یہ احساس رہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں اپنی جماعت کے اس معیار کو جس پر آپ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں، بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ نے اِس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا ہے کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 60۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ سے محبت کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے مسلسل کوشش اور دعا اور اپنے اعمال کو خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق بجا لانا اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کی طرف لے جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی ارشاد کو لے لیں وہ اس بات پر ختم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مقدم ہو۔ اس سے سچی محبت ہو۔ اس کے احکامات پر عمل ہو۔ اور پھر آپ فرماتے ہیں۔ یہی میرے آنے کا مقصد ہے۔ اور جو میرے اس مقصد کو سمجھتے اور پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہی مجھ میں سے ہیں۔

پھر ایک جگہ نصیحت کرتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ’’یاد رکھو کہ یہ جماعت اس واسطے نہیں کہ دولت اور دنیاداری ترقی کرے اور زندگی آرام سے گزرے۔ ایسے شخص سے تو خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ چاہئے کہ صحابہؓ کی زندگی کو دیکھو‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 185۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

صحابہ کی زندگی کیا تھی؟ انہوں نے اپنی عبادتوں کے بھی وہ معیار قائم فرمائے جو ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ وہ نہ صرف فرض عبادتیں ادا کرنے والے تھے بلکہ نوافل کا بھی بڑا اہتمام کرتے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کی حالت تھی تو ایسی اعلیٰ معیار کی کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے بارے میں روایت میں آتا ہے کہ آپ نے کاروبار شروع کیا تو اس میں ایسی برکت پڑی کہ خود فرماتے تھے کہ میں جس چیز میں ہاتھ ڈالتا ہوں اس میں خدا تعالیٰ ایسی برکت ڈالتا ہے جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتی۔ مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 690 مسند انس بن مالک حدیث 13899، عالم الکتب بیروت 1998ء)

بے انتہا دولت آپ کو اللہ تعالیٰ نے دی لیکن اس دولت نے آپ سے جو اظہار کروائے کیا وہ دنیاداروں کے اظہار تھے؟ ایک دن آپ روزے سے تھے۔ جب افطاری کے وقت آپ کے لئے دسترخوان لگایا گیا تو بیشمار نعمتیں دیکھ کر رونے لگ گئے اور اسلام کے ابتدائی زمانے کو یاد کرنے لگے کہ جب مسلمانوں پر کئی کئی دن فاقے گزرتے تھے اور خود ان کی اپنی حالت بھی یہی تھی۔ لیکن آج بیشمار نعمتیں ان کے دسترخوان پر پڑی تھیں۔ اس نے ان کو رلا دیا۔ ان صحابہ کی قربانی یاد آنے لگی جو جب جنگوں میں شہید ہوتے تھے تو ان کے لئے کفن بھی مہیا نہیں ہو سکتا تھا۔ جو چادر میسر تھی وہ اتنی چھوٹی کہ سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے۔ پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگے ہو جاتے تھے۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی، باب غزوۃ احد، حدیث 4045)

پس یہ وہ نمونے ہیں۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو کشائش پیدا ہونے پر اپنے پہلے وقت کو اس طرح یاد رکھتے ہیں؟ کتنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کرتے ہوئے کشائش پیدا ہونے پر اس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ اگر ہماری زندگی کے معیار کا بہترین ہونا، ہماری مالی حالت کا بہتر ہونا ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار اور اس کا سچا عابد نہیں بناتا تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم نے میری بیعت میں آکر اس مقصد کو پورا نہیں کیا جس کی تم سے توقع تھی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی میں نے مثال دی ہے۔ دولت نے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں نے انہیں صرف اظہار کے طور پر شکرگزار نہیں بنایا بلکہ اپنی دولت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا بھی ان کا کتنا حوصلہ تھا اور آپ نے کس طرح اپنے عمل سے ثابت کیا یہ اس کی ایک مثال ہے۔ اَور بہت ساری مثالیں ہیں۔ بہرحال کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سات سو اونٹوں پر غلّہ اور دوسرے سامان سے لدا ہوا قافلہ مدینہ میں آیا تو آپ نے اونٹوں سمیت وہ تمام سامان خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ (اسدالغابۃ جلد 3 صفحہ 378 عبدالرحمٰن بن عوف، دارالفکر بیروت 2003ء)

لیکن کیا اس قربانی نے ان کے مال میں کچھ کمی کی یا انہوں نے سمجھا کہ اب میں نے بہت کچھ قربان کر دیا اور یہ سب کافی ہے؟ نہیں۔ بلکہ پھر بھی وہ قربانیاں کرتے رہے اور مال کی بڑھوتری کا، اللہ تعالیٰ کی دین کا یہ حال تھا کہ کہا جاتا ہے کہ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی کروڑوں کی جائیداد تھی اور مال تھا۔ (اسدالغابۃ جلد 3 صفحہ 380 عبدالرحمٰن بن عوف، دارالفکر بیروت 2003ء) پس یہ لوگ دنیا میں رہتے تھے، دنیا کے کاروبار کرتے تھے لیکن خدا تعالیٰ ان کو ہر معاملے میں مقدم تھا۔ آپ کی نمازوں اور نوافل میں ایک خاص خشوع ہوا کرتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ظہر سے قبل بھی نفل کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اذان کی آواز سن کر مسجد کی طرف روانہ ہوتے تھے۔ ایک کاروباری آدمی کے لئے یہ بڑا مشکل کام ہے کیونکہ دن کے اس حصے میں اکثر کاروبار ہوتے ہیں۔ لیکن آپ نے اپنے رات کے نفلوں اور دن کے نفلوں کو اپنی دنیاوی خواہشات اور کاروبار پر حاوی نہیں ہونے دیا۔

آج اس معیار کے امیر اگر جماعت میں ہیں بھی بلکہ بہت کم معیار کے امیر بھی جو ہیں وہ بھی نفل تو دُور کی بات ہے ظہر کی نماز کے لئے بھی مشکل سے وقت نکالتے ہیں۔ اور جو نماز پڑھ لیں وہ بھی اس طرح ہوتی ہے کہ جس طرح کوئی بوجھ اتارا ہو۔

پس ہم میں سے صاحب ثروت اور مخیّر لوگوں کو، امیر لوگوں کو، کاروباری لوگوں کو، دنیاوی مصروفیات میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر کام پر مقدم ہو اور ہمارے سامنے صحابہ کا نمونہ ہو۔

اور اسی بات پر زور دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ: ’’ہماری جماعت کو قیل و قال پر محدود نہیں ہونا چاہئے‘‘۔ باتوں تک ہی نہ رہیں۔ ’’یہ اصل مقصد نہیں ہے۔ تزکیہ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 70۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا کہ اسلام ایک درخت ہے تم اس درخت کی شاخ ہو۔ تم استقامت اور اپنے نمونے سے اس درخت کی حفاظت کرو۔ (مأخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 323۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے ایک جگہ نصیحت فرمائی کہ ’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 323۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں جو آپ علیہ السلام نے ہم پر ڈالی ہیں۔ پہلے اپنے نفس کو پاک کرنا ایک مجاہدہ چاہتا ہے، ایک کوشش چاہتا ہے۔ اس دنیا کی آجکل اتنی غلط قسم کی ترجیحات ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ان سے بچا نہیں جا سکتا۔ پس اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے کوشش اور خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔ جب ہم اپنے نفس کے گند سے پاک ہو جائیں گے، جب ہم اوّل اپنے

لئے role model نمونہ کسی دنیادار کو نہیں بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو بنائیں گے تو پھر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مامور فرمایا اور فرمایا کہ اسلام ایک درخت ہے۔ لیکن درخت کا حسن اس وقت نکھرتا ہے جب اس کی شاخیں بھی سرسبز اور خوبصورت ہوں۔

پس ہر احمدی کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ اس نے اسلام کے درخت کی سرسبز شاخ بننا ہے اور سرسبز شاخ اس وقت بنا جا سکتا ہے جب وہ خصوصیات پیدا ہوں جو کسی درخت کی سرسبز شاخ کے لئے ضروری ہیں۔ اور اسلام کے درخت کی خصوصیات وہ تعلیم ہے جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے۔ پس اس تعلیم کو اپنا کر اور پھر اس کے ایسے معیار قائم کر کے جو نمونہ پیش کرنے والے ہوں اس درخت کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور جب یہ نمونہ قائم ہو جائے گا، جب اس درخت کی سرسبزی اور خوبصورتی اپنا حسن دکھانے لگے گی تو پھر اس پاک تعلیم سے دنیا کو بھی فیضیاب کرو۔ دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچاؤ کہ دنیا آج اس کے لئے بے چین ہے۔

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے بغیر نمونے کے ہم دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ آج مسلمان دنیا کو بھی اس نمونے کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے ظلم نے نہ صرف اسلام کو بدنام کر دیا ہے بلکہ انسانیت کی بنیادی قدروں کو بھی پامال کر دیا ہے۔ مسلمان دنیا میں وہ انسانیت سوز مظالم ہو رہے ہیں کہ جن کو دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حتّٰی کہ یہ عید کا دن جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے جمع ہو کر خوشی منانے کا دن رکھا ہے اس دن میں مسلمان، مسلمان کا خون کر کے، معصوموں اور بچوں کی جانیں لے کر اس دن کو بھی انہوں نے ماتم کا دن بنا دیا ہے اور اس بات پر خوش ہیں کہ ہم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ کوئی احساس بھی نہیں ہے۔ صرف اس لئے یہ جانیں لی جا رہی ہیں کہ تم میرے فرقے سے نہیں ہو اور تم میرے مسلک سے نہیں ہو۔ یا حکومتیں اس لئے ظلم کر رہی ہیں کہ ہماری کرسی مضبوط رہے۔ اور حکومت کے مخالف اس لئے ظلم کر رہے ہیں کہ ہم نے حکومتوں کو الٹانا ہے اس لئے معصوموں کی جانیں بھی لو تو کوئی حرج نہیں۔ اور پھر اس سے بھی بڑا ظلم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے نام پر اور اس کے رسول کے نام پر اور اسلام کی تعلیم کے نام پر یہ سب ظلم ہو رہا ہے۔ انسان سوائے اِنَّا لِلّٰہ کے اور کیا کہہ سکتا ہے۔ ہم احمدی اگر اپنے محدود ماحول میں نمونے دکھاتے بھی ہیں تو ان مفاد پرستوں کی طرف سے ظلموں کی بھرمار اسلام کے خوبصورت چہرے کو گدلا کر دیتی ہے۔

پس بیشک ہمارے نمونے اور ہماری تبلیغ ضروری ہے لیکن آجکل کے حالات میں خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے اور یہ بھی انتہائی ضروری ہے۔ صحیح نمونے بھی، مستقل رہنے والے نمونے بھی اسی وقت رہتے ہیں، اس میں کامیابیاں بھی اسی وقت ملتی ہیں جب ان کے ساتھ دعائیں بھی ہوں۔ (مأخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 58۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ فرمایا کہ کمالات کو پھیلاؤ تو دوسری جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ اسلام کی ترقی اور اسلام کی فتح کے لئے دعائیں بھی بہت ضروری ہیں۔ پس دعاؤں کی طرف ہمیں بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

آج ہم احمدی اگر حقیقی عید منانا چاہتے ہیں تو جہاں اپنے جائزے لیتے ہوئے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کر کے حقیقی عید کا فیض پائیں وہاں دنیا کو ظلموں سے نکالنے کے لئے اپنی کوششوں کو جتنی وسعت دے سکتے ہیں دے کر اور دعاؤں کے ذریعہ سے دکھوں اور غموں اور ظلموں میں گھری ہوئی اُمّت مسلمہ کے لئے مدد کر کے ان کے لئے ان ظلموں سے نکلنے کے لئے تڑپ کر دعا کر کے حقیقی عید منائیں۔

پھر عمومی طور پر دنیا جو بے حیائیوں اور گناہوں میں آزادی کے نام پر ڈوبتی چلی جا رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے عذاب کو آواز دے رہی ہے ان کے لئے ہمدردی کے تقاضے پورے کرتے ہوئے بہت دعا کریں۔ آج ہم ہی انسانیت کو حقیقی خوشیوں کا ادراک دے سکتے ہیں۔ پس ہمیں بڑی تڑپ کے ساتھ مسلمانوں اور غیر مسلموں سب کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ اس عید کے دن اگر ہم اپنی دعاؤں سے ان لوگوں کو جو ظلموں اور غموں میں ڈوبے ہوئے ہیں، ان سے نکالنے کی کوشش کریں گے تو یہی ہماری حقیقی عید ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی یہ ذمہ داری آج بھی نبھائیں، کل بھی نبھائیں اور نبھاتے چلے جائیں۔ پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ اسیران کی جلد رہائی کے لئے بھی دعا کریں۔ آفت زدہ اور جنگوں میں گھرے ہوئے علاقوں میں رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ کسی بھی لحاظ سے جو احمدی مشکلات میں گرفتار ہیں ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان پریشانیوں سے نکالے اور وہ بھی عید کی حقیقی خوشیوں میں شامل ہو سکیں۔

سب دنیا کے احمدیوں کو میں عید مبارک بھی کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں حقیقی خوشیاں دکھاتا چلا جائے۔

[خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی جس میں نہ صرف بیت الفتوح میں حاضر احباب وخواتین بلکہ ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر میں کروڑوں افراد شامل ہوئے۔]

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 06/جولائی 2015ء بروز سوموار نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب آف ڈیفینس سوسائٹی لاہور۔ حال یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 26 جون 2015ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کچھ عرصہ سے بیمار تھیں اور Dialysis پر تھیں۔ ایک ماہ قبل علاج کے لئے اپنے بیٹے کے پاس یوکے آئی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، بہت نیک، صالح اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ آپ کے ماشاء اللہ دس بچے ہیں جن میں سے چار یوکے میں مقیم ہیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

(1) مکرمہ سید بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم منشی اعظم علی بٹر صاحب۔ سندھ)

آپ 19 جون 2015ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، صابرہ وشاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ طویل عرصہ سندھ کی جماعتی اسٹیٹس میں گزارا۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم غلام محمد صاحب مرحوم باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ہمشیرہ اور مکرم حافظ صلاح الدین صاحب مربی سلسلہ سٹیل ٹاؤن کراچی کی دادی تھیں۔ اسی طرح آپ کے ایک نواسے مکرم توصیف ناصر صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(2) مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمد احمد صاحب سابق کارکن تحریک جدید۔ حال مقیم جرمنی)

17 جون 2015ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو ربوہ میں 18 سال تک اپنے محلّہ میں لجنہ کی سیکرٹری مال اور جرمنی آنے کے بعد مائنز شہر کی پہلی صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے واقف زندگی شوہر کے ساتھ لمبا عرصہ نہایت صبر وشکر کے ساتھ گزارا۔ آپ بہت دعا گو، بکثرت نوافل ادا کرنے والی، قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے نہایت عقیدت اور اخلاص کا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی مرحومہ ہمیشہ اس کی تلقین کرتی تھیں۔ مرحومہ 1/9 حصہ کی موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم ملک محمود احمد صاحب (واقف زندگی وکالت اشاعت لندن) کی والدہ اور مکرم ملک ناصر احمد صاحب ٹویوٹا موٹرز آف فیصل آباد کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

(3) مکرمہ حفیظہ خان صاحبہ (اہلیہ مکرم میر باز خان صاحب مرحوم آف ڈیریانوالہ۔ جرمنی)

یکم جولائی 2015ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، بہت دعا گو، کثرت سے ذکر الٰہی اور صدقہ وخیرات کرنے والی، صابرہ شاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم لقمان احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ فرنچ گیانا کی نانی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

....

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 10/جولائی 2015ء بروز جمعۃ المبارک نماز عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ صفیہ Domitilla صاحبہ (اہلیہ مکرم مجید چوہدری صاحب۔ کنگسٹن۔ یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 9 جولائی 2015ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق سپین سے تھا۔ 1978ء میں مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کے ذریعہ بیعت کی توفیق پائی۔ آپ بہت مخلص احمدی خاتون تھیں اور جماعتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ بہت نرم دل، ہر ایک سے پیار سے ملنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور میں جماعتی خطوط کا سپینش زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

(1) مکرمہ محفوظہ محمود صاحبہ (اہلیہ مکرم ریٹائرڈ میجر جنرل محمود الزمان صاحب۔ صدر قضاء بورڈ بنگلہ دیش)

23/جون 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم اے۔ ٹی۔ ایم حق صاحب شہید سابق نائب امیر بنگلہ دیش کی بیٹی تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ کو حج اور عمرہ کی ادائیگی کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ نے اپنا حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ سیدہ امۃ الوحید شاہ صاحبہ (اہلیہ مکرم منیر احمد خان صاحب مرحوم۔ کراچی)

23 جون 2015ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب مرحوم کی بیٹی اور حضرت سید ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ آپ بہت دعا گو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
• Asylum & Immigration
• New Point Based System
• Settlement Applications (ILR)
• Post Study Work Visa
• Nationality & Travel Documents
• Human Rights Applications
• High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیتِ دعا کا معجزہ

حضرت سیّد غلام حسین شاہ صاحبؓ بھیرہ ضلع شاہ پور کے رہنے والے تھے۔ 1896ء میں آپ کو وٹرنری کالج لاہور میں داخلہ ملا۔ لیکن کالج کے طلباء اور پروفیسر آپؓ کے شدید معاند ہوگئے۔ ان حالات میں خداتعالیٰ نے اپنی قادرانہ تجلّی اور نصرت کا زبردست نشان ظاہر فرمایا جس کی تفصیل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سابق طلباء کی برطانیہ میں قائم ایسوسی ایشن کے آئن لائن ماہنامہ ''المنار'' اپریل 2011ء میں کتاب ''درویشانِ قادیان'' سے منقول ہے۔

حضرت سید غلام حسین شاہ صاحبؓ فرماتے ہیں کہ میرے تمام پروفیسروں نے میری سخت مخالفت کی۔ ہر پیر کے دن گزشتہ ہفتہ بھر کے پڑھائے ہوئے اسباق کا امتحان ہوتا تھا۔ ایک پروفیسر تو اتنا زہریلا تھا کہ وہ مجھ سے صرف یہ سوال کرتا کہ تُو مرزے کا مرید ہے؟ مَیں جواب دیتا: جی ہاں۔ تو وہ میرے نام کے آگے صفر لکھ دیتا۔

ہر روز قِسم قِسم کی شرارتیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی توہین دیکھ کر مَیں نے کالج چھوڑنے کا ارادہ کرلیا۔ مگر انہی ایام میں حضور علیہ السلام نے ایک اشتہار میں فرمایا کہ جس راستہ پر مَیں اپنی جماعت کو لے جانا چاہتا ہوں اس میں کانٹے اور خاردار جھاڑیاں ہیں۔ جس کسی کے پاؤں نازک ہوں وہ ابھی مجھ سے علیحدہ ہوجائے۔ چنانچہ مَیں یہ پڑھ کر ڈر گیا اور خاموشی اختیار کرلی تاہم حضرت اقدسؑ کی خدمت میں مفصّل حالات لکھے۔ آپؑ کا جواب آیا کہ 'آپ اپنی تعلیم جاری رکھیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں گے'۔

مَیں کالج میں اچھوت کی طرح الگ تھلگ اداس بیٹھا رہتا کیونکہ کلاس روم میں پروفیسر طنز کرتے اور پُوری کلاس کِھلکِھلا کر ہنستی۔ میرا دل اکثر مغموم رہتا لیکن حضرت اقدسؑ کی دعاؤں کا سہارا ضرور تھا۔ کورس دو برس کا تھا۔ کالج کے پانچ مضامین میں اول، دوم، سوم آنے پر انعامات کے علاوہ سرجری اور میڈیسن میں اوّل آنے پر چاندی کے تمغے جبکہ کالج میں اوّل آنے والے کے لئے سونے کا تمغہ مقرر تھا۔ جوں جوں امتحان قریب آتا جاتا، لائق فائق سٹوڈنٹس اپنی اپنی علمیت کے مطابق انعامات اور تمغہ جات آپس میں اپنے قیاس کے لحاظ سے تقسیم کرتے رہتے۔ جبکہ مَیں ایک طرف اداس بیٹھا ہوا اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا رہتا کہ اے خدا تعالیٰ! تُو مجھے پاس ہی کردے۔

فائنل امتحان لینے کے لئے وٹرنری محکمہ کے انگریز افسر بطور بیرونی ممتحن آیا کرتے تھے جو اردو زبان سے بھی کافی واقفیت رکھتے تھے۔ اُن کے پاس مضمون کا متعلقہ پروفیسر بیٹھ جاتا اور ممتحن کے انگریزی میں کئے گئے سوال کا اردو ترجمہ کرکے لڑکے کو بتادیتا اور اگر ضرورت ہوتی تو لڑکے کے جواب کا انگریزی میں ترجمہ بھی ممتحن کو بتادیتا۔

ایک ممتحن صرف ایک ہی سوال پوچھتا تھا جس کا جواب نہ تو ہماری کتب میں تھا اور نہ ہی کسی پروفیسر نے اپنے لیکچر میں بتایا تھا۔ سوال یہ تھا کہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ایک گھوڑے کو پیریوڈک آفتھلیا کا دَورہ پڑا کرتا ہے۔ مجھ سے قبل وہ چند طلباء کو فیل بھی کرچکا تھا۔ مجھ سے جب یہ سوال ہوُا تو مَیں بہت گھبرایا۔ مگر یہ خیال کرکے کہ مرض آنکھوں کا ہے کچھ تو بولنا چاہئے۔ لہٰذا میں نے اپنی ایک آنکھ کو ذرا بھینچا اور ابھی کچھ کہنے ہی نہ پایا تھا کہ ممتحن اپنی کرسی سے اچھلا اور میرے پروفیسر سے کہا کہ دیکھو بعینہٖ ایسا ہی حلقہ اس گھوڑے کی آنکھ کے گرد پڑا ہوتا ہے جیسا اس لڑکے نے بنایا ہے۔ ممتحن کے کہنے پر جب مَیں نے دوبارہ آنکھ بھینچ کر دکھائی تو اُس نے مجھے اس سوال کے پورے نمبر دیدیئے جس کے نتیجے میں مَیں اس مضمون میں اوّل آکر نقد انعام اور چاندی کے تمغہ کا حقدار قرار پایا۔

جب تحریری امتحان شروع ہوا تو مَیں نے یہ کرشمہ قدرت دیکھا کہ اگر مَیں نے ہزار صفحہ کی کتاب میں سے صرف تین چار سوال ہی یاد کئے ہوتے تھے تو ممتحن مجھ سے وہی سوال پوچھتا اور پورا جواب پاکر مجھے اچھے نمبر دیتا۔ یہ بات کسی ایک مضمون کی نہیں بلکہ پانچوں مضامین کی تھی۔ اس طرح خدا کے فضل سے مجھے تمام مضامین میں انگریز ممتحنوں نے اوّل قرار دیا۔ فائنل امتحان کا نتیجہ نکلا تو مَیں ہر مضمون میں اور مجموعی طور پر بھی اوّل آیا۔ یہ نتیجہ نکلنا تھا کہ کالج میں ایک کہرام مچ گیا کہ قادیانی مرزائی اوّل آگیا۔ جو لائق فائق لڑکے کتابوں کے حافظ مشہور تھے وہ تو چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ تمام کالج میں ایک صفِ ماتم بچھ گئی۔

تاہم شرپسند عناصر اور فتنہ پرور پروفیسروں کے لئے ابھی کچھ ذلّت مقدّر تھی۔ وہ ایک وفد بنا کر مجھے بھی ساتھ لے جاکر ممتحنوں کے انچارج کے کمرہ میں پہنچے اور عرض کیا کہ یہ لڑکا تو بہت ہی نالائق ہے۔ اس نے کبھی ہفتہ واری امتحانات میں بھی پورے نمبر نہیں لئے مگر اس کو ہر مضمون میں اوّل قرار دیا گیا ہے۔ غالبًا یہ کوئی چانس ہوگیا ہے اس کا امتحان دوبارہ لیا جائے۔

اس پر وہ انگریز پریذیڈنٹ میری ریزلٹ شیٹ میز پر رکھ کر کہنے لگا کہ جب یہ لڑکا پانچوں مضامین میں فرسٹ آیا ہے تو یہ کوئی اتفاق نہیں ہوسکتا۔ اگر یہ کسی ایک آدھ مضمون میں فرسٹ آجاتا تب چانس کہہ سکتے تھے۔ اِس پر پروفیسروں نے عرض کیا کہ یہ تو بہت ہی نالائق ہے آپ اس کا امتحان دوبارہ لے کر دیکھ لیں۔ اس پر اُس نے جھڑک کر کہا کہ ہم تمہارے کالج کے لڑکوں کے ساتھ ناانصافی کرنے کے لئے نہیں آئے۔ امتحان لینے آئے تھے اور وہ ہم نے لے لیا ہے۔ اور پھر سختی سے بولا: بہتر ہے کہ تم فوراً میرے دفتر سے نکل جاؤ اور ہمارا وقت ضائع مت کرو۔ اس طرح پر مخالفین کا وفد ذلیل ہوکر نامراد واپس آگیا۔

بعدازاں لیفٹیننٹ گورنر پنجاب نے پنجاب وٹرنری کالج میں آکر انعامات تقسیم کئے۔ تمام انعامات حاصل کرکے جب مَیں اپنے پروفیسروں کو الوداعی سلام کرنے کے لئے حاضر ہوا تو حسد سے اُن کا بُرا حال تھا۔ وہ کہنے لگے کہ تم اِسے اپنے مرزا کا معجزہ سمجھتے ہوگے......!۔

مَیں نے کہا کہ معجزے کے سر پر سینگ تو نہیں ہوتے، اگر یہ معجزہ نہیں تو اَور کیا ہے؟ معجزہ تو ضرور ہوا ہے۔ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہوا۔ آپ کے کالج میں ہوا۔ آپ کے بدست ہوا۔ پھر بھی آپ نہ مانیں تو کیا علاج!۔

پھر مَیں نے قادیان آکر اپنے جملہ انعامات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا اور کچھ نقدی بھی بطور نذرانہ پیش کی۔ حضورؑ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔

مکرم مرزا اعجاز بیگ صاحب شہید

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2 جون 2011ء میں مکرمہ طاہرہ بیگ صاحبہ کے قلم سے اُن کے بھائی مکرم مرزا اعجاز بیگ صاحب شہید لاہور کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے

اکتوبر 1971ء میں مکرم مرزا اعجاز بیگ صاحب کی ولادت ہوئی۔ آپ کُل آٹھ بہن بھائی تھے۔ چند سال کے تھے کہ والدہ کی وفات ہوگئی اور آپ کی بہن (مضمون نگار) نے شہید مرحوم کی پرورش کی ذمہ داری نبھائی۔

شہید مرحوم کی والدہ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ قادیان میں پیدا ہوئیں۔ بہت نیک اور خداترس سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔ حضرت مرزا احمد بیگ صاحبؓ کی پوتی اور محترم مرزا دین محمد صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ جبکہ شہید مرحوم کے والد محترم مرزا محمد انور بیگ کا تعلق لنگروال سے تھا۔ محترم مرزا دین محمد کے بیٹے اور حضرت مرزا اکبر بیگ صاحبؓ کے پوتے تھے جنہوں نے گیارہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی تھی۔

محترم مرزا محمد انور بیگ صاحب کو احمدیت سے عشق تھا اور ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کے لئے تیار رہتے۔ بڑے نڈر اور بے خوف تھے۔ تبلیغ کا ایک جنون تھا۔ آپ کے دونوں بیٹوں نے بہادری اور بے خوفی اپنے والد سے ورثہ میں پائی اور بچپن سے ہی نماز باجماعت اور خدمت دین میں مستعد ہوگئے۔

مرزا اعجاز احمد بیگ صاحب کی آواز بہت اچھی تھی۔ نظمیں خوش الحانی سے پڑھتے۔ اذان بہت اچھی دیتے۔ بہت سادہ دل اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ مکرمہ امۃالمتین صاحبہ سے شادی ہوئی۔ خداتعالیٰ نے دو بیٹے عطا فرمائے جو تحریک وقف نو میں شامل کئے۔ شہید مرحوم کچھ عرصہ سے صاحب فراش تھے اور فکرمعاش کے ستائے ہوئے بھی تھے لیکن اس کے باوجود کبھی مایوسی اور ناامیدی کی بات نہیں کی۔ ایسے میں بھی بچوں کو تحفے دیتے اور خوشیاں بانٹتے رہتے۔ دوسروں کی مدد پر دل سے آمادہ رہتے۔ چنانچہ مضمون نگار کے شوہر عارضۂ قلب میں مبتلا ہونے کے بعد جب سرکاری ملازمت سے ریٹائرڈ ہوگئے تو شہید مرحوم یہی کہتے رہے کہ آپ سب لاہور میرے گھر میں آجائیں، مِل کر رہیں گے۔

مضمون نگار بیان کرتی ہیں کہ شہادت سے کچھ روز قبل جب مَیں لاہور گئی تو وہ میرے قدموں میں بیٹھ کر رونے لگا اور بار بار کہا کہ مجھ سے اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو معاف کردیں۔ روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا تھا۔ مَیں نے کہا کیا پاگل ہوگئے ہو۔ جب کوئی بات کوئی شکایت ہے ہی نہیں تو تم ایسی باتیں کیوں کررہے ہو۔ لیکن جب تک مَیں نے یہ نہیں کہا کہ 'اچھا تمہاری سب کردہ ناکردہ غلطیوں کو معاف کیا' تب وہ چپ ہوا۔ اس کا یہ رویّہ میری سمجھ سے بالاتر تھا۔ کاش مجھے علم ہوتا کہ آنے والے دنوں میں کیا قیامت آنے والی ہے۔ مجھے تو بس یوں لگا تھا جیسے ننھا منا اعجاز کسی خوف سے گھبرا کر میری گود میں چھپ کر رو رہا ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8 جون 2011ء میں مکرم پروفیسر عبدالحمید بھٹی صاحب کے قلم سے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ کی قبولیتِ دعا کے دو واقعات شامل اشاعت ہیں۔

مکرم عبدالحمید بھٹی صاحب بیان کرتے ہیں کہ خاکسار تعلیم الاسلام کالج کا طالبعلم تھا۔ سال سوم کے دوران ہر مضمون کے چار ٹیسٹ ہوتے تھے جن کی بنیاد پر سالانہ امتحان سے قبل ہر مضمون کا انٹرنل گریڈ کالج کی طرف سے یونیورسٹی کو بھیجا جاتا تھا۔ جس رات بارہ بجے نوٹس بورڈ پر ٹیسٹ کے نتیجے کا اعلان لگایا جانا تھا ایک اڑتی ہوئی خبر سننے میں آئی کہ انگریزی میں بہت سے طالبعلم فیل ہیں جس کی وجہ سے بہت سے طلبہ کے داخلے رُکنے کا امکان ہے اور مجھے چونکہ تھرڈ ائیر میں یونیورسٹی کی طرف سے سکالرشپ ملا ہوا تھا اس لئے اَور بھی زیادہ فکر ہوئی۔ ہم چند دوستوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر داخلہ رُک گیا تو رات کو ہی ٹرین پر بیٹھ کر گاؤں واپس چلے جائیں گے اور اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنا سامان بھی باندھ لیا۔ تب ہمارے ایک ہم جماعت محمد اقبال صاحب نے مشورہ دیا کہ سامان تو ہم نے باندھ ہی لیا ہے کیوں نہ حضرت مولانا صاحبؓ سے جاکر دعا کی درخواست کی جائے۔ لہٰذا ہم سب حضرت غلام رسول صاحبؓ راجیکی کی خدمت میں دعا کی درخواست لے کر حاضر ہوئے۔ آپؓ نے ہماری داستان سننے کے بعد اپنے طریق کے مطابق فرمایا کہ اچھا آؤ دعا کرلیں۔ اور ہم سب نے حضرت مولانا صاحبؓ کی اقتداء میں دعا کی۔ دعا کے بعد آپؓ نے فرمایا کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ خود دعا میں شامل ہوئے ہیں جو کہ بہت مبارک بات ہے اس لئے آپ لوگ گاؤں واپس نہ جاؤ۔ چنانچہ ہم ہاسٹل واپس آگئے۔ بعدازاں رات کو ہی اطلاع مل گئی کہ تمام طلبہ کے داخلے بھیج دیئے گئے ہیں۔

اسی طرح ایک مرتبہ فٹ بال میچز میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست لے کر ہم حاضر ہوئے تو حضرت مولانا صاحبؓ نے اسی طریق پر ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی اور بتایا کہ ایک میچ آپ لوگ جیت گئے ہو جبکہ دوسرے کا فیصلہ نہیں ہوسکا۔ چنانچہ جب میچز ہوئے تو ایک میچ ہم جیت گئے جبکہ دوسرا میچ ڈرا (draw) ہوگیا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21 مارچ 2011ء میں مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی ایک نظم بعنوان ''احمدی نوجوانوں سے'' شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

احمدیت کے جواں سال علَم بردارو!
ہم نے ہر وادی و کہسار کو سر کرنا ہے
یہ بھی دیکھو کہ ہیں کیا آبلہ پائی کے مزے
دشت میں خارِ مغیلاں پہ سفر کرنا ہے
سینۂ ارض پکار اٹھے مَتیٰ نَصْرُاللّٰہ
عشق کو خوگرِ فریادِ سحر کرنا ہے
اپنے اللہ کا فرمان ہے پورا ہو گا
ہم نے آباد اسے بارِ دگر کرنا ہے
اس کو مطلوب ہوں گر اپنے لہو کے چھینٹے
ہم نے ہر قطرۂ خوں تارِ نظر کرنا ہے
حرف وَالْعَصْر کی آواز ذرا پہچانو
اور انوارِ خلافت کو غنیمت جانو

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
September 18, 2015 – September 24, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday September 18, 2015

00:20	World News
00:40	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 75-83 with Urdu translation.
00:55	Dars-e-Malfoozat: The topic is 'Obedience'.
01:10	Yassarnal Quran: Lesson no. 17.
01:30	Huzoor's Tours Of India: Recorded on November 24, 2008.
01:55	Spanish Service: Programme no, 03.
02:30	Pushto Muzakarah
03:05	Tarjamatul Quran Class: Surah Al Baqarah, verses 55-60 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class No. 08. Rec. August 17, 1994.
04:15	Liqa Ma'al Arab: Session no. 136.
06:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 84-93 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 18.
06:55	Huzoor's Tours Of India: Includes Huzoor's reception by Kerala jama'at. Recorded on November 25, 2008.
08:05	Dua-e-Mustaja'ab
08:15	Rah-e-Huda: Recorded on September 19, 2015.
09:55	Indonesian Service
10:50	Deeni-O-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:35	Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 19-35.
13:50	Seerat-un-Nabi
14:35	Shotter Shondhane: Rec. November 27, 2011.
15:40	Huzoor Ka Safar-e-Hajj
16:20	Friday Sermon: Rec. September 18, 2015.
17:30	Yassarnal Quran [R]
17:50	Dars-e-Malfoozat [R]
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tours Of India [R]
19:30	Discover Alaska [R]
20:05	Dars-e-Malfoozat [R]
20:20	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday September 19, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat [R]
00:35	Yassarnal Quran [R]
01:00	Huzoor's Tours Of India [R]
02:10	Friday Sermon [R]
03:15	Rah-e-Huda [R]
04:45	Liqa Ma'al Arab: Session no. 137.
06:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 94-100.
06:10	In His Own Words
06:45	Al-Tarteel: Lesson no. 55.
07:15	Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 25, 2008.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 52.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on October 21, 1996.
09:55	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Rec. September 18, 2015.
12:15	Tilawat: Surah Al-Anfaal verses 19-35 and verses 36-41.
12:25	Al-Tarteel: Lesson no. 55.
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Hajj Aur Us Kay Masa'il
15:30	Huzoor Ka Safar-e-Hajj
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	Jalsa Salana UK Address [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 175.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday September 20, 2015

00:10	World News
00:25	Tilawat [R]
00:35	In His Own Words [R]
01:05	Al-Tarteel [R]
01:40	Jalsa Salana UK Address [R]
02:30	Story Time [R]
02:50	Friday Sermon [R]
04:05	Hajj Aur Us Kay Masa'il [R]
04:25	Huzoor Ka Safar-e-Hajj [R]
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 138.
06:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 101-110.
06:20	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 18.
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat: Recorded on June 08, 2014 in Germany.
07:35	Faith Matters: Programme no. 172.
08:35	Question And Answer Session: Recorded on April 26, 1985.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on May 30, 2014.
12:05	Tilawat: Surah Al-Anfaal verses 42-51.
12:20	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:40	Yassarnal Quran [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on September 18, 2015.
14:10	Shotter Shondhane: Rec. November 27, 2011.
15:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat [R]
16:00	Hotel de Glace
16:35	Seerat Sahabiyat
17:10	Kids Time: Programme no. 38.
17:35	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat [R]
19:30	Beacon Of Truth
20:35	Seerat Sahabiyat [R]
21:10	Open Forum
21:55	Friday Sermon: Rec. September 18, 2015.
23:05	Question And Answer Session: Recorded on November 24, 1991.

Monday September 21, 2015

00:20	World News
00:40	Tilawat [R]
00:55	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein [R]
01:15	Yassarnal Quran [R]
01:35	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat [R]
02:45	Friday Sermon: Rec. September 18, 2015.
03:50	Seerat Sahabiyat [R]
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 139.
06:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 111-117.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	AL-Tarteel: Lesson no. 55.
07:05	Huzoor's Tours Of India: Recorded on November 26, 2008.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:55	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on December 08, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on May 29, 2015.
11:05	Jalsa Qadian Speech
11:15	MTA Travel
12:00	Tilawat: Surah Al-Anfaal verses 52-66.
12:10	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Recorded on October 30, 2009.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Qadian Speech [R]
15:55	Rah-e-Huda: Recorded on September 19, 2015.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	Huzoor's Tours Of India [R]
19:10	Somali Service: Programme no. 02.
19:45	Dars-e-Malfoozat [R]
20:00	Manasik-e-Hajj
20:35	Rah-e-Huda [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:05	Jalsa Qadian Speech [R]

Tuesday September 22, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat [R]
00:35	Dars-e-Hadith [R]
00:50	Al-Tarteel [R]
01:25	Huzoor's Tours Of India [R]
02:10	Kids Time [R]
02:45	Friday Sermon [R]
03:50	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
04:10	Medical Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no 140.
06:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 118-124.
06:15	In His Own Words
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 19.
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat: Recorded on November 07, 2013.
07:35	Noor-e-Mustafwi
07:45	Aao Urdu Seekhain: Programme no. 17.
08:15	Australian Service
08:50	Question And Answer Session: Recorded on April 26, 1985.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on September 18, 2015.
12:05	Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 67-76.
12:15	In His Own Words [R]
12:40	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 172.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service: Programme no. 07.
15:40	Aao Urdu Seekhain
16:05	Manasik-e-Hajj
16:45	Braheen-e-Ahmadiyya
17:25	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on September 18, 2015.
20:30	Aao Urdu Seekhain [R]
21:00	Australian Service [R]
21:30	Manasik-e-Hajj [R]
21:55	Faith Matters [R]
22:50	Question And Answer Session [R]

Wednesday September 23, 2015

00:05	World News
00:20	Tilawat [R]
00:35	In His Own Words [R]
01:05	Yassarnal Quran [R]
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat [R]
02:00	Brahee-e-Ahmadiyya [R]
02:35	Aao Urdu Seekhain [R]
02:50	Story Time
03:15	Noor-e-Mustafwi [R]
03:45	Australian Service [R]
04:15	Manasik-e-Hajj
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 141.
06:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verse 125 and Surah Yoonus, verses 1-5.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 55.
07:10	Jalsa Salana UK Address: Rec. July 26, 2008.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on October 21, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on September 18, 2015.
12:05	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 1-13.
12:30	Al-Tarteel: Lesson no. 55.
13:05	Friday Sermon: Recorded on October 30, 2009.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-O-Fiqahi Masail
15:35	Kids Time: Prog no. 30.
16:20	Faith Matters: Programme no. 141.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:25	Jalsa Salana UK Address [R]
20:00	French Service: Horizons d'Islam
21:00	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:30	Kids Time [R]
22:05	Friday Sermon: Recorded on October 30, 2009.
23:00	Intikhab-e-Sukhan: Rec. September 19, 2015.

Thursday September 24, 2015

00:00	World News
00:30	Tilawat [R]
01:00	Al-Tarteel [R]
01:35	Jalsa Salana UK Address [R]
03:10	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
04:00	Faith Matters [R]
04:50	Liqa Ma'al Arab: Session no. 142.
06:05	Tilawat: Surah Yoonus verses 6-15.
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:25	Yassarnal Quran: Lesson no. 19.
06:45	Huzoor's Tours Of India: Recorded on November 27, 2008.
07:25	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
08:00	Beacon Of Truth: Recorded on May 31, 2015.
09:00	Tarjamatul Quran Class: Recorded on August 18, 1994.
10:00	Indonesian Service
11:00	Japanese Service
12:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 14-25.
12:10	Dars-e-Malfoozat [R]
12:20	Yassarnal Quran [R]
13:00	Beacon Of Truth [R]
14:00	Friday Sermon: Recorded on September 18, 2015.
15:05	Aao Urdu Seekhain
15:25	Wonders Of Hajj
15:45	Persian Service: Programme no. 31.
16:15	Tarjamatul Quran Class [R]
17:15	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:30	Huzoor's Tours Of India [R]
19:30	Live German Service
20:40	Faith Matters: Programme no. 174.
21:50	Tarjamatul Quran Class [R]
22:55	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 22 | Friday 18 September , 2015 | Issue No. 38

خطبۂ عید الفطر

دوسری قوموں کی عیدیں تو صرف کھانے پینے اور لہو ولعب کی عیدیں ہوتی ہیں لیکن ہماری عیدوں میں دوسرے دنوں سے بھی زیادہ ذکر الٰہی کا حصہ ہے۔ عید والے دن پانچ نمازیں بھی پڑھنی فرض ہیں اور عید کی نماز پڑھنا اور خطبہ سننا بھی ضروری ہے۔ ہم احمدیوں کو تو عام مسلمانوں سے بڑھ کر اس بات کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے عید کی خوشیوں میں نہ ہی خدا تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کو بھولنا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق کی ادائیگی کو بھولنا ہے۔

ہماری عید صرف لہو ولعب کی عید نہیں ہے بلکہ وہ حقیقی عید ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ سے ملانے والی ہے۔

جماعت افراد سے بنتی ہے اور جب تک افرادِ جماعت کی اصلاح نہ ہو جماعت بھی بحیثیت مجموعی مکمل طور پر اصلاح یافتہ نہیں کہلا سکتی۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو کشائش پیدا ہونے پر اپنے پہلے وقت کو اس طرح یاد رکھتے ہیں؟ کتنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتے ہوئے کشائش پیدا ہونے پر اس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ کرتے ہیں۔

ہم میں سے صاحب ثروت اور مخیّر لوگوں کو، امیر لوگوں کو، کاروباری لوگوں کو، دنیاوی مصروفیات میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر کام پر مقدم ہو اور ہمارے سامنے صحابہ کا نمونہ ہو۔ ہر احمدی کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ اس نے اسلام کے درخت کی سرسبز شاخ بننا ہے اور سرسبز شاخ اس وقت بنا جا سکتا ہے جب وہ خصوصیات پیدا ہوں جو کسی درخت کی سرسبز شاخ کے لئے ضروری ہیں۔

آج ہم احمدی اگر حقیقی عید منانا چاہتے ہیں تو جہاں اپنے جائزے لیتے ہوئے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کر کے حقیقی عید کا فیض پائیں وہاں دنیا کو ظلموں سے نکالنے کے لئے اپنی کوششوں کو جتنی وسعت دے سکتے ہیں دے کر اور دعاؤں کے ذریعہ سے دکھوں اور غموں اور ظلموں میں گھری ہوئی اُمّت مسلمہ کے لئے مدد کر کے ان کے لئے ان ظلموں سے نکلنے کے لئے تڑپ کر دعا کر کے حقیقی عید منائیں۔

خطبہ عید الفطر سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19/ جولائی 2015ء بمطابق 19/ وفا 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج ہم سب چھوٹے بڑے عورتیں مرد یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ آج کا دن ایک خصوصیت کا حامل دن ہے اور وہ خصوصیت یہ ہے کہ اسلام نے ہم مسلمانوں کے لئے انسانی فطرت کو مدّنظر رکھتے ہوئے کہ انسان اپنے ہم جنسوں اور اپنے قریبیوں کے ساتھ مل کر کوئی خوشی کا دن منائے عید کا دن مقرر کیا ہے۔ اور جو دین پر قائم لوگ ہیں، اسلام کو ماننے والے لوگ ہیں، جو یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے ان کے لئے یہ دن اور بھی زیادہ خوشی کا باعث بن جاتا ہے جب وہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک مہینہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جائز باتوں سے بھی رکے رہتے ہیں، اپنے اوپر سختی وارد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے اوپر بعض پابندیاں عائد کرتے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی عید بھی منا رہے ہیں۔ پس اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری بڑھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف پابندیوں میں سے ہی نہیں گزارا بلکہ فطرت کے تقاضے کا لحاظ رکھتے ہوئے ہمارے لئے آپس میں مل جل کر خوشی منانے کا دن بھی مقرر فرما دیا لیکن اس خوشی کے دن میں یہ بات بھی ہمیں سامنے رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جہاں مسلمانوں کو انسانی فطرت کے مطابق خوشیاں منانے کے سامان مہیا فرماتا ہے وہاں ان خوشیوں کی کچھ حدود بھی مقرر فرماتا ہے۔ ایک طرف فطرت کے تقاضے کی وجہ سے مل جل کر خوشیاں منانے کے سامان کرتا ہے تو دوسری طرف بندگی کے تقاضے کے تحت حدود اور زندگی کے مقصد کی نشاندہی بھی فرماتا ہے۔

باقی دوسری قومیں ہیں، مذاہب ہیں انہوں نے بھی اپنی خوشی منانے کے کوئی دن مقرر کئے ہوئے ہیں لیکن ان کے دن اس طرح شریعت کے حکم کے مطابق نہیں ہیں جس طرح مسلمانوں کے ہیں اور نہ ہی ان میں ایسے اجتماع کا رنگ ہے جیسا کہ اسلام نے عید کے دن اجتماع کا رنگ رکھا ہے۔

پھر صرف یہی نہیں کہ مسلمانوں کی عید شریعت کے حکم کے مطابق ہے بلکہ جیسا کہ میں نے کہا بعض پابندیوں کی حامل ہے اور انسان کی زندگی کے حقیقی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں یہ خوشی منانے کے لئے کہا گیا ہے۔ چنانچہ ہماری عید کی ایک خصوصیت ہے کہ اس میں عید کی نماز اور خطبے میں شامل ہونے کو بھی ضروری قرار دیا گیا ہے اور نماز اور عید کے خطبے کا مقصد یہ ہے کہ جہاں لوگ عید کے دن خوشی منانے کے لئے جمع ہوں، مل جل کر اپنی رونق کے پروگرام بنائیں وہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کی باتیں سننے کے لئے بھی جمع ہوں۔

پس دوسری قوموں کی عیدیں تو صرف کھانے پینے اور لہو ولعب کی عیدیں ہوتی ہیں لیکن ہماری عیدوں میں دوسرے دنوں سے بھی زیادہ ذکر الٰہی کا حصہ ہے۔ عید والے دن پانچ نمازیں بھی پڑھنی فرض ہیں اور عید کی نماز پڑھنا اور خطبہ سننا بھی ضروری ہے۔

پس ایک حقیقی مسلمان جب عید مناتا ہے تو اسے یہ سوچ سامنے رکھنی چاہئے کہ میری عید صرف کھانے پینے اور کھیل کود کی عید نہیں ہے بلکہ میری عید جہاں مجھے مل جل کر اپنے پروگرام کرنے اور خوشیاں منانے کی اجازت دیتی ہے وہاں مجھے اس طرف بھی توجہ دلاتی ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کو پہلے سے زیادہ احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ذکر الٰہی کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دینی ہے۔ یہ نہیں کہ عید کی نماز کی ادائیگی کے بعد اپنی عید کی دوسری مصروفیات اور ملنے جلنے میں ظہر عصر کی نمازیں بھی یاد نہ رہیں، اور اپنے مقصد پیدائش کو ہی انسان بھول جائے۔ ہم احمدیوں کو تو عام مسلمانوں سے بڑھ کر اس بات کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے عید کی خوشیوں میں نہ ہی خدا تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کو بھولنا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق کی ادائیگی کو بھولنا ہے۔

پس ہماری عید صرف لہو ولعب کی عید نہیں ہے بلکہ وہ حقیقی عید ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ سے ملانے والی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہماری اصلاح کے لئے زمانے کے امام کو بھیجا ہے۔ اس شخص کو بھیجا جس کے آنے اور اسے دیکھنے اور اسے قبول کرنے کی حسرت لئے ہوئے کئی نیک فطرت دنیا سے رخصت ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ بہت بڑا فضل اور احسان فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس کے زمانے میں پیدا کیا بلکہ اسے ماننے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ پس اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہ توفیق دینا کہ ہم زمانے کے امام کو مانیں ہم سے کچھ تقاضا کرتا ہے جس کو ہمیں اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ ہمارے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اس کی طرف سے آئے ہوئے فرستادہ کو مان لیا بلکہ ہمیں اپنے ایمانوں کو سنوارنے کے لئے اور حقیقی عید منانے کے لئے ان توقعات کو پورا کرنا بھی ضروری ہے جو زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود نے ہم سے رکھی ہیں۔ تبھی ہماری عیدیں حقیقی عیدیں بن سکیں گی۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہو سکیں گے۔ تبھی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کو ماننے والے ہو سکیں گے کہ میرے مہدی کو مان لینا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی حدیث 4084) صرف منہ سے ماننے کا اقرار تو ماننے کا

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں